صحة العقيدة والنظر فی اخبار المهدی المنتظر

المسمی ب

حضرت
امام مهدی

علیہ الرحمۃ والرضوان

حضرت امام مہدی کا تعارف

قرآن وسنت اور اکابر علماء اور محدثین کے بیانات کی روشنی میں

از قلم

جناب حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب

﴿مدیر ماهنامه الهلال مانچسٹر﴾

ملنے کا پتہ

حکیم الامت اکیڈمی مانچسٹر

HAKEEM UL UMMAT ACADEMY

P.O. Box No. 36 - Manchester M16 7AN. U.K.

صحة العقيدة والنظر فی اخبار المهدی المنتظر
المسمی ب

امام مهدی

علیہ الرحمۃ والرضوان

حضرت امام مہدی کا تعارف
قرآن وسنت اوراکابر علماء اورمحدثین کے بیانات کی روشنی میں

ازقلم

حافظ محمد اقبال رنگونی

مدیر ماہنامہ الہلال مانچسٹر

ناشر

حکیم الامت اکیڈیمی

P.O. Box No: 36 Manchester M16 7AN (U.K)

اجمالی فهرست

☆...... مقدمه

☆...... شیعه عقیلاه میں امام مهدی کا تصور

☆...... قادیانیوں کے هاں تصور مهدی

☆...... ظهور مهدی کے انکار کی ایک اور راه

☆......حضرت امام مهدی اسلامی عقیدے میں

☆...... امام مهدی کهاں اور کب آئیں گے ؟

☆...... هر مجدون کا معرکه

☆...... احادیث مهدی کی حیثیت

☆...... امام بخاری اور امام مسلم نے احادیث مهدی کیوں نهیں لیں

☆...... حدیث لا مهدی الا عیسی کا مطلب

☆...... کسوف وخسوف کی پیشگوئی

مقدمه

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد

دنیا کے سارے مذاہب کا اس کائنات کے خاتمہ پر اتفاق ہے کہ ایک وقت آئے گا جب اس کارخانہ عالم کی صف لپیٹ دی جائے گی اور قیامت کا بگل بج جائے گا تاہم اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ کسی مذہب نے اسکا حتمی اور قطعی وقت نہیں بتایا اور اسے خدا کا ہی علم خاص بتلایا البتہ اپنے اپنے دور میں اس وقت کے قریب ہونے والے کچھ اہم واقعات کی خبر ضرور دی ہے

جب حضور اکرم نبی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ پر قرآن کریم اترا تو آپ نے بھی اس بات کی خبر دی کہ یہ جہاں ایک دن ختم کر دیا جائے گا اور جب کوئی آدمی آپ سے اس کا وقت پوچھتا تو آپ فرما دیتے کہ اس کا حتمی علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں ہے

حدیث کی کتابوں میں حدیث جبرئیل بڑی مشہور حدیث ہے ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک انسانی شکل میں تشریف لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام ایمان احسان اور قیامت کے بارے میں سوال کیا اور آپ نے ان کے جوابات دیۓ محدثین کے بیان کے مطابق یہ واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری دنوں میں پیش آیا تھا تاکہ سوال وجواب کی صورت میں دین کا خلاصہ آپ کی امت کے آگے پیش کر دیا جائے اور آخر میں آپ ﷺ نے بتادیا کہ سائل حضرت جبرئیل تھے هذا جبرئيل جاء يعلم الناس دينهم (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۲)

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور قیامت کب آئے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

ماالمسئول عنها باعلم من السائل

(ترجمہ) جس سے بھی یہ پوچھا جائے وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا

اس میں آنحضرت ﷺ نے واضح کر دیا کہ اس دنیا کی صف کے لپیٹے جانے کی آخری گھڑی کا علم اللہ رب العزت کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے وہی جانتا ہے کہ اس نے کب اس صف کو لپیٹنا ہے اسکا علم نہ کسی مقرب فرشتے کو ہے نہ کسی نبی مرسل کو اس گھڑی کا پتہ دیا گیا۔

اس واقعہ میں سائل حضرت جبرئیل امین تھے اور مجیب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تھے اسی طرح کا ایک واقعہ اس سے بہت پہلے حضرت جبرئیل اور حضرت عیسی علیہ السلام کے درمیان بھی پیش آچکا تھا فرق یہ تھا کہ اُس واقعہ میں سائل حضرت عیسی علیہ السلام تھے اور مجیب حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔ مفسر قرآن حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی رحمہ اللہ تعالی (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں

فاما وقتها فلايعلمه الا الله وفی حديث جبرئيل ماالمسئول عنها باعلم من السائل .. الحديث خرجه مسلم وكذلك روى الشعبى قال لقى جبرئيل عيسى عليه السلام فقال له عيسى متى الساعة فانتفض جبرئيل عليه السلام فی اجنحته وقال ماالمسئول عنها بأعلم من السائل ثقلت فی السموات والارض لاتاتيكم الا بغتة (التذکرہ ج ۲ ص ۳۰۷)

رہا قیامت کا وقت تو اسکا علم اللہ ہی کے پاس ہے حدیث جبرئیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس سے پوچھتا ہے وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا اسی طرح امام شعبی نے روایت کی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے حضرت جبرئیل امین سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت جبرئیل نے اپنے پروں کو زور سے ہلایا اور انہوں نے بھی یہی جواب دیا اور فرمایا وہ بھاری بات ہے آسمانوں اور زمین میں جب تم پر آئے گی بے خبری میں آئے گی۔

شارح بخاری حضرت علامہ بدرالدین عینیؒ (۸۵۵ھ) نے بھی شرح بخاری میں یہ روایت نقل کی ہے (دیکھئے عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۱ ص ۲۹۱)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت جبرئیل باوجودیکہ سید الملائکہ ہیں اور خدا کا بہت ہی زیادہ قرب پائے ہوئے ہیں پھر بھی علم قیامت اور اسکی آخری گھڑی سے ناواقف ہیں اور انہیں یہ کہنے میں کوئی چیز مانع نہیں آئی کہ جس طرح سائل اس سے بے خبر ہے اسی طرح مسئول بھی اس کا علم نہیں رکھتا۔ خود قرآن کریم نے بھی علم قیامت کے بارے میں مختلف مقامات پر اسکی صراحت کی ہے اور صاف لفظوں میں ارشاد فرمایا ہے۔

قل انما العلم عندالله وانما انا نذير مبين (پ ۲۹ الملک ۲۶)

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ اسکا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور میرا کام تو ڈر سنا دینا ہے کھول کھول کر

قل انما علمها عند ربی لايجليها لوقتها الا هو (پ ۹ الاعراف ۱۸۷)

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ اسکا علم تو میرے رب کے پاس ہی ہے وہی کھول دکھائے اس کو اپنے وقت پر وہ بھاری بات ہے آسمانوں اور زمین میں جب تم پر آئے گی بے خبری میں آئے گی

ہاں قرآن کریم نے قیامت سے پہلے اور قیامت کے قریب ہونے والے کچھ واقعات وحوادث کا پتہ ضرور دیا ہے اور پھر سرور دوعالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی بہت ساری نشانیاں بتلائی ہیں حدیث جبرئیل میں اس سوال کے جواب میں کہ قیامت کی علامات کیا ہیں آپ نے چند علامتوں کو بیان فرمایا پھر آپ مختلف اوقات میں اور بھی علامات سے اپنی امت کو خبردار فرماتے رہے حدیث کی کتابوں میں ''علامات الساعة '' کے عنوان تلے قیامت کی بہت سی علامتیں موجود ہیں ان میں سے کچھ نشانیاں ایسی ہیں جنہیں علامات صغری کہا جاتا ہے اور کچھ علامات ایسی ہیں جنہیں علامات کبری کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ دونوں قسم کی علامات حدیث کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں اور کئی ائمہ حدیث وتفسیر نے ان علامات کو مستقل کتابوں کی صورت میں بھی تالیف کیا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت سے پہلے ہونے والے جن واقعات اور حوادث کی پیشگوئی فرمائی ہے وہ قیامت سے پہلے وجود میں آکر رہیں گی۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حضور کی دی پیشگوئی وجود میں نہ آئے اور قیامت آجائے ایسا ہرگز نہیں ہوگا قیامت سے پہلے یہ ساری پیشگوئیاں (وہ علامات صغری ہوں یا علامات کبری) اپنی پوری شان کے ساتھ سامنے آئیں گی اور جس طرح کی آپ نے پیش گوئی فرمائی ہے ٹھیک اسی طرح وقوع میں آکر رہے گی۔

لیکن جب قیامت بالکل قریب آلگے گی اس وقت یہ علامات بالکل قریب قریب ظاہر ہونگی یہ گویا اس بات کی علامت ہوگی کہ اب وہ وقت جسے قیامت کہا جاتا ہے دور نہیں رہا اور عنقریب کائنات کی صف لپیٹی جانے والی ہے حدیث میں ان علامتوں کا ذکر بھی ملتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دوسرے کے متصل بتایا ہے

انہی علامتوں میں سے دنیا کے آخر میں ایک امام مہدی حضرت امام مھدی علیہ الرحمۃ والرضوان کا خروج وظہور بھی ہے حضرت امام مہدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے ایک فرد ہونگے جو قرب قیامت ظاہر ہونگے ان کی علامتیں بھی خود حضور ﷺ نے بتائی ہیں یہ گویا اس بات کا اعلان ہوگا کہ دنیا اب اپنے انجام کو پہنچ رہی ہے حضرت علامہ امام سفارینیؒ (۱۱۸۸ھ) آپ کے ظہور کو قیامت کی بڑی نشانیوں میں بیان کرتے ہیں

ای من العلامات العظمی وھی اولھا ان یظھر الامام المقتدی الخاتم للائمة...... محمد المھدی (لوائح الانوار البھیۃ ج۲ ص۶۷)

یعنی قیامت کی بڑی اور اولین نشانیوں میں سے پہلی خاتم الائمہ محمد مہدی کا ظہور ہے

حضرت امام مہدی کے بارے میں یہ بیان کسی خیال اور کہانی کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ یہ حضور ﷺ کے متعدد ارشادات کی روشنی میں دیا گیا ہے جو اصول محدثین کی رو سے تواتر کا درجہ رکھتا ہے اور حضور ﷺ کے ان بیانات کو نقل کرنے والے صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد ہے پھر یہ بیانات جب محدثین کے سامنے آئے تو انہوں نے اس کی پوری تحقیق کی اسے ہر پہلو سے پرکھا اور بتایا کہ ظہور مہدی کی احادیث صحیح اور حسن مختلف مراتب کی ہیں بیشک ان روایات میں ایک بڑی تعداد ضعیف احادیث کی بھی ہے تاہم یہ اصولا لائق قبول ہیں بشرطیکہ ان میں سے کوئی کسی صحیح روایت سے نہ ٹکراتی ہو

یاد رہے کہ اونچے درجہ کے محدثین نے انہیں اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے اور اس پر کوئی رد وانکار نہیں کیا بلکہ محدثین نے اس پر باب باندھے ہیں اسلئے بقول علامہ سفارینی ان پر ایمان لانا واجب ہے محدث شہیر حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی (۱۳۸۵ھ) علامہ سفارینی کے حوالہ سے لکھتے ہیں

امام مہدی کے خروج کی روایتیں اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ اس کو تواتر معنوی کی حد تک کہا جاسکتا ہے اور یہ بات علماء اہل سنت کے درمیان اس درجہ مشہور ہے کہ اہل سنت کے عقائد میں ایک عقیدے کی حیثیت سے شمار کی گئی ہے ابونعیم ابوداؤد ترمذی نسائی وغیرہم (جیسے محدثین) نے صحابہ وتابعین سے اس باب میں متعدد روایتیں بیان کیں ہیں جن کے مجموعے سے امام مہدی کی آمد کا قطعی یقین حاصل ہوجاتا ہے لہذا امام مہدی کی تشریف آوری پر حسب بیان علماء اور حسب عقائد اہل سنت والجماعت یقین کرنا ضروری ہے (ترجمان السنة جلد۴ ص ۳۷۷)

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی قدس سرہ اسلامی عقائد کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں

اہل سنت والجماعت کے عقائد میں سے ہے کہ امام مہدی کا ظہور اخیر زمانہ میں حق اور صدق ہے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اس لئے کہ امام مہدی کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اگرچہ اس کی بعض تفصیلات اخبار آحاد سے ثابت ہوں عہد صحابہ وتابعین سے لے کر اس وقت تک امام مہدی کے ظہور کو مشرق ومغرب میں ہر طبقہ کے مسلمان علماء اور صلحاء عوام اور خواص ہر قرن ہر عصر میں نقل کرتے چلے آئے ہیں (عقائد الاسلام ص ۱۲۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دی یہ پیشگوئی کہ قرب قیامت مہدی کا ظہور ہوگا تو اس سے مراد کون ہیں؟ اسکا جواب خود حضور ﷺ نے دے دیا اور ان کا نام ونسب اور حلیہ وعمل سب کچھ بتادیا مگر پھر بھی بعض لوگ اپنی اغراض کے تحت راہ صواب سے بھٹک گئے اور اپنے اپنے خیال کے مطابق ایک ایک مہدی بنالائے آپ اگر ان کا تجزیہ کریں اور حضور ﷺ کے ارشادی کی روسے ان کو جانچیں تو آپ پر یہ حقیقت کھل جائے گی کہ جن لوگوں نے مہدی ہونے کے دعوی کئے یا جنکے متعلق یہ کہا گیا کہ وہ مہدی تھے ایسے سب دعاوی غلط تھے اور اس پر عقیدہ کی بناء رکھنا بھی غلط در غلط تھا اس لئے ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ واقعی وہی مہدی تھے کسی صورت لائق تسلیم نہیں رہتا اسلئے کہ وہ اس معیار پر پورے نہیں اترتے جو معیار خاتم النبیین ﷺ نے بتایا ہے۔

حضرت امام مہدی کے بارے میں اس وقت چار مختلف عقائد ونظریات ہمارے سامنے ہیں ان میں سے دوگروہ اس عقیدہ پر ہیں کہ مہدی آچکا ہے اسلئے اب

کسی اورمہدی کے انتظار کی کوئی ضرورت نہیں پھران میں سے کچھ لوگ امام مہدی کے انتظار میں ایک غار کے باہر ڈیرہ لگائے بیٹھے ہیں ایک تیسرا گروہ مہدی کے ظہور کا منکر ہے اور وہ نہ صرف خود تذبذب میں مبتلا ہے بلکہ عام مسلمانوں میں بھی یہ تذبذب کی فضا قائم کرنا وقت کی ضرورت جانتا ہے جبکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ان سب سے مختلف ہے اور وہ اپنے اس عقیدہ پر کتاب وسنت کے دلائل کے ساتھ ساتھ اکابرین اسلام کی تصریحات بھی رکھتا ہے آیئے ہم دیکھیں کہ ان میں سے کس کا عقیدہ قرآن وسنت اور نقل وعقل کی رو سے درست ہے اور کون غلط راہ پر جا پڑا ہے۔

فقط.....محمد اقبال عفا اللہ عنہ

(۳ جولائی ۲۰۰۳ء)

شیعہ عقیدہ میں حضرت مہدی کا تصور

شیعہ عقیدہ میں حضرت مہدی کا تصور یہ ہے کہ آپ گیارھویں امام کے ہاں آج سے ۱۳ سو سال قبل پیدا ہوئے اور دو ڈھائی یا پانچ سال کی عمر میں (۲۶۰ھ میں) عراق کے ایک غار میں جا کر غائب ہو گئے اپنی غیبت صغریٰ کے ختم ہونے پر وہ صرف ایک دفعہ باہر آئے اور اب وہ اپنی غیبت کبریٰ کا دور پورا کر رہے ہیں اور آج تک باہر نہیں آسکے ہیں انکا عقیدہ ہے کہ وہ غائب ہونے والے مہدی قرب قیامت اس غار سے ظاہر ہونگے اور دنیا کا چارج اپنے ہاتھ میں لے کر دشمنان اہل بیت کا حساب وکتاب کریں گے شیعہ عالم سید آل محمد نقوی مہر جائی امام غائب مہدی کا سلسلہ نسب یہ بتاتے ہیں

محمد بن امام حسن عسکری علیہ السلام بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام علی رضا بن امام موسی کاظم بن امام جعفر بن امام محمد باقی بن امام زین العابدین بن امام حسین بن حضرت علی علیہ السلام......علماء نے تاریخ ولادت ۸ شعبان اور بعض نے ۲۳ رمضان اور کچھ نے ۲۵۶ھ بتایا ہے آپ دار الصعالیک (سامرہ) میں اپنے آبائی مکان میں بوقت فجر بروز جمعہ پیدا ہوئے۔(گوہر یگانہ ص ۱۵ مصدقہ علامہ جزائری محفوظ بک ایجنسی مارٹن روڈ کراچی)

ایران کے شیعہ عالم ڈاکٹر موسی الموسوی لکھتے ہیں

امامیہ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ جب ان کے گیارھویں امام (امام حسن عسکری) ۲۶۰ھ میں فوت ہوئے تو ان کا محمد نامی ایک پانچ سالہ بیٹا تھا وہی مہدی منتظر ہے جب کہ بعض دوسری روایات کے مطابق مہدی اپنے والد امام حسن عسکری کی وفات کے بعد پیدا ہوئے حقیقت کچھ بھی ہو مہدی نے منصب امامت اپنے والد کی وفات کے بعد اور انکی تصریح کے مطابق پایا وہ پورے ۶۵ برس کی مدت تک نگاہوں سے پوشیدہ ہی رہے اس دوران شیعہ ان نمائندوں کے ذریعہ ان سے رابطہ قائم کرتے تھے جنہیں خود امام نے اس مقصد کیلئے مقرر کیا ہوا تھا یہ نمائندے عثمان بن سعید العمری انکے بیٹے محمد بن عثمان اور حسین بن روح اور آخر میں علی بن محمد السمیر ی تھے یہ چاروں النواب الخاص (خاص نمائندوں) کے لقب سے ملقب ہوئے اور اس مدت کو غیبت صغریٰ کا زمانہ کہا جاتا ہے ۳۲۹ھ میں علی بن محمد کی وفات سے چند مہینے پہلے پیشتر امام مہدی کے دستخط کے ساتھ اسے یک رقعہ ملا جس میں تحریر تھا

لقد وقعت الغيبة الكبرى فلا ظهور الا بعد ان ياذن الله فمن ادعى رؤيتي فهو كذاب مفتر

غیبت واقع ہوگئی اب اللہ تعالی کے حکم کے بعد ہی ظہور ہوگا لہذا جو شخص مجھے دیکھنے کا دعوی کرے تو وہ جھوٹا اور فریب خوردہ ہے

یہی سال غیبت کبریٰ کا آغاز تھا اس وقت سے شیعہ کا امام کے ساتھ بلا واسطہ اور بالواسطہ رابطہ منقطع ہے حتی کہ اگر کوئی اس کا دعوی بھی کرے تو شیعہ امام مہدی کی جانب سے آنے والے آخر ی خط میں موجود تصریح کے بموجب اسے جھوٹا سمجھتے ہیں

امامیہ شیعہ کے امام مہدی کے متعلق عقیدہ کا یہ خلاصہ ہے اور شیعہ ہر سال پندرہ شعبان کو امام مہدی کی ولادت کے مناسبت سے بہت بڑا جشن مناتے ہیں صرف یہی امام ہیں جن کا شیعہ کے ہاں صرف یوم ولادت منایا جاتا ہے ورنہ دوسرے ائمہ کا یوم ولادت اور یوم وفات دونوں منائے

جاتے ہیں (اصلاح شیعہ ص ۱۱۲۔ اردو)
علامہ سید آل محمد نقوی نے اپنی کتاب گوہر یگانہ کے ص ۱۸ پر امام مہدی کی آخری توقیع نقل کی ہے جو بقول انکے امام مہدی نے اپنے آخری خاص نائب علی بن محمد سمیری (۳۲۹ھ) کے نام لکھی تھی
معروف شیعہ عالم ملا باقر مجلسی نے تذکرہ الائمہ میں امام مہدی کے متعلق لکھا ہے کہ امام حسن عسکری نے اپنے بیٹے کو صرف خاص خاص شیعوں کیلئے ظاہر کیا لوگ ان سے سوال کرتے وہ ان کا جواب دیتے یہ معاملہ تقریباً ۷۳ سال تک رہا اور اس مدت کو غیبت صغری کہا جاتا ہے اور اسکے بعد سے لے کر انکے ظہور تک کے زمانہ کو غیبت کبری کہا جاتا ہے۔ (دیکھئے تذکرۃ الائمہ ص ۱۲۹ از ملا باقر مجلسی)
شیعہ علماء کہتے ہیں کہ امام مہدی اپنے باپ کے انتقال پر سامنے نہ تھے غیبت میں تھے جونہی جناب حسن عسکری نے وفات پائی اور نماز جنازہ کی باری آئی تو اچانک کہیں سے ایک بچہ نمودار ہوگیا اور اسی نے نماز جنازہ پڑھائی اور پھر فوراً غائب ہوگیا وہ بچہ یہی مہدی تھا شیعہ عالم سید آل محمد نقوی کا یہ بیان دیکھئے۔

۸ ربیع الاول ۲۶۰ کو زہر معتمد عباس سے بمقام سامرہ امام حسن عسکری نے شہادت پائی معتمد نے ظاہر داری سے خون ناحق چھپانے کیلئے اظہار ملال کیا سامرہ میں یوم غم ہوا ستر ہزار مجمع نماز جنازہ میں شریک ہوا حکم شاہی سے جب قاضی محمود نماز پڑھانے کیلئے بڑھا تو جعفر بن امام علی نقی خود نماز پڑھانے کیلئے صف کے آگے کھڑے ہوگئے ناگاہ ایک کم سن بچہ نے جعفر کی عبا کا دامن پکڑ کر علیحدہ کر دیا چچا ہٹئے امام کی نماز امام پڑھا سکتا ہے یہ فرما کر خود نماز پڑھائی اور عصمت سرا میں فوراً چلا گیا (گوہر یگانہ ص ۱۶)

تہران سے شائع ہونے والی کتاب چہاردہ معصوم کے بیان کے مطابق امام مہدی نے اپنے اس غیبت صغری کے دور میں لوگوں کی طرف سے دئے گئے تحفے تحائف بھی قبول کئے ہیں (چہاردہ معصوم ص ۶۰۷)

اس کا حاصل یہ ہے کہ غائب ہونے والے امام مہدی اپنے بالکل بچپن میں عراق کے ایک غار میں غائب ہوگئے ہیں اور وہ ایک وقت تک تو خاص خاص لوگوں سے ملتے رہے مگر بعد میں یہ ملاقات بھی ختم کردی گئی اب نہ انہیں کوئی دیکھ سکتا ہے نہ ان سے کسی کو مجال ملاقات ہے آپ اب اپنے ظہور پر ہی لوگوں سے ملیں گے اور انکو شرف زیارت دیں گے۔

شیعہ عقیدہ کی رو سے امام مہدی کا ظہور کب مقدر تھا؟

شیعہ عقیدہ کے مطابق ان کے امام مہدی کا ظہور ۷۰ ہجری میں ہو جانا تھا مگر ایسا کس لئے نہ ہوا اسے انکی حدیث کی کتاب اصول کافی سے سنئے۔ امام باقر کے نام پر یہ بیان دیا گیا ہے کہ

یا ثابت ان الله تبارك وتعالى قد كان وقت هذا الامر فى السبعين فلما قتل الحسين صلوات الله عليه اشتد غضب الله تعالى على اهل الارض فاخره الى اربعين ومائة فحدثنا فاذعتم الحديث فكشفتم قناع الستر ولم يجعل الله له بعد ذلك وقتا عندنا (الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۲ ص ۳۵۳ کتاب الحجۃ)

(ترجمہ) اے ثابت اللہ نے امام مہدی کے ظہور کا وقت ۷۰ ہجری رکھا تھا مگر جب حضرت حسین کو شہید کر دیا گیا تو اللہ کا غصہ زمین والوں پر ہوا پھر اس کو ۱۴۰ھ تک مؤخر کر دیا پس جب ہم نے تم سے یہ بات کہی تو تم نے اپنے رازوں کو فاش کر دیا اب خدا نے اسکا کوئی وقت معین نہ کیا۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ امام مہدی کا ظہور حضورﷺ کے زمانہ سے بالکل قریب رکھا گیا تھا اور خدا کا یہ فیصلہ تھا کہ امام مہدی کو ۷۰ ہجری میں ظاہر کر دیں مگر چونکہ درمیان میں امام حسین کی شہادت کا غمناک واقعہ پیش آگیا اسلئے اللہ نے ان کے ظہور کو مؤخر کر دیا اور اب معاملہ بایں جا رسید کہ کسی کو کچھ پتہ نہیں ہے کہ وہ کب باہر نکلیں گے۔
اصول کافی کے شارح معروف شیعہ عالم ملا خلیل قزوینی لکھتے ہیں

اس قدر معلوم ہے کہ اگر قتل حسین نہ ہوتا تو یہ ظہور ۷۰ھ میں ہوتا اور شیعہ اسرار امامت فاش نہ کرتے تو ۱۴۰ھ میں ہو جاتا (ایضاً ص ۳۵۵)

تاہم شیعہ دوستوں کیلئے یہ بات لائق غور طلب ہے کہ اگر امام مہدی کے ظہور کا وقت ۷۰ یا ۱۴۰ ہجری بھی ہو تو کیا انکے والد محترم سے پہلے ان کا ظہور ہونا مقدر تھا کیونکہ انکے والد کی پیدائش ۲۳۲ھ میں ہوئی ہے ظاہر ہے کہ عقل سلیم اسے تسلیم کرنے کیلئے کبھی تیار نہیں۔ بہر حال شیعہ عقیدہ کے مطابق امام مہدی ایک غار میں غائب ہوئے ہیں اور وقت آنے پر ظاہر ہو جائیں گے تاہم سوال یہ ہے کہ امام مہدی کی یہ غیبت کتنا عرصہ رہے گی مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر کسی نے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی سے پوچھا۔

يا امير المؤمنين وكم تكون الحيرة والغيبة قال ستة ايام او ستة اشهر او ست سنين (الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۲ ص ۲۹۴۔۔کتاب الحجة فى الغيبة)

(ترجمہ) اے امیر المؤمنین یہ حیرت اور غائب رہنا کتنے دن رہے گا فرمایا ۶ دن یا چھ مہینے یا چھ سال۔

حضرت امام مہدی کی غیبت کے یہ دن بھی ختم ہو چکے آپ کا (اپنے غیبت کبری کے چھ دن ہوں یا چھ ماہ یا) چھ صدیوں کے بعد بھی ظہور نہیں ہوا اس سے پتہ

چلتا ہے کہ حضرت علی مرتضی کے نام پر چلائی گئی یہ روایت بھی اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتی آپ کے نام یونہی منسوب کر دی گئی ہے
پھر شیعہ روایات میں حضرت امام باقر کے نام سے یہ بات درج کی گئی ہے کہ ان کا ظہور اس وقت ہوگا جب نفس زکیہ کی شہادت ہوگی

ليس بين القائم وقتل النفس الزكية اكثر من خمس عشرة ليلة (کشف الغمہ ج ۲ ص ۴۶۰ علامات قیام القائد)

امام قائم اور نفس زکیہ کی شہادت کے ظہور کے درمیان پندرہ دنوں سے زیادہ کا عرصہ نہ ہوگا۔

شیعہ روایات کے مطابق نفس زکیہ کی شہادت ۱۴۵ھ میں ہو چکی ہے اب اس واقعہ کو بیتے ہوئے تقریبا ۱۳۰۰ سو سال ہو رہے ہیں مگر ابھی تک نہ ان کا ظہور ہوا اور نہ کسی شیعہ عالم نے ان کے اس دور میں ظہور کرنے کی خبر اور اطلاع دی ہے اسلئے یہ روایت بھی اپنے اندر کوئی بنیاد نہیں رکھتی

شیعہ کے امام مہدی عراق میں غائب ہو گئے ہیں

شیعہ علماء کا بیان ہے کہ ان کے امام مہدی عراق کے علاقہ سامرا میں اپنے والد امام حسن عسکری کی قبر کے آس پاس ہی کہیں غائب ہوئے ہیں علامہ عماد الدین حسین اصفہانی لکھتے ہیں

در سامرا قبر امامین ہمامین حضرت ہادی وحضرت عسکری متوفی ۲۶۰ھ وسرداب غیبت حجت بن الحسن ع در کنار آں بارگاہ قرار گرفتہ در سامرا در صحن بزرگ است (چہاردہ معصوم ج ۲ ص ۶۶۷)

سامرا میں دو بزرگ امام حضرت ہادی اور حضرت امام عسکری کی قبر ہے آپ کے بیٹے حضرت حجت (مہدی) کے غائب ہونے والا تہہ خانہ اسی درگاہ کے قریب میں بڑے صحن کے اندر ہے

بعض شیعہ اس غار کے قریب روزانہ حاضری دیتے ہیں اور یہاں کھڑے کھڑے غائب ہو جانے والے مہدی کو پکارتے ہیں کہ جلدی آ جایئے بعد ازاں واپس چلے جاتے ہیں ان کا خیال ہے کہ غائب ہونے والے مہدی ان کے اس صدا کو ضرور سنتے ہیں تاہم وہ ابھی باہر آنے کیلئے تیار نہیں ہیں علامہ سید برزنجی (۱۱۰۳ھ) لکھتے ہیں

وهم ينتظرونه كل يوم ويقفون بالخيل على السرداب ويصيحون به أن اخرج يا مولانا اخرج يا مولانا ثم يرجعون بالخيبة والحرمان فهذا دابهم (الاشاعة ص ١١٢)

حافظ ابن کثیرؒ (۷۷۴ھ) نے اپنی معروف کتاب البدایہ والنہایہ میں ۶۰۰ ھجری کے حالات بیان کرتے ہوئے بغداد کے ایک ایسے تاجر کا ذکر کیا ہے جو ہر جمعہ کے دن فوجی لباس پہن کر اور اپنے بدن پر ہتھیار سجا کر تیار رہتا تھا کہ ابھی امام مہدی نکلیں گے اور وہ ان کے ساتھ ہو کر جنگ وجدال کرے گا جبکہ دوسرے لوگ جمعہ کی نماز میں ہوتے تھے

التاجر البغدادى الرافضى كان فى كل جمعة يلبس لامة الحرب ويقف خلف باب داره والباب مجاف عليه والناس فى صلوة الجمعة وهو ان ينتظر ان يخرج صاحب الزمان من سرداب سامراء يعنى محمد بن الحسن العسكرى ليميل بسيفه فى الناس نصرة للمهدى (دیکھئے البدایہ والنہایہ ج ۱۳ ص ۴۳)

شیعہ روایات کے مطابق امام مہدی کیوں غائب ہو گئے؟

شیعہ کے اثنا عشری لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ انکے امام مہدی کے غائب ہونے کی وجہ ان کا خوف تھا یعنی آپ کو ڈر تھا کہ کہیں لوگ انہیں قتل نہ کر دیں اسلئے ان کا اس قدر طویل عرصہ چھپا رہنا ہی انکے لئے بہتر ہے امام جعفر صادق کے نام سے یہ روایت پیش کی جاتی ہے کہ

ان للغلام غيبة قبل ان يقوم قال قلت ولم قال يخاف واوما الى بيده الى بطنه ثم قال يا زرارة وهو المنتظر (الشافی ج ۲ ص ۲۹۲)

بیشک بچے کیلئے ظاہر ہونے سے پہلے تک غائب رہنا ہے میں نے پوچھا کہ ایسا کیوں کہا کہ خوف ہے اور آپ نے اپنے پیٹ کی جانب اشارہ کیا پھر کہا کہ اے زرارہ وہی (مہدی) منتظر ہے

حاصل اسکا یہ ہے کہ شیعہ عقیدہ کے مطابق حضرت مہدی بالکل بچپنے میں دشمنوں کے ڈر اور خوف اور انکے ہاتھوں قتل ہونے کے ڈر سے عراق کے ایک غار میں جا کر چھپ گئے اور انکی یہ غیبت کوئی ایک دو سال تک محیط نہیں تیرہ ساڑھے تیرہ سو سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور انکے ظہور کا اب تک کوئی اتہ پتہ نہیں ہے۔

غائب ہونے والے حضرت مہدی کے پاس قرآن کا اصلی نسخہ ہے

شیعہ روایات اور پھر اسکی رو سے شیعہ عقیدہ یہ ہے کہ انکے امام مہدی جب غائب ہونے لگے تو اپنے ہمراہ خدا کا وہ قرآن لے کر چلے گئے جو بقول ان کے اصلی اور حقیقی تھا اور یہ وہ قرآن تھا جو حضرت جبرئیل حضور کے پاس لے کر آئے تھے یہ اصلی قرآن امام مہدی کے پاس پہنچ گیا چونکہ انہوں نے غائب ہونا تھا اسلئے یہ اصلی قرآن لے کر وہ چلے گئے اب اس اصلی قرآن کی زیارت سے لوگ اس وقت مشرف ہونگے جب وہ خود اسے لے کر ظاہر ہونگے اس سے پہلے کسی کو اصلی قرآن کی زیارت نہ ہو سکے گی۔ یہ کوئی افسانوی قصہ نہیں ہے شیعہ حضرات کے اونچے درجے کی حدیث کی کتاب اصول کافی میں امام جعفر صادق کے نام سے یہ بات لکھی گئی ہے

عن عبدالله عليه السلام قال ان القرآن الذى جاء به جبرئيل الى محمد صلى الله عليه وسلم سبعة عشر الف آيات (الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۵ ص ۳۱۲)

جو قرآن حضرت جبرئیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں

ظاہر ہے کہ شیعہ روایت کی رو سے موجودہ قرآن ناقص ہے کامل نہیں کیونکہ اس میں تقریباً ساڑھے دس ہزار آیات کی کمی ہے سو اصل قرآن مہدی کے پاس ہی ہے اور وہی اسے لے کر آئیں گے گویا موجودہ قرآن وہ قرآن نہیں ہے جو حضور پر تیئیس (23) سال اترتا رہا اور جسے حضور اپنی نمازوں میں پڑھتے رہے

۔

علامہ نعمت اللہ جزائری علامہ طبرسی اور ملا باقر مجلسی نے اس سلسلے میں ائمہ اہل بیت کے نام سے بہت سی روایات نقل کیں ہیں اور بتایا ہے کہ اصلی قرآن حضرت علی مرتضی کے پاس جمع تھا اور انہوں نے اعلان کر دیا تھا کہ

اب اس قرآن کو تم لوگ تا ظہور قائم آل محمد نہ دیکھو گے (جلاء العیون مترجم ص ۲۶۷)

علامہ جزائری نے آگے یہ لکھا ہے

وفى ذلك القرآن زيادات كثيرة وهو خال عن التحريف (انوار نعمانیہ ص ۲۳۷)

وہ قرآن جو مہدی کے پاس ہے اس میں بہت سی آیات زیادہ ہیں (جو اس قرآن میں نہیں ہیں) اور وہ تحریف سے پاک ہوگا

جس کا معنی یہ ہے کہ موجودہ قرآن تحریف سے پاک نہیں ہے۔ علامہ طبرسی نے تو اس صحیفہ کا عرض وطول بھی لکھا ہے نیز یہ بھی بتایا ہے کہ اسکے علاوہ انکے پاس اور کیا کیا چیزیں ہونگے موصوف لکھتے ہیں

ويكون عنده سلاح رسول الله وسيفه ذوالفقار وتكون عنده صحيفة فيها اسماء شيعته الى يوم القيامة فيها اسماء اعدائه الى يوم القيامة ويكون عنده الجامعة وهى صحيفة طولها سبعون زراعا فيها مايحتاج اليه ولد آدم ويكون عنده الجفر الاكبر والاصغر وهو اهاب كبش فيها جميع العلوم حتى ارش الخراش وحتى الجلدة ونصف الجلدة وثلث الجلدة ويكون عنده مصحف فاطمة عليها السلام (احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۲۳۱ مطبوعہ قم ایران)

یعنی انکے پاس رسول اللہ کے ہتھیار اور ذوالفقار تلوار ہوگی انکے پاس ایک صحیفہ ہوگا جس میں قیامت تک آنے والے شیعوں کے نام ہونگے نیز ایک اور صحیفہ ہوگا جس میں انکے دشمنوں کے نام ہونگے اور جامعہ نامی صحیفہ ہوگا جس کی لمبائی ستر گز ہوگی اس میں اولاد آدم کے تمام مسائل کا حل ہوگا انکے پاس جفر اکبر اصغر ہوگا وہ ایک مینڈھا کی کھال ہے جس میں تمام علوم ہونگے حتی کہ خراش کی سزا مکمل حد یا آدھی یا اسکا تہائی حصہ یہ سب لکھا ہوگا اور نیز انکے پاس حضرت فاطمہ کا مصحف ہوگا

شیعہ عقیدہ کی رو سے امام مہدی بلا مغرب پر حکومت کر رہے ہیں

یہاں یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ شیعہ محدثین کے مطابق انکے امام مہدی ایک جزیرے میں موجود ہیں اور وہ وہاں کے لوگوں پر حکومت بھی کرتے ہیں اور انکے نام کا سکہ اور پیسہ بھی باقاعدہ چلتا ہے ملا باقر مجلسی نے نزہۃ الناظر کے حوالہ سے یہ قصہ لکھا ہے کہ امام مہدی کا مکان بلاد مغرب کے جزیروں میں سے ایک میں موجود ہے اور انہی جزیروں میں سے ایک پر حضور ﷺ کے بیٹے طاہر اور قاسم بھی حکمراں ہیں اور وہاں ان کی حکومت چلتی ہے

امروز مکان حضرت اولوالامر در جزائر مغرب است کہ آنرا علیہ خوانند و ہر یک از اولاد ذکور آنحضرت طاہر و قاسم در جزیرہ از آں جزائر حاکم اند (تذکرۃ الائمہ ص ۱۴۰)

ملا صاحب نے اسکی دلیل میں لکھا ہے کہ ملک شام کے حزیں نامی ایک شہر کے شیعہ سید صالح نے انہیں خود بتایا کہ انہوں نے مکہ کے بازار میں ایک آدمی کو پھرتے دیکھا اسکے پاس سونا تھا وہ بیچنا چاہتا تھا مگر کوئی اسے لینے کیلئے تیار نہ تھا انہوں نے اسے دیکھنے کی خواہش کی وہ درہم تھے ان درہموں پر یہ لکھا ہوا تھا

﴿الله ربنا ومحمد نبيينا و المهدى امامنا﴾

میں نے جب یہ بات دیکھی تو میں نے ان سے انکی جگہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ

پادشاہیست کہ نام او مہدی است و ایں سکہ بنام مبارک اواست و عمر بسیار دارد و من گفتم کہ کیست ایں مہدی و از کدام طائفہ است انگشت بلب

گزاشت کہ حرف مزن اگرتو شیعہ ای میدانی (تذکرۃ الائمہ ص ۱۴۱)

ہمارے بادشاہ کا نام مہدی ہے اور یہ سکہ انکے نام سے چلتا ہے انکی عمر بہت زیادہ ہے میں نے کہا کہ وہ کون سے مہدی ہیں اور کس گروہ سے ان کا تعلق ہے اس نے انگلی اپنے ہونٹوں پر رکھ دی اور کہا کہ خاموش رہو اگر تو شیعہ ہے تو جان جائے گا

صاحب انوار نعمانیہ علامہ نعمت اللہ جزائری نے ملافتح اللہ کاشانی کے حوالہ سے بھی اس قسم کا ایک قصہ لکھا ہے جس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ غائب ہونے والے امام مہدی کی پانچ اولاد ہیں اور وہ پانچ جگہوں کے حاکم ہیں اور ان علاقوں میں صرف شیعہ ہی رہتے ہیں اور ان میں تبرا کا معمول بھی ہے تاہم انکے مسلسل انتظار کے باوجود غائب ہونے والے مہدی کی زیارت سے وہ محروم ہی رہے

لایوجد فی اهل تلك الخطط والضیاع غیر المؤمن الشیعی الموحد القائل بالبرائة والولایة ---- سلاطینهم اولاد امامهم --- ولو جمع الدنیا لکانوا اکثر عددا منهم علی اختلاف الادیان والمذاهب -- فلم یوفقنا الله للنظر الیه (انوار نعمانیہ ج ۲ ص ۶۲)

اس علاقہ میں سوائے شیعہ مومن موحد کے اور کوئی نہیں ہیں یہ لوگ تبرا اور ولایت کے قائل ہیں یہاں کے حکمراں امام مہدی کی اولاد ہیں اگر پوری دنیا کے لوگ اختلاف مذاہب کے باوجود ایک جگہ جمع ہو جائیں تو بھی وہ لوگ ان سے زیادہ ہی ہیں ہم نے ان کا سال بھر انتظار کیا مگر ہم انکی زیارت سے محروم رہے۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ غائب ہونے والے مہدی اتنی بڑی سلطنت کے مالک ہیں اور افرادی قوت بھی انکے پاس یہاں کے لوگوں سے زیادہ ہی ہے انکی اولاد حکمران بھی ہے ان سب کے ہوتے ہوئے انکا یہاں ظہور نہ کرنا ایک عجیب اور حیرت انگیز معاملہ نہیں تو اور کیا ہے شیعہ عالم علامہ احمد بن علی طبرسی (۵۴۸ ھ) کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ جب تک انکے تین سو تیرہ مخلص ساتھی تیار نہیں ہونگے انکا ظہور نہیں ہوسکتا یہ تعداد پھر دس ہزار ہو جائے تو وہ تشریف لے آئیں گے

فاذا اجتمعت له هذه العدة (ای عدة اهل بدر ثلاث مائة وثلاثة) من هذه الاخلاص اظهره الله امره فاذا اکمل له العقد وهو عشرة آلاف رجل خرج باذن الله (احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۲۵۰)

غور طلب بات یہ ہے کہ غائب ہونے والے مہدی کے معتقدین کیا ابھی تک تین سو تیرہ بھی نہیں کہ ان کے ظہور کا اعلان ہو سکے انکے ماننے والوں کی تعداد یوں تو ہزاروں لاکھوں میں ہیں لیکن اس روایت کی رو سے واضح ہوتا ہے کہ ان میں دس ہزار بھی ایسے نہیں جو اندر سے مخلص ہوں یہی وجہ ہے کہ غائب ہونے والے مہدی غائب جزیرے پر غائب لوگوں پر حکومت کرنے کیلئے راضی ہیں لیکن ظاہر ہونے کیلئے ابھی تیار نہیں ہو پا رہے ہیں اس سے آپ ان واقعات کی حقیقت کا بے بنیاد ہونا معلوم کرلیں

غائب ہونے والے مہدی کا ظہور کس طرح ہوگا؟

شیعہ روایات کی رو سے جب انکے امام مہدی عراق کے غار سے تلوار ہتھیار اور لمبے چوڑے صحائف کے ساتھ ظہور کریں گے تو برہنہ حالت میں ہونگے اور سورج کی ٹکیہ کے سامنے ہونگے یہ گویا اس بات کی علامت ہوگی کہ غائب ہونے والے مہدی یہی ہیں جو اب عرصہ دراز کے بعد ظاہر ہوئے ہیں معروف شیعہ عالم ملا باقر مجلسی اپنی معروف کتاب حق الیقین میں لکھتا ہے

شیخ طوسی ونعمانی از حضرت امام رضا روایت کردہ اند کہ از علامات ظہور حضرت قائم آنست کہ بدن برہنہ در پیش قرص آفتاب ظاہر خواہد شد ومنادی ندا خواہد کہ امیر المؤمنین است (حق الیقین ص ۲۱۹ در بیان اثبات رجعت مطبوعہ تہران)

شیخ طوسی اور نعمانی نے امام رضا سے روایت کی ہے کہ امام مہدی کے ظہور کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہوگی کہ وہ سورج کی ٹکیہ کے سامنے برہنہ بدن ظاہر ہونگے اور ایک پکارنے والا پکارے گا کہ یہ امیر المؤمنین ہیں۔

سورج کے سامنے برہنہ بدن ظاہر ہونے میں کیا راز ہے اس پر کسی شیعہ عالم کی تحریر ہماری نظر سے نہیں گذری ہے کسی شیعہ عالم نے اگر اس کی کوئی حکمت بیان کی ہو اور کسی دوست کی نظر سے وہ بیان گزرا ہو تو از راہ مطلع فرماویں۔

امام مہدی کے ظہور پر سب سے پہلی بیعت کس کی ہوگی؟

شیعہ علماء اس عقیدہ پر ہیں کہ جب غائب ہونے والے مہدی نکل آئیں گے تو لوگ انکی بیعت کریں گے تاہم سب سے پہلے حضور خاتم النبیین انکی بیعت کریں گے پھر حضرت علی مرتضی کریں گے اسکے بعد دوسروں کی باری آئے گی۔ ملا باقر مجلسی اسی کتاب میں لکھتا ہے

از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کہ چوں قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیرون آید خدا اورایاری کند بملائکہ اول کسے کہ باو بیعت کند محمد (ص)

باشد وبعد ازاں علی (ع) (حق الیقین ص ۲۱۹)
امام محمد باقر سے مروی ہے کہ جب قائم آل محمد آئیں گے تو اللہ فرشتوں کے ذریعہ ان کی مدد کرے گا اور ان سے سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضور ہونگے پھر حضرت علی ان کی بیعت کریں گے
ملا باقر مجلسی نے اس بات کی کوئی تفصیل نہیں کی کہ امام مہدی کی یہ بیعت جسمانی ہوگی یا روحانی ہوگی کیا حضورﷺ اور حضرت علی مرتضی دوبارہ زندہ کئے جائیں گے یا یہ بیعت عالم روحانیت میں کی جائے گی تاہم ان کے ایک دوسرے بیان سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ حضرات زندہ کئے جائیں گے اور وہ امام مہدی کی بیعت کریں گے جس بیان سے ہمارے اس موقف کی تائید ہوتی ہے وہ یہ ہے ملا باقر مجلسی مذکورہ بیان سے کچھ پہلے یہ لکھ آئے ہیں
ودر رجعت ایشاں را بر دشمناں ایشاں غالب خواہم کرد کہ انتقام خود را از ایشاں بکشند ...... وتمکن واقتدار ایشاں را در زمین کہ باطل را بر اندازند وحق را ظاہر گردانند و بنمائیم بفرعون وہامان یعنی ابوبکر وعمر ولشکر ہائے ایشاں .... الخ (حق الیقین ص ۲۶۱)
انکے (یعنی مہدی کے) دوبارہ آنے پر ہم انہیں انکے دشمنوں پر غلبہ دیں گے تاکہ وہ ان سے انتقام لے سکیں انہیں زمین پر اقتدار اور قدرت دیں تاکہ باطل کو بھگا کر حق کو ظاہر کریں اور فرعون وہامان یعنی ابوبکر وعمر اور انکے ساتھیوں کو بتلائیں .... الخ
یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب وہ انہیں دوبارہ زندہ کریں گے اگر وہ انہیں زندہ نہ کریں گے تو پھر یہ صورت جو ملا باقر مجلسی نے بیان کی ہے بے معنی ہو جاتی ہے پھر اسی ملا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے
چوں قائم ما ظاہر شود عائشہ را زندہ کند تا بر او حد بزند وانتقام فاطمہ را بکشد (حق الیقین ص ۲۱۹)
جب امام قائم (مہدی) ظاہر ہونگے تو عائشہ کو زندہ کریں گے تاکہ ان پر حد جاری کریں اور ان سے حضرت فاطمہ کا انتقام لیں
یہ بھی اسی صورت میں ہوگا کہ جب وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کو دوبارہ زندہ کریں گے اگر وہ دوبارہ زندہ نہ کریں تو پھر یہ سب بیان کوئی معنی نہیں رکھتا
مذکورہ بیانات میں اسلام کی مقدس ترین ہستیوں کے بارے میں جو زبان استعمال واختیار کی گئی ہے وہ آپ کے سامنے ہے اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ کیا کسی مسلمان سے اس کی توقع کی جاسکتی ہے؟ اس وقت ہمارا یہ موضوع نہیں ہے۔
حضرت امام مہدی کے بارے میں شیعہ عقائد ونظریات کا ایک مختصر سا خاکہ ہم نے آپ کے سامنے رکھ دیا یہ حضرات اسی عقیدے پر ہیں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت آنے والے جس مہدی کی خبر دی ہے وہ شیعہ کے تصور مہدی سے قطعاً مختلف ہے حضور بتایا کہ انکا نام میرے نام پر اور انکے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا یعنی محمد بن عبداللہ ہوگا (اسکی تفصیل آگے آرہی ہے انشاء اللہ) جبکہ شیعہ عقیدہ کی رو سے انکا نام محمد بن حسن العسکری ہے چنانچہ شیعہ علماء اسکا سارا بوجھ علماء اہل سنت پر ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہوں نے انکے باپ کا نام بدل دیا تھا گوہر یگانہ کے مصنف سید آل محمد نقوی کا کہنا ہے کہ
اس میں بعض مصلحت اندیش روایوں نے یہ اضافہ اور کر دیا کہ اسکے والد کا نام بھی میرے والد کے نام پر ہوگا (گوہر یگانہ ص ۱۴)
شیعہ حضرات کے ایک اور حجۃ الاسلام روشن علی قبلہ نجفی صاحب کا کہنا ہے کہ یہاں اہل سنت نے تحریف کردی ہے حضور نے یہ فرمایا کہ اس کے باپ کا نام میرے بیٹے کے نام پر ہوگا یعنی حسن ہوگا۔ لیجئے قبلہ صاحب کا بیان دیکھئے
اس حدیث (جس میں ہے کہ اسکے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا) میں ترمیم کی گئی ہے اصل حدیث یہ ہے کہ اس کے باپ کا نام میرے بیٹے کا نام ہوگا یعنی حسن چونکہ خط کوفی میں ابنی اور ابی میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا اسلئے یا تو یہ اشتباہ ہے اور یا یہاں جان بوجھ کر یہ تحریف کی گئی ہے (لاکون مع الصادقین۔ ص ۱۳۷۶ اردو حاشیہ)
یعنی اہل سنت نے احادیث صحیحہ کی رو سے حضرت مہدی کے والد کے نام کے بارے میں جو نام بیان کیا ہے وہ غلط ہے افسوس ہم ان دوستوں کو اسکے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ

خود بدلتے نہیں مہدی کو بدل دیتے ہیں

شیخ الاسلام حضرت علامہ حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں کہ مؤرخین اور ماہرین انساب کا بیان ہے کہ امام حسن عسکری کی کوئی اولاد ہی نہ تھی اسلئے انکے بیٹے کا مہدی ہونے کا تصور ہی غلط ہے
قد ذکر محمد بن جریر الطبری وعبدالباقی بن قانع وغیرهما من اهل العلم بالانساب والتواریخ ان الحسن بن علی العسکری لم یکن له نسل ولا عقب (منہاج السنۃ ج ۴ ص ۸۸)
حافظ ابن کثیر نے بات کھول دی ہے اور لکھا ہے کہ یہ سب بے بنیاد باتیں ہیں ان کا حقیقت کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہے آپ صحیح احادیث کی رو سے امام مہدی کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں
ولیس هو بالمنتظر الذی تزعمه الرافضة وترتجی ظهوره من سرداب سامراء فان ذلك مالاحقیقة له ولا عین ولا اثر ویزعمون انه محمد بن الحسن العسکری وانه دخل السرداب وعمره خمس سنین (علامات یوم القیامۃ ص ۲۷

)

آپ ایک اور جگہ لکھتے ہیں کہ شیعہ کا یہ عقیدہ کہ امام مہدی سامراء کے غار میں غائب ہوگئے اور وہاں سے نکلیں گے یہ سب جہالت کی باتیں ہیں اور شیطانی خیالات ہیں یہ باتیں نہ تو قرآن وسنت سے ثابت ہیں اور نہ عقل صحیح اسے کبھی تسلیم کرسکتی ہے۔

ویکون ظهوره من بلاد المشرق لا من سرداب سامراء کما تزعمه جهلة الرافضة من انه موجود فيه الان وهم ینتظرون خروجه فی آخر الزمان فان هذا نوع من الهذیان وقسط کثیر من الخذلان وهوس شدید من الشیطان اذلادلیل علیه ولابرهان لامن کتاب ولا من سنة ولا من معقول صحیح ولااستحسان (النہایہ فی الفتن والملاحم ص ۲۶ طبع بیروت)

اب یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے کہ شیعہ حضرات نے مہدی کا جو تصور اپنی روایات کی رو سے پیش کیا ہے کیا وہ لائق تسلیم ہے؟

قادیانیوں کا تصور مہدی

ص

مرزا غلام احمد کے معتقدین جو قادیانی گروہ کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ قرب قیامت جس آدمی کے آنے کی خبر حدیث میں دی گئی ہے اس سے مراد قادیان میں پیدا ہونے والا مرزا غلام احمد بن چراغ بی بی ہے اور وہی اس امت کا مہدی ہے مرزا غلام احمد ۱۸۳۹ء میں قادیان میں پیدا ہوا اس کے باپ کا نام غلام مرتضی تھا جبکہ ماں چراغ بی بی کے نام سے موسوم تھی اس نے اپنا وقت صرف ہندوستان میں گزارا وہاں سے اسے کبھی باہر نکلنے کی ہمت نہ ہوئی آخر کار ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہیضہ کی حالت میں وہ لاہور میں فوت ہوگیا اسکی شہادت اسکے خسر میر نواب ناصر نے دی ہے اور پھر اسے قادیان میں دفن کردیا گیا۔

مرزا غلام احمد کا دعوی مہدویت

مرزا غلام احمد کے معتقدین اسے مہدی سمجھتے ہیں اسکا پتہ اس سے بھی چلتا ہے کہ اس کے بیٹے نے اسکی زندگی پر جو کتاب لکھی اسکا نام سیرت المہدی رکھا اسکے ایک اور معتقد نے تذکرۃ المہدی کے نام سے بھی اسکی ایک سوانح لکھی ہے مرزا غلام احمد خود بھی اس بات کا مدعی رہا کہ وہ اس امت کا مہدی ہے اس نے لکھا

وانا المسیح الموعود والمهدی المعهود من الله علی بالوحی والهام وکلمنی کما کلم برسله الکرام (الاستفتاء ص ۲۱ رخ ج ۲۲ ص ۶۴۱)

میں ہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں اللہ نے مجھے وحی اور الہام سے نوازا ہے اور میرے ساتھ اسی طرح بات کی جس طرح وہ اپنے معزز رسولوں کے ساتھ بات کرتا ہے

یعنی جس طرح خدا نے حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسی اور حضرت عیسی اور حضور ﷺ سے بات کی ہے اسی طرح خدا مجھ سے بھی ہمکلام ہوا ہے گویا میں بھی اسے درجے کا آدمی ہوں (استغفر اللہ) پھر اس نے یہ بھی لکھا

وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا وہ میں ہی ہوں (ر۔خ۔ج ۲۰ ص ۱۸۵ انڈکس)

سو مرزا غلام احمد بن چراغ بی بی اپنے بارے میں یہ عقیدہ رکھے ہوئے تھا کہ وہ مہدی ہے تاہم حدیث میں مہدی کی جو علامات اور صفات بیان کی گئی ہیں وہ مرزا غلام احمد پر پوری نہیں اترتیں ہاں اس کا کہنا تھا کہ اب ان علامات کی وہی تعبیر لائق قبول ہوگی جو مہدی (یعنی وہ خود) کرے گا اس کے سوا اور کوئی تعبیر

قبول نہ کی جائے گی۔

قادیانی عقیدہ کی رو سے مہدی اہل قلم ہوگا

حدیث پاک میں امام مہدی کے دور میں جہاد کا ذکر ملتا ہے مرزا غلام احمد چونکہ جہاد کا سرے سے قائل ہی نہ تھا اسلئے اس نے حدیث کے بجائے ایک انگریز کا بیان بطور استشہاد پیش کیا کہ آنے والا مہدی اہل قلم ہوگا اسے غزوہ اور جہاد سے کیا کام۔اس نے لکھا۔

آج ہی پیسہ اخبار میں ایک انگریز کا مضمون تھا کہ مسلمان یہودی اور نصرانی سب کے سب بلا امتیاز انسانی......مہدی موعود کے آنے کا انتظار دیکھ رہے ہیں جو کہ دیر یا سویر عالم وجود میں آکر تمام انسانوں کو یگانگت کا رشتہ قائم کردے گا میں اس مہدی کے متعلق اپنی ذاتی رائے یہ رکھتا ہوں کہ وہ اہل قلم میں سے ہوگا اور اسی زبردست آلہ کے ذریعہ سے اقوام عالم کے دلوں میں تخم یگانگت بو سکے گا (ملفوظات ج ۱۰ ص ۴۴۵)

یہاں تھوڑی دیر ٹھہر کر غور کیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو بیک قلم نظرانداز کرکے ایک انگریز کے بیان کو قابل اعتبار بتانا آخر کس چیز کی نشاندہی کرتا ہے نیز یہ بھی بتایئے کہ مرزا غلام احمد کے دور میں کیا اس سے اچھے اور عمدہ اہل قلم موجود نہ تھے؟ پھر یہ بھی سوچئے کہ مرزا غلام احمد قلم کے ذریعہ اقوام عالم کے دلوں میں تخم یگانگت کیا بوتا الٹا اس نے مسلمانوں میں ہی تخم تفرق وتشتت ڈالدیا اور مسلمانوں کی جماعت میں اختلاف کا بیج بو کر کچھ لوگوں کو حلقہ اسلام ہی سے باہر نکال لے گیا۔

قادیانی عقیدہ کہ مہدی کے باپ کا نام اور اسکا خاندان بے اصل باتیں ہیں

مرزا غلام احمد سے کہا گیا کہ انگریزوں کی بات چھوڑ کر حضور کی حدیث بھی دیکھو کیا حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ اسکا نام میرے نام پر ہوگا اور وہ میری اولاد میں ہوگا تو اس نے کہا کہ یہ سب بروزی باتیں ہیں نام اور خاندان میں کیا رکھا ہے یہ سب بے اصل باتیں ہیں اسکا یہ بیان دیکھئے

پس مہدی کے متعلق جو یہ کہا گیا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے نام پر آئے گا اس سے یہی مراد ہے کہ وہ ظلی اور بروزی طور پر حضور کا مظہر ہوگا (ملفوظات ج ۸ ص ۱۴۷)

رہی حضور ﷺ کی یہ حدیث کہ حضرت مہدی بنی فاطمہ سے ہونگے بالکل بے اصل اور وہمی بات ہے تم اس کا اعتبار نہ کرو

فاعلموا ان ھذا وھم لا اصل لہ وسھم لا نصل لہ

(سر الخلافۃ ص ۷۰۔ ر۔خ ص ۳۸۴ ج ۸)

امت کے سب علماء اور محدثین صحیح احادیث کی رو سے یہ تسلیم کرتے چلے آئے کہ حق اور صحیح بات یہی ہے کہ امام مہدی حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہونگے مگر مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ یہ بے اصل باتیں ہیں اس کے یہاں اصل بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی ہے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

مرزا غلام احمد کے مہدی ہونے کی پہلی قادیانی دلیل اور اس کا جواب

مرزا غلام احمد کا دعوی تھا کہ وہ مہدی ہے اور پھر اس کیلئے اس نے کچھ دلائل بھی تلاش کرلئے آیئے اس کے دلائل پر بھی ایک سرسری نظر ڈالتے چلیں اس نے لکھا۔

پس رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا......پس دیکھو کہ ہمارے نبی کی بات کیسی ٹھیک پوری ہوگئی (نور الحق ص ۱۹۔ ر۔ خ۔ ج ۸ ص ۲۰۹)

نیز ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶ رخ ج ۱۱ ص ۳۳۰۔ اربعین ن ۳ ص ۲۶ رخ ج ۱۷ ص ۴۱۵ پر اس بات کو حدیث نبوی بتایا۔

معروف قادیانی ماسٹر عبد الرحمن نے اپنے رسالہ اسلام کی پہلی کتاب کے ص ۲۴ پر اور حضرت مسیح موعود اور علماء زمانہ حصہ اول کے ص ۳۰ پر بھی یہی لکھا ہے۔

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو اس زمانہ میں ایک رمضان میں نشان کے طور پر چاند گرہن اور سورج گرہن ہوگا......الخ

قادیانی مبلغ مولوی دلپذیر لکھتا ہے

یہ حدیث دار قطنی میں موجود ہے عن محمد بن الباقر بن زین العابدین قال قال رسول اللہ ﷺ ان لمھدینا (نیزہ احمدی ص ۱۲ حاشیہ)

قادیانی علماء اس حدیث سے مرزا غلام احمد کا مہدی ہونا ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی کی جو علامت اس حدیث میں بتائی گئی ہے چونکہ وہ مرزا غلام احمد پر پوری ہوگئی اسلئے اس کے مہدی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔۔

الجواب...... قادیانی علماء کا مذکورہ دعوی کئی وجوہ سے باطل ہے جس روایت سے استدلال کیا گیا ہے اور اسے حدیث رسول کہہ کہہ کر پیش کیا جاتا ہے یاد رکھئے وہ حضورﷺ کا ارشاد ہرگز نہیں ہے سنن دار قطنی میں اسے حضورﷺ کا ارشاد کہیں نہیں بتایا گیا مگر قادیانی علماء ہیں کہ اسے حضور کا ارشاد کہہ کر لوگوں کو مغالطہ دیتے ہیں کیا یہ کھلا دھوکہ اور جھوٹ نہیں ہے؟ یہاں قال رسول اللہ کہنا حضور پر ایک کھلا افتراء ہے۔

قادیانیوں کی پیش کردہ اس روایت پر ہم آگے چل کر گفتگو کریں گے یہاں صرف یہ بتانا ہے کہ قادیانی مرزا غلام احمد کو کس بناء پر مہدی موعود سمجھتے ہیں اور جس روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ خود اپنی جگہ کس قدر محل نظر ہے۔

مرزا غلام احمد کے مہدی ہونے کی دوسری دلیل اور اسکا جواب

مرزا غلام احمد قادیانی کے بزعم خود مہدی ہونے کی ایک اور دلیل دیکھئے۔ اس نے لکھا

ایسا ہی احادیث میں یہ بھی بیان فرمایا گیا کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے (کتاب البریہ ص ۲۲۵ حاشیہ۔ ر۔ خ۔ ج ۱۳ ص ۲۶۰)

مرزا صاحب اپنی دوسری کتاب تذکرۃ الشہادتین کے ص ۳۸ پر لکھتے ہیں کہ

احادیث میں کدعہ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے (ر۔ ح۔ ج ۲۰ ص ۴۰)

مرزا غلام احمد کدعہ کے بارے میں لکھتا ہے

یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے
(انجام آتھم مع ضمیمہ ص ۱۴۱۔ ر۔ خ ج ۱۱ ص ۳۲۵)

قادیانی مبلغ مولوی جلال الدین سیکھوانی اسرار الجواہر سے قدہ (یعنی قادیان) بھی ڈھونڈ لایا ہے اس نے لکھا کہ

جواہر الاسرار میں ایک حدیث ہے کہ یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا قدہ مہدی قادیان گاؤں میں خروج کرے گا (تشحیذ الاذہان بابت اگست ۱۹۲۰ء ص ۲۴)

قادیانی علماء کہتے ہیں کہ چونکہ حضورﷺ نے امام مہدی کے قادیان سے نکلنے کی خبر دی تھی سو وہ مرزا غلام احمد بن چراغ بی بی کی شکل میں پوری ہوگئی اور وہی مہدی موعود ہے اب کسی اور مہدی کا انتظار نہ کرو۔

الجواب...... قادیان کے مہدی مرزا غلام احمد اور اسکے مبلغین مذکورہ بالا روایت پیش کرتے وقت یہ نہیں بتاتے کہ اس روایت کی اصل کیا ہے؟ یہ روایت کس سے اور کس طرح آ رہی ہے نیز اس روایت میں اصل لفظ کونسا تھا؟ جسے قادیانی علماء چھپانے کی کوشش کرتے ہیں؟

پیش نظر رہے کہ یہ روایت علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال کے ج ۲ ص ۱۶۱ پر...... حافظ ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ کے ص ۳۳ پر بحوالہ ابونعیم...... علامہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے حجج الکرامۃ کے ۳۵۸ پر...... اور امام سیوطی نے العرف الوردی میں (ملاحظہ ہو الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۶۶) درج کی ہیں لیکن ان سب میں جگہ کا نام کدعہ (دال کے ساتھ) نہیں بلکہ کرعہ (ر کے ساتھ) لکھا ہے اور کرعہ یمن کی ایک بستی کا نام ہے نہ کہ قادیان ضلع گورداسپور کا...... اسلئے مرزا غلام احمد اور قادیانی مبلغین کا یہ دعوی کہ اس سے مراد قادیان ہے اور مرزا غلام احمد مہدی معہود ہے ہرگز صحیح نہیں ہے۔

ہم یہ بیان اس صورت میں دے رہے ہیں جب یہ روایت اصول محدثین کی رو سے صحیح ثابت ہو جائے ورنہ روایت کا حال یہ ہے کہ اس میں خیر سے عبدالوہاب بن الضحاک نامی ایک روای موجود ہیں جس کے متعلق امام ابوحاتم کہتے ہیں کہ وہ جھوٹ بولتا تھا محدث شہیر امام نسائی نے اسے متروک کہا ہے اور امام دار قطنی اس راوی کو منکر الحدیث کہتے ہیں۔

کذبہ ابوحاتم وقال النسائی وغیرہ متروک وقال الدارقطنی منکر الحدیث (میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۶۰)

اس سے آپ قادیانی استدلال کی حقیقت معلوم کر سکتے ہیں کہ انہوں نے منکر الحدیث اور متروک راویوں کے سہارے اپنا مہدی کھڑا کیا ہوا ہے۔ سو مرزا غلام احمد کو مہدی موعود ثابت کرنے کیلئے قادیانیوں کا یہ استدلال بالکل بے وزن ہے۔

مرزا غلام احمد کے مہدی ہونے کی تیسری قادیانی دلیل

مرزا غلام احمد نے ایک اور حدیث سے اپنا مہدی ہونا پیش کیا ہے اسے بھی دیکھئے اس نے لکھا

بڑی توجہ دلانے والی بات یہ ہے کہ خود حضورﷺ نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وہی زمانہ قرار دیا ہے جس میں ہم ہیں اور چودھویں صدی کا اس کو مجدد قرار دیا ہے...... یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ چودھویں صدی کے سر پر ملک ہند میں ایک عظیم الشان مجدد پیدا ہونے والا ہے (نشان آسمانی ص ۱۰)

اسی کتاب کی یہ عبارت بھی دیکھئے

چودھویں صدی کا مہدی جس کا نام سلطان المشرق ہے خصوصیت کے ساتھ احادیث میں بیان کیا گیا ہے (ایضاص ۲۰)

الجواب......مرزا غلام احمد کا حدیث کے نام سے یہ بات کہنا جھوٹ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں نہیں ہے کہ مہدی چودھویں صدی میں آئے گا اور ہندوستان میں آئے گا اگر مرزا طاہر اپنے مبلغین سے حضور کی یہ حدیث ڈھونڈ کر پیش کریں تو ان کو دیکھا جاسکتا ہے یقین مانئے کہ حدیث کی کسی کتاب میں امام مہدی کے بارے میں یہ بات موجود نہیں ہے یہ مرزا صاحب کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء ہے کہ امام مہدی چودھویں صدی میں آئے گا اور پنجاب میں ہوگا اور اسے لوگ ردد گوپال کہیں گے افسوس کہ قادیانی عوام مرزا غلام احمد کے جھوٹ پر جھوٹ کو گوارا کئے ہوئے ہیں اور ایک جھوٹے کو خدا کا نبی قرار دیتے ان کو ذرا بھی حیاء نہیں آتی۔

مرزا غلام احمد کا یہ کہنا کہ

حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ امام مہدی کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں ان کے تین سو تیرہ اصحاب کے نام درج ہونگے (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۰)

ہرگز صحیح نہیں کسی صحیح حدیث میں یہ بات نہیں ہے دلچسپ بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنے جن تین سو تیرہ افراد کے نام ایک کتاب میں لکھ کر اس کو اپنی مہدویت کی دلیل بنایا ان میں سے کئی اس کے منکر ہو کر اسے چھوڑ گئے تھے اور کھلے عام مرزا غلام احمد کو کذاب حرام خور اور فریبی کہتے تھے اور مرزا غلام احمد ان کے سامنے آنے کی کبھی جرات نہ کرتا تھا۔

مرزا غلام احمد دعوی مہدویت سے دستبردار

جب مرزا غلام احمد علماء اسلام کے سامنے اپنے مہدی ہونے کے دلائل دینے میں ناکام ہوگیا تو بجائے اس کے کہ وہ مہدویت کا غلط دعوی چھوڑ دیتا اس نے ایک قدم اور آگے بڑھالیا اور کہا کہ اب وہ مہدی معہود نہیں بلکہ مسیح موعود (یعنی حضرت عیسی) ہونے کا مدعی ہے اور یہ درجہ مہدی کے درجہ سے اونچا ہے وہ لکھتا ہے

میرا یہ دعوی نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمة و من عترتی وغیرہ ہے بلکہ میرا دعوی تو مسیح ہونے کا ہے اور مسیح کیلئے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ سے ہوگا (ضمیمہ براہین ۳۶۵ ج ۲۱)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اب تک مرزا غلام احمد کا مہدی ہونے کے متعلق جو دعوی تھا وہ اس سے دستبردار ہوگیا ہے اور اب اسکا دعوی مسیح موعود ہونے کا ہے یہ دن بھر کے کاتے ہوئے سوت کو شام کے وقت تار تار کرنے کا عبرتناک منظر نہیں تو اور کیا ہے؟

مرزا غلام احمد کا احادیث مہدی سے دست بردار ہونا

مرزا غلام احمد جب تک مہدی ہونے کا مدعی رہا مہدی کے متعلق ساری حدیثیں صحیح تھیں بلکہ اس کیلئے جھوٹی روایت بھی پیش کرنا کوئی جرم نہ تھا مگر جب وہ مہدی ہونے کے معیار پر پورا نہ اتر سکا تو جھٹ مسیح ہونے کا مدعی ہوگیا اور اب اس کے نزدیک مہدی کے متعلق ساری روایات اس لائق نہیں رہی کہ اسے قبول کیا جائے اس نے لکھا

وعجب الاخر انهم ينتظرون المهدى مع انهم يقرؤن فى صحيح ابن ماجه والمستدرك حديث لامهدى الا عيسى يعلمون ان الصحيحين قد تركا ذكره لضعف احاديث سمعت فى امره ويعلمون ان احاديث ظهور المهدى كلها ضعيفة مجروحة بل بعضها موضوعة ماثبت منها شئى ثم يصرون على مجيئة كانهم ليسوا بعالمين (حمامة البشری ۷۰ص ۲۳۶ ج ۷)

مرزا غلام احمد کہتا ہے

مہدی کے متعلق جس قدر احادیث اس قسم کی ہیں وہ محدثین نے مجروح قرار دی ہیں صرف ایک حدیث لامہدی الاعیسی ہے (ملفوظات ص ۱۱۲ ج ۸)

اس نے یہ بھی لکھا

مہدی کی حدیثیں سب ناقابل اعتبار اور قرآن شریف کے خلاف ہیں ان میں اگر صحیح حدیث ہے تو یہی ہے کہ لامھدی الاعیسی (اخبار الحکم ۲۳ جولائی ۱۹۰۰ء کالم ۲ ص ۵)

مرزائی پاکٹ بک کے مؤلفین لکھتے ہیں

محدثین نے باب مہدی کی سب احادیث کومجروح قرار دیا ہے لیکن ایک حدیث صحیح ہے لامہدی الاعیسی (پاکٹ بک ص ۳۵۴)
قادیانیوں میں کوئی پڑھا لکھا ہے تو وہ مرزا غلام احمد اور قادیانی مبلغین کی تضاد بیانیوں کو ملاحظہ کرے جب اسے مہدی بننا تھا تو جھوٹی روایتیں قابل تسلیم ہی نہیں قابل استدلال بھی تھیں اور جب اس دعوی سے نکلنا تھا تو اب صحیح روایتیں مجروح ہوجاتی ہیں اور انتہائی ساقط الاعتبار درجے کی روایت صحیح حدیث بن جاتی ہے اور سنن ابن ماجہ کی یہ روایت نہ صرف یہ کہ قابل استدلال بن جاتی ہے بلکہ ابن ماجہ کا نام تک صحیح ابن ماجہ لکھ دیا جاتا ہے تاکہ عام آدمی پر اس نام کا رعب پڑ جائے اور وہ سمجھ بیٹھے کہ یہ روایت جب ایک صحیح کتاب میں ہے تو وہ بالکل صحیح ہوگی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔
جہاں تک روایت لامہدی الاعیسی کا تعلق ہے ہم اس پر آگے گفتگو کریں گے یہاں صرف یہ بتانا ہے کہ قادیانیوں کا تصور مہدی کس طرح تیار ہوتا ہے اور وقت آنے پر کس طرح چور چور ہوتا ہے
مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کے بعد اسکی جماعت دو حصوں میں تقسیم ہوئی قادیان کا گروہ مرزا بشیر الدین محمود کے ہاتھ رہا جبکہ دوسرے گروہ کی قیادت مولوی محمد علی لاہوری نے اپنے ہاتھ لی لاہوری گروہ ظاہرا اس بات کا قائل ہوا کہ وہ مرزا غلام احمد کو مجدد اور مہدی مانتا ہے تاہم سوال یہ ہے کہ یہ لوگ کن دلائل کی بنیاد پر مرزا صاحب کو مہدی تسلیم کرتے ہیں؟ امام مہدی کے بارے میں جو تصور حدیث میں موجود ہے وہ تو مرزا غلام احمد بیک قلم مسترد کر چکا اور ان سب روایات کو ناقابل اعتبار اور خلاف قرآن کہہ چکا ہے تو لاہوریوں کا مرزا غلام احمد کو مہدی ماننا خود اپنی جگہ ایک غلط عقیدہ ٹھہرا یعنی آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔اب بھی جو مرزائی مرزا غلام احمد کو مہدی مانتے ہیں اور اپنی تحقیق کی رو سے ان حدیثوں کو درست سمجھتے ہیں تو بھی یہ سوال اپنی جگہ قائم ہے کہ حدیث میں مہدی کے بارے میں دی جانے والی نشانیاں اور صفات کیا مرزا قادیانی میں پائی گئی ہیں؟ کیا مرزا غلام احمد کا نام اسکے باپ نے محمد رکھا تھا؟ کیا مرزا کے باپ کا نام عبداللہ تھا؟ کیا مرزا غلام احمد حضور ﷺ کے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا؟ کیا وہ حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے تھا؟ کیا مرزا غلام احمد کو کبھی حرمین جانے کا موقع ملا تھا؟ مرزا غلام احمد کا دور برکت کا رہا یا بے برکتی کا رہا؟ اسکے زمانے میں امن وسکون رہا یا ہر طرف بے سکونی اور بے چینی کی فضاء رہی؟ کیا کبھی مرزا غلام احمد کو حاکمیت نصیب ہوئی؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر مرزائیوں کا یہ کہنا کہ مرزا غلام احمد وہی مہدی معہود تھا جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

ظہور امام مہدی کے انکار کی ایک نئی راہ

بعض لوگ (جنہیں جدید تعلیم یافتہ ہونے پر بڑا ناز ہے) ظہور مہدی کے بارے میں اس بیان کو تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو حدیث کی مختلف کتابوں میں آئے ہیں ان کا موقف یہ ہے کہ ظہور مہدی کا مسئلہ اگر اتنا ہی اہم تھا تو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ضرور بیان ہوتا حدیث کی ان دو بڑی کتابوں میں اس پر کسی حدیث کا نہ ہونا بتاتا ہے کہ اسلام میں یہ مسئلہ اتنا اہم نہیں ہے۔
جوابا گذارش یہ ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں وہ یہ نہیں سوچتے کہ اگر یہ مسئلہ بخاری اور مسلم میں ہوتا تو کیا اسے یہ لوگ مان لیتے؟ اور پھر ان سے کوئی پوچھتا کہ اس مسئلے کی اہمیت اگر اتنی ہی تھی تو قرآن میں اسکا ذکر کیوں نہیں آیا؟ تو یہ نام نہاد مفکرین انہیں کیا جواب دیتے؟
ہم نے اس کتاب کے آخر میں اس پر تفصیلی گفتگو کی ہے اور بتایا کہ کسی حدیث کا بخاری اور مسلم میں نہ ہونا اس بات کو ہرگز مستلزم نہیں کہ یہ مسئلہ یا یہ عقیدہ صحیح نہیں اسلام کے بہت سے اہم مسائل حدیث کی ان دو بڑی کتابوں میں نہیں تو کیا اسکا یہ مطلب لیا جائے گا کہ اب ان مسائل کی کوئی اہمیت نہیں رہی افسوس کہ جماعت اسلامی کے بانی اور رہنما مولانا مودودی صاحب اتنی بات بھی نہ سمجھ پائے اور محض اس بات پر کہ بخاری اور مسلم اور مؤطا مالک میں چونکہ ظہور مہدی کا کوئی بیان نہیں ہے خوامخواہ مسلمانوں کے ذہن میں تشکیک کا بیج بویا۔مولانا موصوف لکھتے ہیں

> جو شخص دینی علوم میں کچھ بھی نظر اور بصیرت رکھتا ہے وہ ایک لمحہ کیلئے بھی یہ باور نہیں کرسکتا کہ جس مسئلے کی دین میں اتنی اہمیت ہوا سے محض اخبار آحاد پر چھوڑا جاسکتا تھا اور اخبار آحاد بھی اس درجہ کی امام مالک اور امام بخاری اور امام مسلم جیسے محدثین نے اپنی احادیث کے مجموعوں میں سرے سے انکا لینا ہی پسند نہ کیا ہو (رسائل ومسائل ج ا ص ۵۸)

آپ مولانا موصوف کی مذکورہ بالا عبارت پھر ایک بار پڑھیں اور غور سے پڑھیں اور سوچیں کہ اسلام کی پندرہ صدیوں میں جن مفسرین محدثین علماء اور متکلمین نے امام مہدی اور ظہور مہدی سے متعلقہ روایات کو نہ صرف یہ کہ قبول کیا بلکہ اسے جزم کے ساتھ بیان کیا اور اسے تواتر کی حیثیت دی کیا وہ سارے کے سارے دینی علوم میں نظر وبصیرت سے بالکلیہ خالی تھے؟ کیا انہیں اتنی بھی عقل نہ تھی کہ وہ جس مسئلے کو اپنی حدیث کی کتاب میں نقل کر رہے ہیں اور اس پر باب باندھ رہے ہیں وہ تو سب بے بنیاد باتیں ہیں یہ صرف اخبار آحاد ہیں اور اسے امام بخاری اور امام مسلم اور امام مالک نے نہیں لیا۔
کیا یہ بات امام بخاری کے شاگرد امام ترمذی پھر امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ کو معلوم نہ تھی اور کیا دوسرے محدثین بھی نظر وبصیرت سے اتنے کورے تھے کہ انہیں اتنا بھی معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کیا لکھ رہے ہیں؟
کیا امام ابوداؤد نے اپنی سنن ابی داؤد میں ﴿کتاب المهدی﴾ حضرت امام ترمذی نے جامع ترمذی میں ﴿باب ماجاء فی المهدی﴾ امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ﴿باب خروج المهدی﴾ امام محدث عبدالرزاق (۲۱۱ھ) نے المصنف میں ﴿باب المهدی﴾ اور امام بیہقی نے المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی الموصلی میں ﴿باب ماجاء فی المهدی﴾ حضرت امام خطابی (۳۸۸ھ) معالم السنن شرح سنن ابی داؤد میں ﴿کتاب المهدی

ﷺ کا عنوان نہیں باندھا؟
حدیث کا طالب علم اس بات سے ناواقف نہیں کہ امام بخاری اور امام مسلم نے نہ تو ساری صحیح احادیث اپنی صحیح میں جمع کی ہیں اور نہ ہی انہوں نے اسکا کبھی دعوی کیا ہے بلکہ بعد کے محدثین نے صریح لفظوں میں کہا ہے کہ ان دونوں بزرگوں نے اسکا اہتمام نہ کیا تھا حافظ ابن صلاح نے علوم الحدیث میں ...... امام نووی نے شرح مسلم میں ...... حافظ ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری میں اس کو بیان کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں درج شدہ احادیث کے علاوہ بھی احادیث کی ایک بڑی تعداد صحیح ہیں اگر یہ بات مولانا مودودی صاحب کو معلوم نہ ہوسکی تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔
مولانا موصوف اگر صحیح بخاری میں مروی نزول عیسی کی روایت (ج ا ص ۴۹۰) کے الفاظ وامامکم منکم اور صحیح مسلم ج ا ص ۸۷ کی روایت کے الفاظ فیقول امیرهم ہی دیکھ لیتے تو انکی حیرت ختم ہوجاتی اور انہیں اتنی دور کی کوڑی لانے کی ضرورت ہی نہیں رہتی محدث شہیر حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنیؒ بخاری اور مسلم کے ان الفاظ پر لکھتے ہیں۔

اب بحث طلب بات صرف یہ رہتی ہے کہ یہ امام اور رجل صالح کیا وہی مہدی ہی ہیں یا کوئی دوسرا شخص ہے ظاہر ہے کہ دوسری روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس امام اور رجل صالح سے مراد ہی امام مہدی ہیں تو پھر امام مہدی کی آمد کا ثبوت خود صحیحین (یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم) میں ماننا پڑے گا اسکے بعد آپ وہ روایات ملاحظہ فرماویں جن میں یہ مذکور ہے کہ یہاں امام سے مراد امام مہدی ہی ہیں
واضح رہے کہ حضرت عیسی کے نزول کے زمانے میں کسی امام عادل کا موجود ہونا جب صحیحین (یعنی بخاری اور مسلم) سے ثابت ہے اور اس دعوی کیلئے کوئی ضعیف حدیث بھی موجود نہیں کہ وہ امام امام مہدی نہ ہونگے بلکہ کوئی اور امام ہوگا تو اب اس امام کے امام مہدی ہونے کے انکار کیلئے کوئی معقول وجہ نہیں ہے بالخصوص جبکہ دوسری روایات میں اسکے امام مہدی ہونے کی تصریح موجود ہے اسکے ساتھ جب صحیح مسلم کی دوسری حدیثوں میں امام کے صفات وہی ہیں جو حضرت امام مہدی کی صفات ہیں تو پھر ان حدیثوں کو بھی امام مہدی کی آمد کا ثبوت تسلیم کر لینا چاہیئے اسکے علاوہ حدیثوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جو اگرچہ بلحاظ اسناد ضعیف سہی لیکن صحیح وحسن حدیثوں کے ساتھ ملا کر وہ بھی امام مہدی کی آمد کی حجت کہا جاسکتا ہے (ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۳۹۸)

صحیح مسلم کی حدیثوں میں حضرت عیسی علیہ السلام کے دور میں ایک امام اور خلیفہ اور اسکی صفات کا ذکر موجود ہے اور یہ وہ روایات ہیں جنہیں امام مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کی ہیں اب سوال یہ ہے کہ وہ خلیفہ اور امام کون ہے؟ حضرت مولانا موصوف اس پر لکھتے ہیں

گفتگو ہے تو صرف اس میں کہ یہ خلیفہ کیا امام مہدی ہیں یا کوئی دوسرا خلیفہ۔ دوسرے نمبر کی حدیثوں میں یہ تصریح موجود ہے کہ یہ خلیفہ امام مہدی ہونگے ہمارے نزدیک صحیح مسلم کی حدیثوں میں جب اس خلیفہ کا تذکرہ آچکا ہے تو پھر دوسرے نمبر کی حدیثوں میں جب وہی تفصیلات اسکے نام کے ساتھ مذکور ہیں تو ان کو بھی صحیح مسلم ہی کی حدیثوں کے حکم میں سمجھنا چاہیئے اسلئے اب اگر یہ کہہ دیا جائے کہ امام مہدی کا ثبوت خود صحیح مسلم میں موجود ہے تو اسکی گنجائش ہے مثلا جب صحیح مسلم میں موجود ہے کہ عیسی علیہ السلام جب اتریں گے تو اس وقت مسلمانوں کا ایک امیر امامت کیلئے مصلے پر آچکا ہوگا تو اب جن حدیثوں میں اس خلیفہ کا نام امام مہدی بتایا گیا ہے یقیناً وہ اسی مبہم خلیفہ کا بیان کہا جائے گا یا مثلا صحیح مسلم میں ہے کہ آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو بے حساب مال تقسیم کرے گا تو اب اگر دوسری حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مال کی یہ داد و دہش امام مہدی کے زمانے میں ہوگی تو صحیح مسلم کی اس حدیث کا مصداق امام مہدی کو قرار دینا بالکل بجا ہوگا اسی طرح جنگ کے جو واقعات صحیح مسلم میں ابہام کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں اگر دوسری حدیثوں میں وہی واقعات امام مہدی کے زمانے میں ثابت ہوتے ہیں تو یہ کہنا بالکل قرین قیاس ہوگا کہ صحیح مسلم میں جنگ کے جو واقعات مذکور ہیں وہ امام مہدی ہی کے دور کے واقعات ہیں (ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۳۷۸)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث میں موجود الفاظ امامکم اور امیرهم سے محدثین نے کیا سمجھا ہے اسے دیکھئے اور فیصلہ کیجئے کہ حضرت امام مہدی کی پیشگوئی خود صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اشارۃً نہیں ملتی؟ حضرت علامہ ابی مالکی (۸۲۷ھ) شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں

یعنی الامام المهدی الآتی فی آخر الزمان الذی صح فیه حدیث الترمذی من طریق ابن مسعود۔ الخ۔ (اکمال اکمال المعلم ج ا ص ۲۶۸)

علامہ قاضی ابوبکر بن العربی نے عارضۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی میں بھی یہ بیان دیا ہے (دیکھئے عارضۃ الاحوذی ج ۹ ص ۷۸)
علامہ نور الحق محدث دہلوی شرح بخاری میں امامکم منکم کے تحت لکھتے ہیں

صحیح یہ ہے کہ مراد امامکم منکم سے حضرت مہدی ہیں (تیسیر القاری ج ۳ ص ۳۴۶)

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی امیرهم کا معنی یہ لکھتے ہیں

هو امام المسلمین المهدی الموعود المسعود (فتح الملہم ج ا ص ۳۰۳)

اب اگر کوئی شخص اسی ایک لکیر کو پیٹتا رہے کہ جب تک بخاری مسلم اور مؤطا مالک میں یہ بات نہ ہوگی میں تسلیم نہیں کروں گا تو پھر اسے صرف ظہور مہدی کا مسئلہ ہی کیوں قابل اعتراض نظر آرہا ہے اور بھی بہت سے مسائل ایسے ہیں جو ان دو کتابوں میں نہیں تو کیا ان سے بھی اسلئے ہاتھ اٹھا دینے چاہیئے کہ وہ ان کتابوں میں موجود نہیں ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے جب ظہور مہدی کے عقیدہ سے کروٹ بدلی تو اس نے بھی یہی راہ اختیار کی تھی کہ بخاری ومسلم نے اس کا

کوئی ذکر نہیں کیا ہے۔مرزا غلام احمد کا بیان ہم اوپر درج کر آئے ہیں اسے پھر دیکھ لیں

و یعلمون ان الصحیحین قد ترکا ذکرہ لضعف احادیث سمعت فی امرہ ویعلمون ان احادیث ظہور المہدی کلہا ضعیفة مجروحة بل بعضہا موضوعة ماثبت منہا شئی ثم یصرون علی مجیئة کانہم لیسوا بعالمین (حمامة البشری ص۰۷ ص ۲۳۶ ج ۷)

اب آپ ہی فیصلہ کریں مرزا غلام احمد کا یہ بیان کیا لائق تسلیم ہوسکتا ہے؟نہیں ہرگز نہیں۔

حضرت امام مہدی علیہ الرحمة اور انکے ظہور کے متعلق تین عقائد ونظریات تفصیل کے ساتھ آپ کے سامنے لانے کی ضرورت اسلئے تھی کہ آپ انہیں نقل وعقل کے ترازو پر تول سکیں اور فیصلہ کرسکیں کہ یہ مذکورہ نظریات قرآن وحدیث کے ساتھ کہاں تک مطابقت رکھتے ہیں۔؟

رہا اہل سنت والجماعت کا عقیدہ تو انشاء اللہ آپ قرآن وحدیث آثار صحابہ اور اساطین دین کے بیانات کی رو سے ملاحظہ کریں گے جس سے آپ کو یہ سمجھنے اور فیصلہ کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی کہ حضرت امام مہدی اور انکے ظہور کے متعلق اہل سنت والجماعت کا مسلک و مذہب بہت واضح اور منقح ہے یہی عقیدہ ہمارے اسلاف کا رہا اور اسی پر ہمیں رہنے کی تعلیم دی گئی ہے ظہور مہدی کے بارے میں افراط کی راہ چلنے والے بھی راہ سے بچل گئے اور تفریط کی راہ اپنانے والے بھی اپنی راہ چھوڑ گئے یہ شرف صرف اہل سنت والجماعت کو حاصل ہے کہ اس نے اس معاملے میں اعتدال کی راہ اپنائی ہے اور اس سلسلے میں پیش آنے والے اشکالات اور شبہات کے مدلل جوابات دئے ہیں فجزاہم اللہ احسن الجزاء

سو یہ کوئی مناسب راہ تو نہیں کہ بعض جہلاء کے غلط عقائد ونظریات کی تردید میں ایک ثابت شدہ حقیقت کا انکار کردیا جائے۔

ناسپاسی ہوگی اگر راقم الحروف محترم مولانا محمد سہیل بن عبدالرحمٰن یعقوب باوا کا شکریہ ادا نہ کرے کہ جن کے کہنے پر یہ تحریر معرض وجود میں آئی ہے ایک گفتگو کے دوران موصوف کہنے لگے کہ جس طرح حضرت عیسی علیہ السلام کے حالات زندگی پر کتاب لکھی گئی ہے اسی طرح حضرت امام مہدی کے حالات پر بھی تمہاری کوئی کتاب آجائے تو بہت فائدہ ہوگا چنانچہ انکی بات دل کو لگی اور اللہ کا نام لے کر اسی وقت اس پر لکھنا شروع کردیا اللہ کی توفیق اور اسکا فضل شامل حال رہا کہ ہفتہ عشرہ میں یہ رسالہ تیار ہوگیا طباعت میں تاخیر کی وجہ راقم کا بیرون ملک سفر تھا ورنہ یہ بہت پہلے زیور طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کی خدمت میں پیش کردی جاتی۔

اللہ رب العزت ہماری اس محنت کو اپنے حضور قبولیت نصیب فرمائے اور حضرت امام مہدی کے بارے میں راہ بچلنے والے لوگوں کیلئے اسے ہدایت کا ذریعہ بنائے آمین

فقط...... محمد اقبال رنگونی
عفا اللہ عنہ

حضرت امام مہدی

علیہ الرحمة والرضوان

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے قریب پیش آنے والے جن واقعات اور حوادث کی خبر دی ہے اسے صحابہ کرام نے دینی امانت سمجھتے ہوئے پوری ذمہ داری کے ساتھ آگے بیان کردیا اور حدیث کی کتابوں میں یہ پیشگوئیاں کہیں اجمال کی صورت میں اور کہیں تفصیل سے نقل ہوئیں ہیں پھر ان میں سے کچھ علامتیں آپ ﷺ نے ایک ساتھ بیان فرمائی ہیں اور کبھی ان علامات کو الگ الگ اوقات میں بھی بیان فرمایا اسی طرح اللہ کے بتانے پر آپ نے بہت سے اور بھی حوادث اور علامات قیامت بیان فرمائے

قرب قیامت کی ان علامتوں میں سے ایک علامت مسلمانوں کے مجمع علیہ حکمراں امام مہدی علیہ الرحمة والرضوان کی بھی ہے اس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے حدیث کی کتابوں میں حضرت امام مہدی کا ذکر قرب قیامت پیش آنے والی علامتوں میں ملتا ہے اس سے مسلمانوں کے ذمہ ہوا کہ وہ ان احادیث کی رو سے اس آنے والے شخص پر ایمان لائیں اور جن علامتوں سے اسکی خبر دی گئی ہے ان علامتوں کی روشنی میں اسے جانیں اور پہچانیں اور جن لوگوں نے غلط طور پر اپنے آپ کو مہدی منتظر کہا ان سے پوری طرح بچ سکیں پھر جب امام مہدی ظہور کریں اور یہ علامتیں ان میں پائی جائیں تو ان کو تسلیم کریں اور انکے مبارک ہاتھ پر بیعت کرکے ان کے ساتھ ہوجائیں کہ اب نصرت الٰہی ان کے ساتھ ساتھ ہوگی اور انکی جماعت اپنے وقت میں خدا کی

جماعت ہوگی اوراس جماعت پر خدا کا سایہ ہوگا

آیئے ہم قرآن وحدیث اور جلیل القدر علماء ومحدثین کے بیانات کی رو سے حضرت امام مہدی کا ذکر خیر دیکھیں اور سوچیں کہ اگر حضرت امام مہدی کا قرب قیامت آنا ایک بناوٹی بات ہوتی تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس صراحت کے ساتھ ان کا تذکرہ فرماتے اور علمائے امت اسے اپنی پوری تفصیل کے ساتھ کبھی قبول کرتے اور اس پر بطور عقیدہ کے ایمان لانے کو ضروری بتاتے۔ان حضرات کا اسے تسلیم کرنا اور اس کے ہر پہلو کو چھان پھٹک کر دیکھنا اور پھر کہنا کہ یہ خبر اور پیشگوئی صحیح ہے اور قرب قیامت اسکا ظہور ہو کر رہے گا تو پھر یہ مانے بغیر چارہ نہیں کہ اسلام میں اسکی اہمیت غیر معمولی ہے اسکی علمی حیثیت بھی ہے اور سیاسی بھی بلکہ بعض اکابر تو قرآن کریم سے ظہور مہدی کے اشارات فراہم کرتے ہیں

حضرت امام مہدی کے لئے قرآن کے اشارات

قرآن کریم میں قرب قیامت پیش آنے والے بعض حالات اور بعض علامتیں صاف صاف بیان کردی گئی ہیں اور بعض علامتوں کے اشارے کئے گئے ہیں حضرت امام مہدی کا قرب قیامت آنے کا ذکر کھلے لفظوں میں نہیں قرآن میں صرف اشارۃ موجود ہے۔اللہ تعالی یہود ونصاری اور مشرکین کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

لهم فی الدنیا خزی ولهم فی الاخرة عذاب عظیم (پ۱۱البقرۃ۱۱۴)

(ترجمہ) انکے لئے ہے دنیا میں ذلت اور آخرت میں بڑا عذاب ہے

بعض آثار سے پتہ چلتا ہے کہ ہدایت تاریخ کے مختلف ادوار میں بھی ظاہر ہوا کرے گی اور وہ بھی امام مہدی کا ہی ایک نشان ہوگا تاہم وہ مہدی منتظر جو قیامت کی علامت ہونگے وہ وہ شخصیت ہونگے جن کے سامنے حضرت عیسی بن مریم آسمان سے اتریں گے اس صورت میں خزی یہود سے مراد انکی وہ خزی ہوگی جس میں وہ بطور ایک ملت کے دنیا سے ختم ہو جائیں گے اور دنیا میں صرف ایک ہی دین ہوگا اور وہ ملت اسلامی ہوگی۔

حضرت امام محمد ابن جریر طبری (۳۱۰ھ) اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں

عن السدی فی قوله تعالی لهم فی الدنیا خزی قال اما خزیهم فی الدنیا فانه اذا قام المهدی وفتحت القسطنطنية قتلهم فذلك الخزی (جامع البیان ج ا ص ۵۰۱۔العرف الوردی ص ۵۷ لامام السیوطی)

حضرت امام سدی نے اسکا معنی یہ بیان کیا ہے کہ ان کی دنیا میں ذلت ورسوائی اس وقت ہوگی جب امام مہدی کا ظہور ہوگا قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا اور وہ آپ کے ہاتھوں برباد ہو جائیں گے یہ انکی ذلت ورسوائی ہوگی۔

اس میں اس بات کا بھی اشارہ نکلتا ہے کہ ایک وقت قسطنطنيه پھر سے مغربی تہذیب کا گہوارہ بن جائے گا اور اب اس کی اصلاح حضرت مہدی کے ظہور پر ہوگی

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی (۶۷۱ھ) امام سدی اور امام قتادہ سے نقل کرتے ہیں

الخزی لهم فی الدنیا قیام المهدی وفتح عموریه ورومية وقسطنطنيه وغیره ذلك من مدنهم علی ماذکرناه فی کتاب التذکرة (تفسیر قرطبی ج ۲ ص ۵۵)

دنیا میں ان لوگوں کی ذلت ورسوائی امام مہدی کے ظاہر ہونے پر ہو کر رہے گی جب آپ انکے علاقوں عموریہ رومیہ اور قسطنطنیہ وغیرہ کو فتح کرلیں گے اسکی تفصیل ہم نے اپنی دوسری کتاب التذکرہ میں کی ہے۔

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ قسطنطنيهکی پہلی فتح میں یہود کی رسوائی اس سطح پر نہ ہوئی تھی جس کی یہ روایات خبر دے رہی ہیں سو یہ اس وقت ہوگا جب حضرت مہدی قرب قیامت ظاہر ہونگے اور آپ کے ہاتھوں انکی رسوائی ہوگی۔

حضرت علامہ حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) غیر معروف مفسر نہیں آپ اپنی تفسیر میں امام سدی عکرمہ اور وائل بن داؤد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے خزی فی الدنیا کی تفسیر خروج مہدی سے کی ہے اور اس بات کو صحیح قرار دیا ہے کہ دنیا میں انکی ذلت ورسوائی اس سب کچھ سے بھی زیادہ اور عام ہوگی۔آپ لکھتے ہیں۔

وفسر هولاء الخزی فی الدنیا بخروج المهدی عند السدی وعکرمه ووائل بن داؤد (تفسیر ابن کثیر ص ۱۰۰)

دنیا کی رسوائی سے مراد امام مہدی کے زمانے میں ان لوگوں کی رسوائی بھی ہے اور جزیہ کی ادائیگی بھی ہے (تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۱۷۱)

علامہ قاضی شوکانی (۱۲۵۰ھ) نے بھی اس آیت کے ذیل میں یہی بیان دیا ہے (دیکھئے فتح القدیر) اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرب قیامت تمام اسلام دشمن قوتیں بالخصوص یہودی انتہائی ذلت ورسوائی سے دوچار ہونگے یہ وہ دور ہوگا جس میں حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت امام مہدی علیہ الرحمۃ دونوں اکٹھے ہونگے اور اسلام کا جھنڈا ہر چہار جانب پوری قوت سے لہرا رہا ہوگا۔قرآن کریم کی آیت لیظهره علی الدین کله کے ذیل میں تفسیر ابن جریر کے حوالہ سے معروف قادیانی مبلغ قاضی نذیر تسلیم کرتا ہے کہ یہ غلبہ امام مہدی کے آنے پر ہوگا

هذا عند خروج المهدی کہ اسلام کا یہ غلبہ تمام ادیان پر امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا

مفسرین کے ان بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ قرب قیامت حضرت امام مہدی کے ظہور کی خبر صحیح ہے اور اسکے اشارے قرآن کریم میں بھی ملتے ہیں اگر حضرت امام مہدی کے ظہور کا قصہ بے اصل ہوتا یا یہ چودھویں صدی کیلئے کوئی من گھڑت کہانی ہے تو آپ ہی بتائیں اپنے وقت کے جلیل القدر مفسرین اور محدثین کبھی کھل کر کہتے کہ قرآن میں امام مہدی کے ظہور کے اشارے موجود ہیں۔

حضرت امام مہدی احادیث کی رو سے

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام مہدی کے قرب قیامت ظہور کرنے کی جو خبر دی ہے وہ متعدد احادیث میں موجود ہے حضور نے آپ کا ذکر بار بار کیا ہے اور ان سے متعلق بہت سے امور کی پیشگوئی فرمائی ہے اور اسکے مختلف پہلو بیان کئے ہیں۔ کیا حضور ﷺ نے آپ کا نام آپ کی ولدیت آپ کا حلیہ آپ کا مقام ظہور آپ کے دور کے حالات تک بیان نہیں کئے؟ یہ کیوں؟ تا کہ انکے پہچاننے میں کوئی شخص تذبذب میں نہ رہے اور کسی جھوٹے مہدی کے کسی جھوٹے خلیفہ کا شکار نہ ہو سکے۔

حضرت امام مہدی کا نسب نامہ

حضرت امام مہدی کا نام کیا ہے اور آپ کس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اسے خود آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے آپ کی خبر سے بڑھ کر نہ کسی کا بیان درست ہو سکتا ہے نہ کسی خبر کی تائید کی جا سکتی ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لو لم يبق من الدنيا الا يوم واحد لطول الله ذالك اليوم حتى يبعث الله فيه رجلا منى او من اهل بيتى يواطئى اسمه اسي واسم ابيه اسم ابى (الحدیث) (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۵۱۲ جامع ترمذی ج ۲ ص ۴۶)

(ترجمہ) اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک ہی دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالی اسی دن کو دراز کر دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالی اس میں ایک آدمی بھیجے گا جو میرے خاندان سے ہوگا اسکا نام میرے نام پر ہوگا اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر دنیا کے ختم ہونے میں ایک رات بھی باقی رہ جائے تو بھی اس کا ظہور ہو کر رہے گا

عن ابن مسعود عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق من الدنيا الا ليلة لملك فيها رجل من اهل ابيتى (العرف الوردی ص ۵۹)

یہاں رجل سے مراد حضرت مہدی ہیں المراد المهدى (فیض القدیر ج ۵ ص ۴۴۲) سو اس حدیث میں حضور نے حضرت امام مہدی کا نام اور آپ کا خاندان واضح فرما دیا کہ اس شخص کا نام محمد ہوگا اور انکے والد کا نام عبداللہ ہوگا مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی اور مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ لکھتے ہیں کہ آپ کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا (ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۲ ۳۷۔ عقائد الاسلام ص ۱۲۸)

پھر آنخضرت ﷺ نے جس انداز میں یہ خبر دی ہے اس پر غور کریں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ حضرت امام مہدی کا قرب قیامت آنا یقینی ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری مہاجر مدنی شرح ابوداؤد میں لکھتے ہیں حضرت امام مہدی کا آنا یقینی اور پکی بات ہے اور ایسا ہو کر رہے گا

وحاصل معنى الحديث ان بعثه مؤكد يقينى لابد ان يكون ذلك
(بذل المجہود ج ۱۷ ص ۱۹۲)

حضرت امام مہدی کا خاندان

حضرت امام مہدی کس خاندان سے ہونگے اسے بھی مذکورہ روایت سے معلوم کیا جا سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہونگے۔ یعنی آپ کا اہل بیت سے ہونا بھی یقینی ہے۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

المهدى من عترتى من ولد فاطمه (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۲ جمع الفوائد ج ۲ ص ۵۱۲ سنن ابن ماجہ ص ۳۰۰)

(ترجمہ) مہدی میرے خاندان سے ہوگا یعنی حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہونگے

حضرت علی مرتضی کہتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

المهدى من اهل البيت (الحدیث) (سنن ابن ماجہ ص ۳۰۰)

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ انکا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ انکا آنا حق ہے اور وہ اہل بیت میں سے ہونگے آپ نے فرمایا

نعم هو حق وهو من بنى فاطمه (مستدرک حاکم ج۴ص ۶۰۱)

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں

کثير الاحاديث دالة على ان المهدى يكون من اهل البيت من ذرية فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا من ولد الحسن لا الحسين (تعلیق الصبیح ج۶ص ۱۹۶)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام مہدی کا خاندان رسالت میں سے ہونا یقینی ہے شارح مشکوۃ حضرت علامہ نواب قطب الدین محدث دہلوی یہ بھی لکھتے ہیں

حضور کے ارشاد میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ حضورﷺ کے ساتھ انکا تعلق صرف نسبی اور نسلی نہیں ہوگا بلکہ روحانی اور شرعی بھی ہوگا یعنی ان کا طور طریقہ اور انکے عادات و معمولات حضورﷺ کے طور طریقے اور آپ کے عادات و معمولات کے مطابق ہونگے (مظاہر حق ج۵ص ۴۰)

امام مہدی حضرت فاطمہؓ کے لخت جگر حضرت امام حسنؓ کی اولاد میں سے ہونگے محدث شہیر ملا علی قاری اور محدث جلیل حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنیؒ لکھتے ہیں کہ آپ باپ کی جانب سے حسنی ہونگے جبکہ ماں کی جانب سے حسینی ہونگے

والاولى ان يقال من ولدهما بان يكون من جهة الاب حسنيا ومن جهة الام حسينيا (بذل المجھود ج۱۷ص ۱۹۳۔ مرقات ج۱۰ص ۱۷۴۔ مظاہر حق ج۵ص ۴۰)

محدث شہیر حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ آپ حسنی اور حسینی نسبتوں کے حامل اور جامع ہونگے ويمكن ان يكون جامعا بين النسبتين الحسنين (مرقات ج۱۰ص ۱۷۴)

ایک ضعیف روایت میں انکا حضرت عباس کی نسل سے ہونا بھی بتایا گیا ہے بعض علماء نے لکھا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ آپ ماں کی جانب سے حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہونگے جبکہ باپ کی جانب سے حضرت عباس کے خاندان میں سے ہونگے اس لئے ان روایتوں میں کوئی تعارض نہیں رہتا تاہم صحیح یہ ہے کہ آپ حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہونگے کسی روایت میں یہ نہیں کہ آپ مغل خاندان سے ہونگے اور مرزا کہلائیں گے۔۔

حضرت علامہ حافظ ابن قیم حنبلی (۷۵۱ھ) نے حضرت امام مہدی کے حضرت امام حسنؓ کی اولاد ہونے میں ایک سر لطیف یہ بتایا ہے

وفى كونه من ولد الحسن سر لطيف وهو ان الحسن ترك الخلافة لله فجعل الله من ولده من يقوم بالخلافة الحق المتضمن الذى يملاء الارض وهذه سنة الله فى عباده انه من ترك لاجله شئيا اعطاه الله او اعطى ذريته افضل منه (المنار المنيف ص ۱۳۹)

حضرت مہدی کے امام حسن کی اولاد میں سے ہونے میں ایک غامض نکتہ یہ ہے کہ آپ نے اللہ کی رضا کیلئے خلافت چھوڑ دی سو اللہ تعالیٰ نے عالمی خلافت حقہ انکی نسل میں ٹھہرائی اللہ کی یہی سنت اس کے بندوں میں چلی آرہی ہے کہ جو کوئی اس کی رضا کیلئے کوئی چیز ترک کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے یا اس کی ذریت میں سے کسی کو اس سے بہتر چیز عطا فرمادیتے ہیں۔

حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی (۱۰۲۹ھ) نے فیض القدیر شرح جامع صغیر پر بھی یہ بات اپنے انداز میں بیان فرمائی ہے

محدث شہیر حضرت ملا علی القاری (۱۰۱۴ھ) نے بھی یہاں ایک بڑی نفیس بات لکھی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کو یہ سعادت عطا فرمائی کہ سب انبیاء بنی اسرائیل ان کی اولاد میں سے ہوئے اور ان کے دوسرے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہ شرف عظیم نصیب ہوا کہ ان کی اولاد میں صرف خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے سر پر ختم نبوت کا تاج سجایا گیا اور یہ ایک ہی ہیرا سب پر فائق و ممتاز ہوگیا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت امام حسین کو جب یہ سعادت عطا کی کہ اس امت کے اکثر اولیاء اور ائمہ آپ کی اولاد میں ہوئے تو حضرت امام حسن کو یہ شرف عطا کر دیا کہ ان کی اولاد میں حضرت امام مہدی پیدا فرمایا جو سب کے قائم مقام ہوکر خاتم الاولیاء ہوئے ملا علی قاری کی نفیس عبارت قابل ملاحظہ ہے

والاظهر انه من جهة الاب حسنى ومن جانب الام حسينى قياسا على ما وقع فى ولدى ابراهيم وهما اسمعيل واسحق عليهم الصلاة والسلام حيث كان انبياء بنى اسرائيل كلهم من بنى اسحق وانما نبئى من ذرية اسمعيل نبينا صلى الله عليه وسلم وقام مقام الكل وعم العوض وصار خاتم الانبياء فكذلك لما ظهرت اكثر الائمة وأكابر الامة من اولاد الحسين فناسب ان ينجبر الحسن بأن اعطى له ولد يكون خاتم الاولياء ويقوم مقام ساء الاصفياء على انه قد قيل لما نزل الحسن رضى الله عنه عن الخلافة الصورية كما فى ورد فى منقبته فى الاحاديث النبية أعطى له لواء الولاية المرتبة القطبية فالمناسب ان يكون من جملتها النسبة المهدوية المقارنة للنبوة العيسوية واتفاقهما على أعلاء كلمة الملة النبيوية على صاحبها ألوف السلام وآلاف التحية (مرقات ج ۱۰ص ۱۷۴)

شیعہ اور قادیانی حضرات کیلئے قابل غور لمحہ

جیسا کہ ہم مقدمہ میں یہ بیان کر آئے ہیں کہ شیعہ حضرات کا عقیدہ ہے کہ حضرت امام مہدی بارھویں امام کے طور پر پیدا ہوئے تھے اور دو سال کی عمر میں عراق کے ایک غار میں غائب ہوگئے تھے اور اب وہی قرب قیامت میں وہاں سے نکلیں گے جہاں تک انکے خاندان کا تعلق ہے شیعہ تسلیم کرتے ہیں کہ وہ حضور کے خاندان سے ضرور ہونگے لیکن افسوس کہ آنخضرت ﷺ نے آپکے والد محترم کا جو نام بتایا ہے یہ اسے تسلیم نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ امام مہدی کے باپ کا نام حسن عسکری ہے جبکہ حضور ﷺ نے امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ بتایا ہے اب آپ ہی غور کریں کہ کیا بارہ صدیوں پہلے کے امام قرب قیامت کے امام مہدی ہوسکتے ہیں اور شیعہ کے مفروضہ امام مہدی کو تسلیم کرنا کسی طور پر درست راہ ہوسکتی ہے؟

رہا قادیانیوں کا یہ دعوی کہ مرزا غلام احمد قادیانی وہی امام مہدی ہے جس کی خبر حدیث میں دی گئی ہے تو آپ ہی بتائیں کیا مرزا غلام احمد کا نام وہی ہے جو حضور نے ارشاد فرمایا اور کیا اسکے باپ کا نام غلام مرتضی اور اسکی ماں کا نام چراغ بی بی نہ تھا؟ اور کیا اسکا خاندان حضور کے بتائے ہوئے نام وخاندان سے الگ نہیں ہے؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر مرزا کا دعوی مہدویت جھوٹ اور قادیانیوں کا اسے امام مہدی ماننا ایک بڑی غلطی نہیں ہے تو اور کیا ہے، ہم اسکی تفصیل پہلے کر آئے ہیں۔ حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ (۱۳۴۶ھ) کی اس بات کا قادیانیوں کے پاس اگر کوئی جواب ہے تو پیش کرے

> حدیث میں امام مہدی کی چار علامتیں نہایت صاف طور سے مذکور ہیں (۱) یہ کہ وہ عرب کے بادشاہ ہونگے (۲) یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر کے لوگوں میں سے ہونگے یعنی حضرت حسن اور حضرت حسین کی اولاد میں ہونگے (۳) یہ کہ ان کا نام محمد ہوگا (۴) یہ کہ ان کے باپ کا نام عبداللہ ہوگا۔ قادیانیو اب بتاؤ کہ تمہاری عقل وفہم اور تمہارا علم اس میں تامل کرسکتا ہے کہ ان علامتوں میں سے ایک علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی عرب کے بادشاہ تو کیا ہوتے انہیں تو وہاں کا جانا بھی نصیب نہ ہوا حج سے بھی محروم رہے باوجودیکہ حج ان پر فرض تھا مگر انہوں نے اس فرض کو ادا نہیں کیا اپنے آپ کو خادم رسول اور عاشق رسول کہتے تھے مگر مدینۃ الرسول کی زیارت کو نہ گئے اور ہزاروں روپیہ مانگ مانگ کر منارہ وغیرہ پر صرف کردیا...... دوسری علامت یہ تھی کہ وہ اہل بیت رسول اللہ ﷺ اور بنی فاطمہ میں ہونگے اس کا نہ پایا بھی نہایت ظاہر ہے کیونکہ مرزا قادیانی تو درجہ دوم کے شیخ صدیقی یا فاروقی بھی نہیں ہین اہل بیت رسول ہونا تو بڑی دور کی بات ہے (دوسری شہادت آسمانی ص ۵۵)

حضرت امام مہدی کا حلیہ مبارک

حضرت امام مہدی کا حلیہ مبارک کیسا ہوگا اس کیلئے آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث دیکھئے حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

المھدی منی اجلی الجبھة اقنی الانف (ابوداؤد ج۲ ص۵۱۲)

حضرت مہدی مجھ سے ہونگے وہ کھلی پیشانی والے اور طویل اور باریک ناک رکھتے ہونگے

حضرت علی مرتضی کہتے ہیں کہ

المھدی فتی من قریش آدم ضرب من الرجال (منتخب کنزالعمال ج۶ ص۳۴ علی ھامش مسند احمد)

(ترجمہ) حضرت مہدی قریش کے نوجوان ہونگے اور چھریرے بدن کے آدمی ہونگے

حضرت حذیفہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مہدی ایک چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہونگے

المھدی رجل من ولدی وجھه کالکوکب الدری (العرف الوردی ص۶۶)

حضرت ابوامامہ سے مرفوع ایک روایت میں اس کے ساتھ یہ ارشاد گرامی بھی ملتا ہے کہ

فی خدہ الایمن خال اسود علیه عبایتان قطوانیتان (کنزالعمال ج۱۴ ص۲۶۸)

انکے دائیں گال پر سیاہ تل ہوگا اور وہ دو قطوانی عبائیں پہنے ہوئے ہوگا

ایک مرتبہ حضرت علی مرتضی نے اپنے بیٹے حضرت حسن کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے اسے سید فرمایا ہے اس کی اولاد میں ایک شخص ہوگا اسکا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی ﷺ کا ہے (یعنی محمد نام ہوگا) سیرت واخلاق میں میرے بیٹے حسن کے مشابہ ہوگا البتہ شکل وصورت میں اسکے مشابہ نہ ہوگا (سنن ابی داؤد ج۲ ص۵۸۹)

جہاں تک شکل وصورت کا تعلق ہے تو ایک اور حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام مہدی شکل وشباہت میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ملتے جلتے ہونگے حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی لکھتے ہیں

صورت اور سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوگا (عقائد الاسلام ص۱۲۸)

حضرت علامہ ابومحمد عبدالحق حقانی (صاحب تفسیر حقانی) اپنی کتاب عقائد اسلام میں لکھتے ہیں

حلیہ مبارک انکا یہ ہے قد مائل بہ درازی قوی الجثہ رنگ سفید سرخی مائل چہرہ کشادہ ناک باریک و بلند زبان میں قدرے لکنت کہ جب کلام کرنے میں تنگ ہونگے تو زانو پر ہاتھ ماریں گے (عقائد اسلام ص ۱۸۲)

اس میں حضرت امام مہدی کا حلیہ بتایا گیا تا کہ کوئی دھوکہ باز مسلمانوں کو فریب نہ دے پائے آپ ہی غور کریں کہ حضرت امام مہدی کی علامات جس انداز میں بیان ہوئی ہیں وہ کیا بتاتی ہیں؟ وہ بتاتی ہیں قرب قیامت آنے والا شخص غیر معمولی ہوگا اسی لئے حضور پاک ﷺ نے انکی ایک ایک علامت واضح کردی ہے تا کہ ان کے پہچاننے میں کوئی شک وشبہ نہ رہے۔

(نوٹ) شیعہ کے بارھویں مفروضہ امام مہدی کا حلیہ ہمارے سامنے نہیں نہ کسی کتاب میں اسکی پوری تفصیل ملتی ہے اور اگر کہیں ملے تو بھی یہ ایک دروغ بیانی ہوگی ہاں قادیانیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کی تصویر پر ایک مرتبہ پھر نظر ڈالیں اور انصاف سے بتائیں کیا وہ امام مہدی کے نقشے پر پورا اترتا ہے؟ نہ نام ہے نہ خاندان ہے شکل وصورت سے بھی گیا گزرا ہے مگر دعوی ہے کہ وہ امام مہدی ہے...... لاحول ولاقوة الا بالله العلی العظیم۔

حضرت امام مہدی کی جائے پیدائش

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام مہدی کے آنے کی خبر دی ہے تاہم یہ نہیں فرمایا کہ آپ کہاں اور کب پیدا ہونگے البتہ حضرت علی مرتضی سے ایک قول یہ ہے کہ آپ مدینہ میں پیدا ہونگے

مولد المهدی المدینة رواه نعیم بن حماد عن امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه (الاشاعة ص ۸۳ للعلامة البرزنجی المتوفی ۱۱۰۳ھ)

ہاں حضور ﷺ نے اس کا ضرور پتہ دیا کہ آپ کن حالات میں ظہور فرمائیں گے اور یہ حالات بڑے سخت ہوں گے

حضرت امام مہدی کب آئیں گے؟

محدث جلیل حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنیؒ لکھتے ہیں

آپ کے ظہور سے قبل ملک عرب وشام میں ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص (جس کا نام عروہ یا عبداللہ یا عتبہ بن ہند ہوگا) جو سادات کے قتل سے اپنے ہاتھ رنگین کرے گا اسکا حکم ملک شام ومصر کے اطراف میں چلے گا اس درمیان میں بادشاہ روم کی عیسائیوں کے ایک گروہ سے جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہوگی لڑنے والا فریق قسطنطنیہ پر قبضہ کرلے گا بادشاہ روم دار الخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام میں پہنچ جائے گا اور عیسائیوں کے دوسرے فریق کی مدد سے اسلامی فوج ایک خون ریز جنگ کے بعد فریق مخالف پر فتح پائے گی دشمن کی شکست کے بعد موافق فریق میں سے ایک شخص نعرہ لگائے گا کہ صلیب غالب ہوگئی اور اسی کے نام سے یہ فتح ملی ہے یہ سن کر اسلامی لشکر میں سے ایک شخص اس سے مار پیٹ کرے گا اور کہے گا کہ نہیں دین اسلام غالب ہوا اور اسی کی وجہ سے یہ فتح نصیب ہوئی یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کیلئے پکاریں گے جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنگی شروع ہوجائے گی بادشاہ اسلام شہید ہوجائے گا عیسائی ملک شام پر قبضہ کرلیں گے اور آپس میں ان دونوں عیسائی قوموں کی صلح ہوجائے گی باقی مسلمان مدینہ منورہ کی طرف چلے آئیں گے عیسائیوں کی حکومت خیبر تک بڑھ جائے گی اس وقت مسلمان اس فکر میں ہونگے کہ امام مہدی کو تلاش کرنا چاہئے تا کہ ان کے ذریعہ سے یہ مصیبتیں دور ہوں اور دشمن کے پنجے سے نجات ملے (ترجمان السنۃ ج۴ ص ۳۷۳)

مستدرک للحاکم کی ایک روایت میں حضرت ثوبان سے مروی روایت میں ہے کہ

تمہارے خزانہ کے پاس تین آدمی جنگ کریں گے یہ تینوں ایک خلیفہ کے لڑکے ہونگے پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کو نہ مل سکے گا اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے والے نمودار ہونگے اور وہ تم سے اس قدر شدت کے ساتھ لڑائی کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ ہوگی (پھر آپ نے کوئی بات ارشاد فرمائی) پھر فرمایا کہ پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا (مستدرک ج۴ ص ۴۶۳)

تابعی کبیر حضرت امام مجاہد (۱۰۰ھ) نے ایک صحابی کی زبانی نقل کیا ہے کہ

ان المهدی لایخرج حتی تقتل النفس الزکیة فاذا قتلت النفس الزکیة غضب علیهم من فی السماء ومن فی الارض (المصنف لابن ابی شیبہ ج۱۵ ص ۱۹۸)

امام مہدی اس وقت ظاہر ہونگے جب ایک (نفس زکیہ یعنی) بے قصور جان کو قتل کیا جائے گا جب انکا قتل ہوگا تو زمین وآسمان والے ان پر غضب ناک ہونگے

علماء عظام کی اپنی کتابوں میں بہت سے علامات نقل کیں ہیں ان منقول روایات اور بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ امام مہدی کے ظہور سے قبل کفر وشر ہر جگہ

دندنا تا پھر رہا ہوگا خدا کی زمین ظلم وجور سے بھر جائے گی اور کہیں انسانی جان کی کوئی قدر باقی نہ رہے گی ظالم اپنے ظلم کی انتہا تک جا چکا ہوگا اور مظلوم کی دادرسی کہیں نہ ہوگی اللہ تعالی ان حالات میں امام مہدی کو ظاہر فرمائیں گے اور وہ تشریف لاکر اہل اسلام کی قیادت کریں گے اور خدا کی زمین پھر سے عدل وانصاف کا نظارہ کرے گی اور خدا کی برکتیں اور نعمتیں اہل زمین دیکھیں گے اور یہ قرب قیامت ہوگا حضرت محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی مرتضیٰؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے آپ سے حضرت امام مہدی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے سات کا عدد بتایا اور فرمایا

ذلك يخرج فی آخر الزمان (المستدرک للحاکم ج۴ ص۵۵۴)

امام مہدی کا آنا آخر زمانہ میں ہوگا

امام ابوالحسین احمد المناوی (۳۳۶ھ) حدیث يكون اثنا عشر خليفة کی شرح میں فرماتے ہیں

المهدی الذی يخرج فی آخر الزمان (فتح الباری ج۱۳ ص۲۱۲)

حضرت علامہ محمد بن محمد سنوسی (۸۹۵ھ) امامکم منکم کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

يعنی الامام المهدی الاتی فی آخر الزمان (اکمال الاکمال شرح مسلم ج۱ ص۲۶۸)

حضرت علامہ حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں کہ امام مہدی کا ظہور آخر دور میں ہوگا اور یہ کہ آپ حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول سے پہلے ظہور پذیر ہونگے

انه يكون فی آخر الدهر واظن ظهوره يكون قبل نزول عيسى ابن مريم كمادلت على ذالك الاحاديث (النھایہ ص ۲۳)

علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوری ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں

انه لابد فی آخر الزمان (تحفۃ الاحوذی ج۶ ص۴۸۴)

حضرت علی مرتضی سے کسی نے حضرت مہدی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ انکا آنا آخری زمانہ میں ہوگا اور حال یہ ہوگا کہ اللہ اللہ کرنے والے ایک شخص کو قتل کردیا جائے گا

فيجمع الله تعالى له قوما قزع كقزع السحاب يولف الله قلوبهم لايستوحشون الى احد ولايفرحون باحد يدخل فيهم على عدة اصحاب بدر لم يسبقهم الاولون ولايدركهم الاخرون وعلى عدة اصحاب طالوت الذين جاوزو معه النهر (مستدرک حاکم)

قال ابوعبدالله الحاكم هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبى رحمه الله تعالى (المستدرك مع التلخيص ج۴ ص۵۵۴)

اللہ تعالی ایک جماعت کو ان کے پاس جمع کردے گا جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کردیتا ہے اور ان میں الفت ومحبت پیدا کردے گا یہ لوگ نہ تو کسی سے خوف کھائیں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے امام مہدی کے پاس جمع ہونے والے یہ خوش قسمت لوگ اصحاب بدر کی تعداد (۳۱۳) کے برابر ہونگے اس کو ایک ایسی خاص (جزوی) فضیلت ملے گی جو پہلے کسی کو نہ ملی ہوگی نہ بعد والے کو نصیب ہوگی ان کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی (یعنی وہی ۳۱۳) جنہوں نے حضرت طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ لکھتے ہیں کہ آپ کا آنا قرب قیامت میں ہوگا

وہم چنیں مابیقین میدانیم کہ شارع علیہ الصلاۃ والسلام نص فرمودہ است بآنکہ امام مہدی درآوان قیامت موجود خواہد شد ووی عنداللہ وعند رسولہ امام برحق است وپرخواہد کرد زمین را بہ عدل وانصاف چنانکہ پیش از وے پر شدہ باشد بجور وظلم پس بایں کلمہ افادہ فرمودہ اند کہ استخلاف امام مہدی واجب شد اتباع وی درآنچہ تعلق بخلیفہ وارد...... (ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء ج۱ ص۶)

(ترجمہ) اسی طرح ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ شارع علیہ الصلاۃ والسلام نے اس بات پر نص فرمادی ہے کہ قیامت کے قریب امام مہدی ظاہر ہونگے اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک امام برحق ہونگے اور زمین کو عدل وانصاف سے بھردیں گے جیسا کہ ان سے پہلے ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی پس (شارع نے اپنے) اس بیان سے امام مہدی کا خلیفہ بنانا ظاہر فرمادیا ہے اور جب امام مہدی کی خلافت کا وقت آئے گا تو (شارع کے اس ارشاد سے) امام مہدی کی اتباع ان امور میں واجب ہوگی جو خلیفہ سے متعلق ہیں۔

حضرت علامہ ابومحمد عبدالحق حقانی لکھتے ہیں کہ

آپ کا ظہور چالیس سال کی عمر میں ہوگا بعد اسکے سات یا آٹھ برس تک علی اختلاف الروایہ زندہ رہیں گے (عقائد اسلام ص۱۸۲)

یہ سات اور آٹھ سال کس رفتار زمانہ سے چلیں گے یہ اسی وقت پتہ چلے گا جب حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔

ہرمجدون کا معرکہ

ڈاکٹر شاہد مسعود اپنی کتاب ﴿وقت کا خاتمہ﴾ میں لکھتے ہیں امام مہدی کے ظہور سے پہلے ایک جنگ ہرمجدون کے نام سے ہوگی اور اسکا ذکر پہلی کتابوں میں موجود ہے جبکہ موجودہ دور کے عیسائی رہنما (سیاسی ہوں یا مذہبی) اس پر پوری طرح یقین رکھتے ہیں اور یہود کے ہاں بھی اس کی اہمیت مسلم ہے موصوف لکھتے ہیں

امام مہدی کا ظہور ہرمجدون کی جنگ کے بعد ہوگا خصوصاً ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے واقعات کے بعد یہودیت کے ربیوں اور عیسائیت کے مبلغین نے اس سانحے کو انجیل اور یہودی صحیفوں میں پائی جانے والی بعض پیشگوئیوں کی تکمیل قرار دیا اور اکثر نے افغانستان اور عراق پر امریکہ اور برطانیہ کی فوجی کاروائی کو بائیبل کی ایک پیش گوئی یعنی ہرمجدون یا حق و باطل کے درمیان آخری عظیم جنگ کا مقدمہ قرار دیا

عجیب بات یہ ہے کہ ہرمجدون کے ثبوت کے لئے اہل کتاب کے اقوال تو تواتر کے ساتھ کثرت سے وارد ہوئے ہیں لیکن بہت سے مسلمان تو جانتے ہی نہیں کہ یہ ہرمجدون کیا ہے اور اس خطرناک لفظ کے اہل کتاب کی لغت میں کیا معنی ہیں

ہرمجدون عبرانی زبان کا لفظ ہے جو دو مقطعوں سے مل کر بنا ہے عبرانی زبان میں ''ہر'' کا مطلب پہاڑ ہے اور ''مجیدو'' فلسطین کی ایک وادی کا نام ہے البتہ اب یہاں کوئی پہاڑ موجود نہیں ہے آنے والی جنگ کا میدان یہی ہوگا جو شمال مجیدو سے لے کر جنوب میں ایدون تک دو سو میل کے فاصلے پر پھیلا ہوا ہے جبکہ مغرب میں یہ میدان بحیرہ ابیض متوسط سے لے کر مغرب میں مہاب کے ٹیلوں تک سو میل کے فاصلے تک چلا گیا ہے

فوجی ماہرین خاص طور پر پرانے حملہ آور اس علاقے کو سٹریٹجک موقع محل کے لحاظ سے بڑی اہمیت دیتے رہے ہیں یہاں آباد شہر تاریخ نے بیس مرتبہ یعنی یروشلم سے بھی زیادہ اجڑتے دیکھا ہے تاریخ کے صفحات میں درج دنیا کی قدیم ترین جنگ ۱۴۷۹ قبل مسیح میں ططمس سوئم نے اپنے لشکر کے ساتھ یہاں آباد شہر پر قبضہ کیا تھا

جنگ عظیم اول کے دوران بھی یہ مقام تب اہمیت کر گیا تھا جب برطانوی جنرل الیائن نے تین ہزار سال پہلے ططمس سوئم کی حکمت عملی کو دہراتے ہوئے ترکوں کو بے خبری کے عالم میں گھیر لیا تھا۔ ہرمجدون کے لفظ سے اہل کتاب واقف ہیں کیونکہ یہ لفظ ان کی مقدس کتابوں اور ان کے علماء کے ہاں بحث میں بکثرت ہوتا ہے......انجیل میں ہے

تمام شیطانی روحین اور دنیا کی فوج......سب ہرمجدون نامی جگہ پر جمع ہونگے (سفر الرویا انجیل ۱۹۔۱۶)

سات امریکی صدور ہرمجدون پر یقین اور اعتماد کے ساتھ اپنی پالیسیاں وضع کیا کرتے تھے اپنی صدارتی مہم کے دوران امریکی صدر رونالڈ ریگن نے کہا۔

''موجودہ نسل ہرمجدون کا معرکہ ضرور دیکھے گی......یہ کل بھی رونما ہو سکتا ہے''

اپنی تقریر کا اختتام صدر ریگن نے مغربی دنیا کے عوام کا خدا پر مکمل اعتقاد اور سوویت یونین کی شیطانی سلطنت پر ان کی یقینی فتح کی پیش گوئی کیلئے انجیل کے یہ الفاظ دہراتے ہوئے کہا

خدا نے ان کو طاقت دے دی جو کمزور تھے تاکہ وہ عقاب کی طرح اپنے پر پھیلا کر آگے بڑھیں اور خوفزدہ نہ ہوں

صدر ریگن کے خطاب کے بعد سوویت یونین نے اپنی ایٹمی تنصیبات کو ہائی الرٹ کر دیا تھا اور ایک انتہائی خطرناک صورت حال یوں پیدا ہوگئی کہ معمولی سے حملے کی خبر کے شک پر سوویت یونین امریکہ پر حملے کی طرف پیش قدمی کر سکتا تھا

امریکی ٹی وی پر مذہبی پروگرام پیش کرنے معروف امریکی مذہبی دانشور اور مناظر جمی سواگرٹ نے لکھا

میں چاہتا ہوں کہ میں کہہ سکوں کہ ہماری صلح ہونے والی ہے مگر میں آنے والے ہرمجدون کے معرکہ پر یقین رکھتا ہوں بیشک ہرمجدون آکر رہے گا وادی'' مجیدو'' میں گھمسان کا رن پڑے گا وہ ضرور آئے گا صلح کے جس معاہدے پر وہ دستخط کرنا چاہیں کرلیں معاہدہ کبھی پورا نہیں ہوگا کیونکہ تاریک دن آنے والے ہیں(Prophecy and Politcs P 37)

یہودیت کی اصطلاح میں ہرمجدون قیامت سے پہلے رونما ہونے والے بہت سے واقعات کی خبروں پر مبنی ایک عقیدہ ہے اس عقیدے کے مطابق یہودی دنیا کے مختلف علاقوں سے آکر بیت المقدس میں آباد ہو جائیں گے چنانچہ ان کے کہنے کے مطابق اسرائیل کی حکومت اسی پیش گوئی کا نتیجہ ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد پوری دنیا یہودیوں کی دشمن ہو جائے گی اور بہت سی قوتیں مل کر ایک ساتھ یہودیوں کے خلاف جنگ کرے گی اس جنگ میں خدا اسرائیل کی طرف سے لڑے گا اور حملہ آور کو شکست ہوگی (ماخوذ از وقت کا خاتمہ ص ۷۲)

قادیانی مغالطہ اور اس کا جواب

قادیانی علماء کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہدی ۱۲۴۰ھ کے بعد آئے گا چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۲۴۰ھ کے بعد دعوی کیا ہے اس لئے حدیث کی رو سے وہی مہدی معہود ہے؟ قادیانی علماء کا یہ بیان راقم الحروف نے خود ان کے ٹی وی پر سنا ہے۔

الجواب۔ قادیانی علماء کا یہ بیان سوائے مغالطہ کے اور کچھ نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث میں یہ بات نہیں کہ مہدی ۱۲۴۰ھ کے بعد آئے گا قادیان میں بیٹھے قادیانی مبلغین ایم ٹی وی پر بیٹھ کر بے بنیاد یہ کہتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے اور قادیانی جہلاء ہیں کہ وہ اسے مرزا غلام احمد کے دعوی کی زبردست دلیل سمجھے بیٹھے ہیں۔ پھر یہ لوگ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ مرزا غلام احمد تو خود دعوی مہدویت سے دستبردار ہو چکا تھا اور مہدی کے بارے میں وارد شدہ ساری روایات کو وہ بیک قلم مسترد کر چکا ہے اس کے باوجود قادیانی مبلغین کا اسے مہدی ثابت کرنا اور اس کے لئے موضوع روایات کا سہارا لینا دجل اور دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے؟ قایانی مبلغین اسی قسم کی بے سروپا باتوں سے اپنے عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور قادیانی عوام یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا مربی انہیں صحیح بات کہہ رہا ہے

حضرت امام مہدی کے ظہور کا ایک نشان؟

قادیانی علماء اور ان کے مربیان نے اپنے بیان میں اس بات کا بھی دعوی کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ مہدی ۱۲۴۰ھ سے پہلے نہیں آئے گا اور حضور نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس کے دور میں چاند اور سورج گرہن ہونگے جب یہ ہو جائے تو پھر اب کسی اور مہدی کا انتظار نہ کرنا کیونکہ وہ اب آ چکا ہے چونکہ مرزا غلام احمد ۱۲۴۰ھ کے بعد آیا اور اسکے دور میں یہ دونوں نشانیاں ظہور میں آ چکی ہیں اسلئے وہی مہدی ہے اب کسی مہدی کا انتظار نہ کرو بلکہ مرزا کو مہدی مان لو۔

الجواب۔ ہم ابھی یہ عرض کر آئے ہیں کہ مرزا غلام احمد کو مہدی ثابت کرنے کی ضرورت اس وقت پیش آتی ہے جب وہ خود بھی آخر تک اس کا مدعی رہا ہو ۔اور یہ بات کسی سے چھپی نہیں ہے کہ مرزا غلام احمد پہلے مہدویت کا مدعی تھا مگر پھر اس نے یہ دعوی ترک کر دیا اور ان تمام احادیث کو (سوائے ایک کے) مردود و موضوع اور مجروح و متروک قرار دے چکا ہے جو مہدی سے متعلق ہیں اسلئے قادیانی مربیان کا مرزا کو مہدی قرار دینا اور اسکے لئے دلائل لانا ہی سرے سے ہی باطل ہے یہ تو مدعی سست گواہ چست والی بات ہے کہ مدعی تو دعوی مہدویت سے ہاتھ اٹھا چکا مگر گواہ ہیں کہ اسے اب تک مہدی بنانے پر تلے ہوئے ہیں

جہاں تک مہدی کی ان دونشانیوں کا تعلق ہے جسے قادیانی علماء حدیث رسول کہہ کر پیش کرتے ہیں یہ بھی جھوٹ اور دھوکہ ہے قادیانی علماء جس روایت سے دھوکہ دیتے ہیں وہ یہ ہے

حضرت محمد بن علی کہتے ہیں کہ

> ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق الله السموات والارض تنكسف القمر لاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فى النصف منه ولم تكونا منذ خلق الله السموات والارض (سنن دار قطنی ج۲ص۵۱)
>
> (ترجمہ) ہمارے مہدی کی دونشانیاں ایسی ہونگی کہ جب سے اللہ تعالی نے آسمان و زمین بنائے ہیں ایسی علامتیں کبھی اس سے پہلے ظہور میں نہیں آئی ہونگی ایک تو چاند گرہن لگے گا رمضان کی پہلی رات میں اور دوسرا سورج گرہن لگے گا رمضان کے نصف میں اور جب سے اللہ تعالی نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے ایسے گرہن (ان تاریخوں میں) کبھی نہیں لگے ہونگے

اس روایت کے متعلق یہ بات ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ یہ نہ حضورﷺ کی حدیث ہے نہ کسی صحابی کا بیان ہے قادیانی مبلغین اسے حضور کی پیشگوئی بتاتے ہیں اور پھر اسے مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ جھوٹ کہتے ہیں حدیث کی کسی کتاب میں بھی یہ روایت حدیث نبوی کے نام سے موجود نہیں ہے بلکہ یہ محمد بن علی کے نام سے منقول ہے

یہ محمد بن علی کون ہیں؟ حضرت امام باقر ہیں یا کوئی اور اس کا حتمی تعیین کرنا کارے دارد۔ پھر یہ روایت جس طریق سے آ رہی ہے اسے دیکھئے

اس روایت کا پہلا روای عمرو بن شمر ہے جس کے متعلق علماء رجال نے سخت سے سخت تر الفاظ استعمال کئے ہیں اور بتایا ہے کہ یہ پرلے درجے کا جھوٹا رافضی تھا اسکی زبان صحابہ کو برا کہتے ذرا نہیں شرماتی تھی وہ بڑوں کے نام پر من گھڑت باتیں بنانے میں بڑا ماہر تھا حضرت علامہ امام شمس الدین ذہبی جیسے فن رجال کے ماہر نے اسے ليس بشئى كذاب رافضى يشتم الصحابة يروى الموضوعات عن الثقات منكر الحديث لايكتب حديثهاور متروک الحدیث تک کہا ہے اس سے آپ اس روایت کی حقیقت کا کچھ اندازہ کر سکتے ہیں۔

پھر ایک اور راوی جابر کے نام سے اس روایت کی سند میں موجود ہے اور کسی کو معلوم نہیں کہ یہ جناب جابر ہیں کون؟ اگر یہاں جابر سے مراد جابر جعفی ہی ہیں تو حضرت امام ابوحنیفہ کا اسکے بارے میں ارشاد یہ ہے کہ میں نے اس سے بڑا جھوٹا آدمی کہیں نہیں دیکھا (تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی ج۲ص۴۹)

علاوہ ازیں اس سند میں تیسرے بزرگ محمد بن علی ہیں اگر واقعی یہ حضرت امام باقر ہی ہیں تو بھی اس روایت میں وزن لانا مشکل ہے کیونکہ امام ذہبی کے بقول عمرو ایسا آدمی تھا جو بڑے کے نام پر اپنی بات آگے کر دیتا تھا اسلئے اس کی بات کا اعتبار کس طرح کیا جا سکتا ہے

تاہم کسی درجے میں بھی یہ قول تسلیم کیا جائے اور یہ نشان واقعی حضرت امام مہدی کے ظہور کا عنوان ہو تو یہ ایک خرق عادت عمل ہوگا اور اس میں حضرت امام مہدی کی کرامت کا اظہار ہوگا مذکورہ بیان پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اس میں عام عادت سے ہٹ کر ایک ایسے عمل کے وقوع میں آنے کی پیشگوئی کی گئی

ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا ہو گا کائنات کے نظام پر ایک نیا رنگ دکھائی دے گا جو دراصل حضرت امام مہدی کے ظہور وخروج کی سچائی کا عنوان ہو گا رہا قادیانیوں کا یہ دعوی کہ مرزا غلام احمد کے دور میں اس طرح کا عمل واقع ہو چکا ہے تو یہ کھلا جھوٹ ہے اس کے زمانہ میں جو عمل ظاہر ہوا وہ نیا نہ تھا یہی عمل اس سے پہلے بھی بار ہا ظہور میں آچکا تھا اب روایت کے الفاظ میں کھینچ تان کر کے اسے اپنے مطلب پر لانا ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کی پرانی عادت رہی ہے جب وہ یہ مکارانہ کھیل قرآن وحدیث کے ساتھ بڑی بے دردی سے کھیل سکتا ہے تو اس بیان کی اسکے سامنے کیا حیثیت ہے اور وہ اسے کس طرح معاف کر سکتا ہے سو یہ اسکا وہ مغالطہ ہے جس میں قادیانی جہلاء تو آسکتے ہیں مگر مسلمان اور انکے علماء وطلباء نہیں۔

فلکیات کے ماہرین بتاتے ہیں گزشتہ بارہ صدیوں میں اس قسم کا واقعہ ساٹھ مرتبہ کے قریب پیش آچکا ہے اور اس زمانہ میں مسیحیت اور مہدویت کا دعوی کرنے والے موجود تھے مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری مرحوم لکھتے ہیں

> مرزا صاحب کا یہ بیان ناقابل التفات ہے کہ دونوں نشان میرے سوا کسی مدعی نبوت کے واسطے جمع نہیں ہوئے کیونکہ کتاب حدائق النجوم (صفحہ ۲۰۲۔تا۲۰۷) اور اسٹرونومی مؤلفہ مسٹر نارمن لوکیئر (ص ۱۰۲) اور مسٹر کیتھ کی کتاب یوراوف دی گلوبس (۲۷۳۔۲۷۶) جدول کسوف وخسوف کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ تیرہ صدیوں میں (۱۸ ہجری سے ۱۳۱۲ھ ہجری تک) ساٹھ مرتبہ رمضان المبارک میں اجتماع کسوفین ہوا اور قارئین خاکسار راقم الحروف کی کتاب ائمہ تلبیس کے مطالعہ سے معلوم کر سکتے ہیں کہ ان تیرہ صدیوں میں بیسیوں مدعیان مہدویت ونبوت ہر قرن میں مسند تزویر پر بیٹھ کر خلق خدا کو گمراہ کرتے رہے ہیں
>
> ایران میں مرزا محمد علی باب نے ۱۲۶۰ھ میں مہدویت کا دعوی کیا تھا اس کے ساتویں سال یعنی رمضان ۱۲۶۷ھ مطابق ۱۸۵۱ء میں ۱۳ اور ۲۸ رمضان کو خسوف وکسوف کا اجتماع ہوا اس کے مارے جانے کے بعد اس کے دونوں جانشین صبح ازل اور بہاء اللہ بھی مہدویت اور مقام من یظھرہ اللہ کے مدعی تھے پس مرزا کا یہ زعم کہ ۱۸۹۴ء کا اجتماع کسوفین میری مہدویت کا نشان تھا انتہا درجہ کی جسارت اور دیدہ دلیری ہے (رئیس قادیان ج ۲ ص ۲۰۰)

موصوف اس سے پہلے یہ بھی لکھ آئے ہیں

> مرزا صاحب کا یہ دعوی بھی سخت لغو ہے کہ اس گرہن کے وقت مہدی موعود ہونے کا کوئی مدعی زمین پر بجز میرے نہیں تھا کیونکہ قادیانی صاحب ہی کے زمانے میں محمد احمد مہدی سوڈان میں ناقوس مہدویت بجا رہا تھا (ایضاج ۲ ص ۱۹۹)

چونکہ قادیانی مبلغین وقتا فوقتا اس روایت کو پیش کر کے مرزا قادیانی کی مہدویت کو ثابت کرتے ہیں راقم الحروف نے مناسب جانا کہ موضوع کی مناسبت سے یہ بحث بھی اپنی پوری تفصیل سے سامنے آجائے اس سلسلے میں استاذنا المکرّم محقق العصر حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتھم کا ایک نہایت ہی فاضلانہ مضمون ماہنامہ الہلال مانچسٹر ج ۱۴ شمارہ ۷ (جولائی ۱۹۹۵ء) کی اشاعت میں شائع ہوا تھا جسے اس کتاب کے آخر میں شامل کر دیا گیا ہے تاکہ قادیانی دوست مرزا غلام احمد اور قادیانی مبلغین کے اس مغالطہ کا پردہ چاک ہوتے خود اپنی آنکھوں دیکھ سکیں۔

حضرت امام مہدی کی بیعت کہاں ہوگی

حضرت امام مہدی کی ولادت کہاں ہوگی یہ اللہ کے علم میں ہے تاہم احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آپ مدینہ منورہ میں ہونگے وہاں سے مکہ مکرمہ آجائیں گے اور یہاں بیت اللہ کا طواف کرتے آپ پہچان لئے جائیں گے اور اہل اسلام آپ سے بیعت کی درخواست کریں گے اور اس پر اصرار کریں گے آپ کی طرف سے بیعت کا انکار ہوگا بعد ازاں آپ کی بیعت کی جائے گی یہ بیعت رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوگی حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں

> یبایع رجل بین الرکن والمقام ولن یستحل ھذا البیت الا اھلہ فاذا استحلوہ فلا تسأل عن ھلکۃ العرب ثم تجئی الحبشۃ فتخرب خرابا لا یعمر بعدہ ابدا وھم الذین یستخرجون کنزہ (مستدرک ج ۴ ص ۴۹۹ منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۳۳۔مجمع الزوائد ج ۳ ص ۲۹۸۔۔مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۱ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۵ ص ۵۲)
>
> ایک شخص کی مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان بیعت کی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمت وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامالی ہوگی تو اس وقت اہل عرب کی ہمہ گیر ہلاکت ہوگی پھر حبشی قوم اس پر چڑھائی کرے گی اور کعبہ مشرفہ کو بالکل ویران کردے گی اس ویرانی کے بعد پھر یہ کبھی آباد نہ ہوگا یہی حبشی اسکا (مدفون) خزانہ نکال کر لے جائیں گے

یہاں رجل سے مراد حضرت مہدی ہیں حضرت علامہ قرطبی لکھتے ہیں

> اما قولہ فی حدیث ابی ھریرۃ یبایع لرجل بین الرکن والمقام فھو المھدی الذی یخرج فی آخر الزمان (التذکرۃ ج ۲ ص ۲۸۷)

حضرت امام مہدی کا پہلے حرمین میں ظاہر ہونا علماء کے ہاں معروف رہا ہے محدث کبیر حضرت مولانا ملا علی القاری (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں

فترتیب القضیة ان المهدی یظهر اولا فی الحرمین الشریفین ثم یاتی بیت المقدس (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۶)
حضرت امام مہدی پہلے حرمین شریفین میں ظاہر ہونگے بعدازاں بیت المقدس جائیں گے
حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی پر اللہ تعالی کے فضل وکرم کی شان یہ ہوگی کہ ایک غیبی آواز آئے گی کہ یہ مہدی ہے اس کے پیچھے پیچھے چلو

عن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ یخرج المهدی وعلی راسه ملك ینادی ان هذا المهدی فاتبعوه اخرجه ابونعیم (العرف الوردی ص ۶۱)

حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم امام مہدی کو پالو تو انکی بیعت کر لینا اگرچہ تمہیں برف پر گھسیٹ کر ہی کیوں نہ آنا پڑے اسلئے کہ وہ اس زمین پر خدا کا خلیفہ ہے

فاذا رایتموہ فبایعوہ ولو حبوا علی الثلج فانه خلیفة اللہ المهدی (سنن ابن ماجہ ص ۳۱۰)

حضرت امام حاکم اس روایت پر لکھتے ہیں

هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین (مستدرک ج ۴ ص ۵۱۰)

علامہ قرطبی اس روایت پر لکھتے ہیں اسنادہ صحیح (التذکرۃ ج ۲ ص ۲۹۶)
شیخ نواز احمد زمرلی اسکے حاشیہ پر لکھتے ہیں

هذا اسناد قوی صحیح وصححه الحاکم واقرہ الذهبی (ایضا)

حضرت علامہ حافظ ابن کثیر اس روایت پر لکھتے ہیں

وهذا اسنادہ قوی صحیح (علامات یوم القیامۃ ص ۳۲ طبع بیروت)

حضرت علامہ ابومحمد عبدالحق حقانی لکھتے ہیں

لوگ ان کو (یعنی حضرت مہدی کو) پہچان کر ان سے بیعت کریں گے اور اپنا بادشاہ بنادیں گے اس وقت غیب سے یہ آواز آوے گی هذا خلیفة اللہ المهدی فاستمعوا واطیعوا کہ خدا کا خلیفہ یہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اطاعت کرو (عقائد اسلام ص ۱۸۴)

حضرت امام مہدی کا خطبہ

حضرت امام مہدی مسلمانوں سے بیعت لینے کے بعد انہیں خطبہ دیں گے اور انہیں قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کی تعلیم وتبلیغ کریں گے آپ فرمائیں گے کہ اے لوگو میں تم سب کو اللہ کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں تم سب اللہ کو یاد کرو اور یاد رکھو کہ قیامت کے دن اس کے سامنے کھڑا ہونا ہے اللہ تعالی نے تم پر اپنی حجت تمام فرمادی انبیاء کرام مبعوث فرمائے کتابیں نازل فرمائیں اور تمہیں حکم دیا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اللہ تعالی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری پر محافظت کرو اور جن چیزوں کو قرآن نے زندہ کرنے کا حکم دیا ہے اس کو زندہ کرو اور جن کو مٹانے کا حکم دیا ہے اس کو ختم کرو ہدایت کے کاموں اور تقوی میں ایک دوسرے کی مدد ومعاونت کرو اسلئے کہ دنیا کے مٹنے کا وقت قریب آ لگا ہے اور وہ بس اب رخصت ہونے والی ہے سو میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری قرآن کریم کے حکموں پر عمل اور باطل کو مٹانے اور سنتوں کے زندہ کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔

اذکرکم اللہ أیها الناس ومقامکم بین یدی ربکم فقد اتخذ الحجة وبعث الانبیاء وأنزل الکتاب وأمرکم ان لا تشرکوا به شیئا وأن تحافظوا علء طاعته وطاعة رسوله وأن تحیوامآأحیاء القرآن وتمیتوا ما أمات وتکونوا اعوانا علی الهدی ووزرا علی التقوی فان الدنا قد دنا فناؤها وزوالها وأذنت بالوداع فانی أدعوکم الی اللہ والی رسوله والعمل بکتابه واماتة الباطل واحیاء سنته (کتاب الفتن ص ۲۴۱ طبع بیروت)

حضرت امام کے ساتھ نصرت الہی اور تائیدات غیبی

حضرت امام مہدی اللہ تعالی کے ان مقبولین میں سے ایک ہونگے جن کے ساتھ خدا کی نصرت وحمایت ہوگی آپ جہاں جائیں گے وہاں برکات کا ظہور ہوگا اور ایک دنیا دیکھے گی کہ آپ کے ساتھ کس طرح تائیدات غیبی کام کر رہی ہیں
یہ صحیح ہے کہ حضرت امام مہدی پہلے نہ کسی جگہ کے سربراہ تھے نہ کسی جماعت کے پیشرو کہ انہیں ان حالات سے دوچار ہونے کا ملکہ پہلے رہا ہو۔ آپ پر اللہ تعالی کا خصوصی کرم ہوگا اور دیکھتے دیکھتے آپ اس شان کے حامل ہو جائیں گے کہ دنیا انکی قیادت پر حیران ہوگی اور تعجب کرے گی یہ ان پر خدا کے خاص لطف وکرم ہونے کی ایک نشانی ہوگی حضرت علی مرتضی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا

المهدی منا اهل البیت یصلحه الله فی لیلة (سنن ابن ماجہ ص ۳۱۰
مسند احمد ج ۱ ص ۸۴)
حضرت مہدی ہمارے گھرانے میں سے ہونگے اللہ تعالی انکی صرف ایک ہی
میں اصلاح فرمادے گا

اللہ تعالی کے ہاں کسی کو بدلتے لحہ کی بھی ضرورت نہیں ہوتی جہاں اسکا ارادہ ہوا نہیں کہ سامنے والا خدا کی رحمت میں نہا جاتا ہے یہاں اصلاح سے مراد ان تمام امور کا علم اور لیاقت وصلاحیت ہے جس کی کسی سربراہ کو ضرورت ہوتی ہے چونکہ آپ کو پہلے سے ان چیزوں کا علم نہیں تھا اسلئے اللہ تعالی انہیں لائق فائق بنادے گا بعض روایتوں میں ایک رات کا ذکر ملتا ہے فی لیلة واحدة اور خود حضرت علی مرتضی سے جو قول دربارہ مہدی نقل کیا گیا ہے اس میں بھی ایک رات کا ذکر موجود ہے سوایک رات ہو یا ایک لحہ ہو یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ نصرت الہی ہمیشہ حضرت امام مہدی کے ساتھ رہے گی امام حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

ای یتوب علیه ویوفقه ویلهمه ویرشده بعد ان لم یکن کذلك (النہایہ ۲۶)
اللہ تعالی انکی جانب متوجہ ہوگا اور وہ انہیں توفیق سے نوازے گا ان پر الہام کرے گا انہیں رشد وہدایت دے گا جبکہ آپ پہلے ایسے نہ ہونگے

حضرت مولانا ملا علی قاری رحمۃ ربہ الباری (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں

ای یصلح امره ویرفع قدره فی لیلة واحدة او فی ساعة واحدة من اللیل حیث یتفق علی خلافته اهل الحل والعقد فیها (مرقات شرح مشکوۃ ج ۱۰ ص ۱۷۵)
اللہ تعالی انکے معاملہ کی اصلاح فرمادے گا اور راتوں رات یا رات کی طرف ایک گھڑی میں ان کی قدر ومنزلت بلند کردے گا حتی کہ اسی رات میں تمام ارباب حل وعقد یا اہل اختیار ان کو خلیفہ بنانے پر اتفاق رائے کرلیں گے۔

حضرت علامہ حقانی فرماتے ہیں کہ انکا علم لدنی ہوگا (عقائد اسلام)
محدث جلیل حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنی نے اس جگہ ایک بڑی نفیس بات لکھی ہے آپ بھی اس سے لطف اٹھائیں......حضرت قدس سرہ لکھتے ہیں

یہاں ایک عمیق حقیقت اس سے حل ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہاں پر بعض ضعیف الایمان قلوب میں یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ جب امام مہدی ایسی کھلی ہوئی شہرت رکھتے ہیں تو پھر انکا تعارف عوام وخواص میں کیسے مخفی رہ سکتا ہے اسلئے مصائب وآلام کے وقت انکے ظہور کا انتظار معقول معلوم نہیں ہوتا لیکن اس لفظ (یصلحه الله فی لیلة) نے یہ حل کردیا کہ یہ صفات خواہ کتنے ہی اشخاص میں کیوں نہ ہوں لیکن انکے وہ باطنی تصرفات اور روحانیت مشیت الہیہ کے تحت اوجھل رکھی جائے گی یہاں تک کہ جب انکے ظہور کا وقت آئے گا تو ایک ہی شب کے اندر اندر انکی اندرونی خصوصیات منظر عام پر آجائیں گی گویا یہ بھی ایک کرشمہ قدرت ہوگا کہ انکے ظہور کے وقت سے قبل کوئی شخصیت ان کو پہچان نہ سکے گی اور جب وقت آئے گا تو قدرت الہیہ شب بھر (بلکہ گھڑی بھر) میں وہ تمام صلاحتیں ان میں پیدا کردے گی جنکے بعد انکا امام مہدی ہونا ایک نابینا پر بھی منکشف ہوجائے گا (ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۴۰۵)

حضرت امام مہدی پر حملہ کی کوشش اور خدا کی حفاظت کا سایہ

جب حضرت امام مہدی سب مسلمانوں کے خلیفہ ہوجائیں گے اور سب مسلمان آپ کو اپنا سربراہ بنالیں گے تو اعدائے اسلام کی کوشش ہوگی کہ مسلمانوں کے اس خلیفہ کو ختم کردیا جائے تاکہ مسلمانوں کی قوت پھر سے کمزور ہوجائے اور وہ ہمیشہ انکے زیر ہی رہیں چنانچہ حضرت امام مہدی کے قتل کیلئے ملک شام سے ایک فوج نکلے گی مگر یہ لوگ اپنے مذموم مقصد میں کامیاب نہ ہوسکیں گے راستہ میں ہی خدا کے غضب کا شکار ہوجائیں گے اور حضرت امام مہدی خدا کی حفاظت کے سایہ میں رہیں گے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ میرے ہاں آرام فرمارہے تھے کہ اچانک انا للہ پڑھتے ہوئے اٹھ بیٹھے میں نے کہا حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا بات ہے آپ نے فرمایا

ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (یعنی نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف پیدا ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنادیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی کے پہچان لیں گے) انکے پاس آئیں گے اور ان سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کرلیں گے (جب انکی خلافت کی خبر عام ہوجائے گی) تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کیلئے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے) مکہ ومدینہ کے درمیان بیداء (یعنی چٹیل میدان ذی الحلیفه کی جانب...... اخرجہ البزار عن انس۔) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آپ کے پاس آئیں گے اور آپ سے بیعت خلافت کریں گے بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننہال قبیلہ بنی کلب میں ہوگی

خلیفہ مہدی اور انکے اعوان وانصار سے جنگ کیلئے ایک لشکر بھیجے گا یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہونگے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح کے بعد) امام مہدی خوب داد دہش کریں گے اور لوگوں کو حضور ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہوجائے گا...... (الحدیث)۔۔(سنن ابی داؤد ج۲ ص ۵۸۹)

یعنی جو شخص خلیفہ مہدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل نہیں کر سکے گا خواہ وہ مال مثل عقال (رسی) کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو وہ دین دنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مال غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی روایت سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ سے پوچھا گیا کہ حضور راستے میں کئی مسافر بھی ہوتے ہیں ان لوگوں کا اس میں کیا قصور ہوگا کہ وہ بھی اس پکڑ میں آئیں آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا

نعم فیهم المستبصر والمجبور وابن السبیل یهلکون مهلکا واحدا ویصدرون مصادر شتی یبعثهم الله علی نیاتهم (صحیح مسلم ج۲ ص ۳۸۸)

(ترجمہ) ہاں ان میں بااختیار مجبور مسافر بھی ہونگے یہ سب کے سب مارے جائیں گے پھر اللہ تعالی انکی نیتوں کے مطابق ان کو الگ الگ اٹھائے گا۔

اسکا حاصل یہ ہے کہ خدا کے عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی اس پکڑ میں آجائیں گے لیکن چونکہ ان کی نیت بری نہ تھی یا یہ لوگ ان کے ساتھ شروع ہی سے نہ تھے اسلئے قیامت کے دن ان کا معاملہ ان کی نیت کے مطابق کیا جائے گا

حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ایک اور روایت سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت مکہ معظّمہ میں جو قوم پناہ گزین ہوگی وہ حشمت وقوت اور افرادی اور عسکری قوت سے بالکل تہی دست ہوگی

یعنی شام سے چلنے والا لشکر اسی خیال سے یہاں آنے کا ارادہ کرے گا کہ یہ کمزور قوم ہے اس لئے ان پر چڑھائی کرکے انہیں ختم کر دیا جائے لیکن درمیان میں اللہ تعالی اس لشکر کو دھنسا دے گا اس میں حضرت امام مہدی کی کرامت کا اظہار ہوگا اور لوگ دیکھیں گے کہ اللہ تعالی کس طرح اپنے ایک مقبول بندہ کی مدد کرتا ہے

صحیح مسلم اور مستدرک حاکم کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ زمین میں دھنسائے جانے والے لوگوں میں سے ایک شخص زندہ بچ جائے گا اور وہ پھر لوگوں کو آکر اس عبرت ناک واقعہ کی خبر دے گا

فلا یبقی الا الشدید الذی یخبر عنهم (صحیح مسلم ج۲ ص ۳۸۸)

فلا ینجوا منهم الا المخبر عنهم (مستدرک حاکم ج۴ ص ۴۷۶)

ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ لشکر اسلام اور اسکے سپہ سالار امام مہدی کے خلاف پوری قوت کا مظاہرہ ہوگا اور کوشش ہوگی کہ مسلمانوں کو مغلوب کر دیا جائے مگر خدا تعالی ان کی حفاظت کرے گا اور انکے دشمنوں کو نہ صرف یہ کہ مغلوب کر دے گا بلکہ ان کو عبرتناک انجام سے دوچار کر دے گا

حضرت امام مہدی میدان جہاد میں

مفسر شہیر حضرت علامہ عبدالحق حقانی لکھتے ہیں

امام مہدی مع لشکر اسلام مکہ سے مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کو آویں گے پھر وہاں سے ملک شام میں دمشق میں پہنچیں گے اور نصاری کہ اسی (۸۰) نشان کہ ہر نشان کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی لے کر انکے مقابلہ کو آئیں گے جیسا کہ روایت کیا اس کو امام بخاری نے اور دمشق کے قریب وابق یا اعماق میں آٹھیریں گے اور انکے مقابلہ کو امام مہدی دمشق سے فوج لے کر باہر نکلیں گے وہ کہیں گے کہ جن مسلمانوں نے ہمارے لوگ پکڑے ہیں ان کو ہمارے حوالے کردو ہم انہیں کو قتل کریں گے امام مہدی فرماویں گے کہ نہیں واللہ ہم اپنے بھائیوں کو (کہ وہ مسلمان ہونگے) نہ دیں گے پس مسلمانوں کے تین فریق ہوجائیں گے ایک نصاری کے خوف سے بھاگ جائیں گے انکی توبہ خدا تعالی کبھی قبول نہ کرے گا یعنی حالت کفر میں مرجائیں گے اسلام نصیب نہ ہوگا اور ایک دوسرا فریق شہید ہوجائے گا اور عنداللہ افضل شہداء کا مرتبہ پائے گا اور تیسرا فریق فتح پاوے گا اور ہمیشہ فتنہ سے امن میں رہے گا روایت کیا ہے اس کو امام مسلم نے مگر صحیح مسلم میں بجائے شہر دمشق لفظ مدینہ یعنی شہر آیا ہے لیکن علماء نے اس کو دمشق ہی کہا ہے لہذا اس کو لکھ دیا

اور تفصیل اس فریق کے فتح یاب ہونے کی نصاری پر جیسا کہ امام مسلم نے بروایت عبداللہ بن مسعود روایت کیا ہے کہ امام مہدی جب اس جماعت سے مقابل ہونگے تو مسلمان یہ قسم کھائیں گے کہ ماریں گے یا مرجائیں گے شام تک جنگ جاری رہے گی آخر دونوں اپنے اپنے فرودگاہوں پر لوٹ جائیں گے دوسرے روز پھر بہت سے لوگ قسم کھا کر امام مہدی کے ہمراہ میدان جنگ میں آئیں گے دن بھر لڑتے رہیں گے بہت سے جوانمردی کی داد دے کر شہادت پائیں گے آخر دونوں فریق لوٹ جائیں گے تیسرے روز پھر جماعت کثیر اسی طرح قسم کھا کر میدان

جنگ میں آوے گی تمام دن کشت وخون رہے گا ہر دو فریق آخر شام کے وقت اپنے اپنے خیموں میں جاویں گے چوتھے روز کچھ اہل اسلام جو باقی رہ جائیں گے امام مہدی کے ہمراہ ہوکر میدان جنگ میں آویں گے اور دلیرانہ اس طرح جنگ کریں گے کہ مخالفین میں تباہی پھیلا دیں گے آخر انکی بڑی شکست ہوگی بہت سے جہنم واصل ہونگے باقی ماندہ سراسیمہ ہوکر بھاگ جائیں گے پھر امام مہدی انعام بے شمار دلا واران اسلام کو عطا فرمائیں گے اور مال غنیمت کو تقسیم کریں گے لیکن لوگوں کو اس سبب سے کہ انکے خویش واقارب بہت سے شہید ہونگے اس سے کچھ خوشی نہ ہوگی یہاں تک کہ جس قبیلہ کے سو آدمی تھے ایک باقی رہ گیا ہوگا پس وہ کس غنیمت سے خوش ہوگا اور کس میراث کو تقسیم کرے گا

بعد اسکے امام مہدی بلد اسلام کا انتظام اور لشکر جمع کرنے کا اہتمام کرکے قسطنطنیہ پر چڑھائی کریں گے تاکہ ان نصاری کو جنہوں نے سلطان کو وہاں سے نکالا تھا شکست دیں اور تفصیل اسکی موافق ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا کہ روایت کیا ہے اس کو امام مسلم نے یوں ہے کہ جب امام مہدی مع فوج کثیر قسطنطنیہ کو آگھیریں گے تو اولاد اسحاق کے ستر ہزار مسلمان اس کو گھیر لیں گے اور ایک جانب دریا اور دوسری طرف خشکی ہے پس وہ اولاد اسحٰق آواز لا الہ الا اللہ واللہ اکبر بلند کریں گے تو دریا کی طرف کی دیوار گر پڑے گی پس جب دوسری بار تکبیر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو راہ کھل جائے گی اور شہر میں گھس آویں گے اور مقابلہ میں کفار کو قتل کریں گے اور مال غنیمت تقسیم کرتے ہونگے کہ اتنے میں کوئی پکارے گا کہ کیا بیٹھے ہو دجال تمہارے گھروں میں آگیا ہے جب اس کی تحقیق کو نکلیں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ خبر جھوٹ بلکہ آواز شیطانی تھی

پھر جب لشکر اسلام شام کی طرف لوٹ آوے گا تو دجال نکلے گا الحاصل بعد فتح قسطنطنیہ کے دجال نکلے گا ایک بار اسکے نکلنے کی جھوٹی خبر مشہور ہوگی تو امام مہدی دس سوار اس کی تحقیق کو بطور طلیعہ کے بھیجیں گے صحیح مسلم میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ان سواروں کے نام اور ان گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں اور وہ اس وقت کے سب روئے زمین کے سواروں سے افضل ہونگے پس معلوم ہوگا کہ یہ خبر غلط ہے ابھی دجال نہیں نکلا اس کے بعد امام مہدی بہ آہستگی ملک کا بندوبست کرتے ہوئے شام میں آویں گے پھر دجال نکلے گا (عقائد اسلام ص ۱۸۶)

اس تفصیل سے پتہ چلا کہ حضرت امام مہدی کس طرح مسلمانوں کی قیادت کریں گے اور پھر اللہ تعالی ان کے ہاتھوں پرچم اسلام بلند کرے گا اور مخالفین ومنکرین کس بری طرح ذلت ورسوائی میں مبتلا ہونگے۔

(نوٹ) مذکورہ بالا بیان صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۲ پر موجود ہے اور حضرت امام قرطبی نے اپنی کتاب التذکرۃ میں بھی اسکا تذکرہ کیا ہے (دیکھئے ج ۲ ص ۳۰۴)

جو لوگ اس واقعہ کو دنیا کے موجودہ حالات اور سائینسی اکتشافات کے ترازو میں تولنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دنیا نے بڑی ترقی کرلی ہے پھر اس طرح کی جنگ سمجھ میں نہیں آتی وہ بڑی غلطی کے مرتکب ہیں حدیث میں حضرت امام مہدی کے غزوات کا ذکر موجود ہے اور انکے ہاتھوں فتوحات کی پیشگوئی بھی کی گئی ہے اب یہ جنگ اور اسکا نقشہ کس طرح کا ہوگا اسے اپنے وقت پر رہنے دیجئے اور اس بات کو مان لیجئے کہ جب بھی ہوگا ایسا ہی ہوگا اور پھر یہ کیا ضروری ہے کہ اس وقت کے حالات اور نقشے یہی رہیں جن سے ہم گذر رہے ہیں کیا یہ ممکن نہیں کہ یہ دنیا اپنے انجام تک پہنچنے سے پہلے پہلے ایک اور کروٹ لے اور اس وقت کا نقشہ وہی ہوجائے جسے حدیث میں بتایا گیا ہے۔ پیغمبر کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اور ان کا فرمان حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے اور اسی پر مسلمانوں کو ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے ہم دنیا کے حالات اور اس کے موجودہ نقشے کا الٹنا پلٹنا تو مان سکتے ہیں لیکن پیغمبر کی زبان غلط کہہ جائے ایک مؤمن کبھی اسکا تصور تک نہیں کرسکتا سوا گر کوئی بات فی الحال کسی کے دماغ عالی میں نہ سماتی ہو تو اسے حدیث کے بجائے اپنے ہی دماغ کا علاج کرانا خود اسکے حق میں بھی نہایت مفید رہے گا۔

حضرت امام مہدی اصلاح وتزکیہ بھی کریں گے

حضرت امام مہدی علیہ الرحمۃ اپنے زمانہ کے ہر صاحب علم وعمل سے یقیناً اعلی اور افضل ہونگے اور وقت کے جو علماء کبار اور مشائخ عظام امت کی تعلیم وتربیت کا کام کررہے ہونگے حضرت امام مہدی امت محمدیہ کی قیادت وسیادت کے ساتھ ساتھ اصلاح وتربیت کا فریضہ بھی نہایت اعلی طریقے پر سرانجام دیں گے اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ذمہ داری عائد کی تھی کہ وہ کتاب وسنت کی تعلیم کے ساتھ لوگوں کا تزکیہ بھی کریں چنانچہ حضرت امام مہدی بھی اس سنت پر عمل کریں گے حضور ﷺ نے امام مہدی کی ایک شان معلم ومربی بھی بتائی ہے

فدفعه النبی ﷺ باظهار ظهور المهدی اذ ذاك فیزكیهم ویعلمهم ویطهرهم عن دنس البدعات (الکوکب الدری ج ۲ ص ۵۷)

یعنی امام مہدی لوگوں کا تزکیہ کریں گے ان کو علم دین سکھائیں گے اور انہیں بدعات کی گندگیوں سے پاک صاف کریں گے

اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی کے دور میں قرآن وسنت کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تزکیہ قلب پر بھی محنت ہوگی اور آپ کی برکت سے لوگوں کے قلوب بہت جلد محبت الٰہی کے نور سے منور ہوجائیں گے۔

حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری فرماتے ہیں کہ حضرت امام مہدی کے آنے کا ایک مقصد مسلمانوں کی دینی اصلاح بھی ہے

ویبعث المهدی علیه السلام لاصلاح المسلمین فبعد نزول عیسی علیه السلام یرتحل المهدی من الدنیا الی العقبی (العرف الشذی ص ۴۷ باب ماجاء فی المهدی)

یہ اصلاح دینی اور دنیوی دونوں طور پر ہوگی اور دنیا پھر ایک بار اہل اسلام کو عظمت کو سلام کرے گی۔ (انشاء اللہ العزیز)

حضرت امام مہدی کے دور کا عام نقشہ

حضرت امام مہدی کے ظہور سے پہلے زمین ظلم وستم سے بھری ہوگی اللہ کے باغی زمین میں ہر جگہ دندناتے پھر رہے ہونگے اور اسلام کے بظاہر نام لیوا احکام شریعت کا حلیہ مسخ کرنے میں لگے ہونگے توحید وسنت کی جگہ کفر وبدعت نے لے لی ہوگی لوگوں کے دلوں سے خوف خدا اور فکر آخرت نکل چکی ہوگی حضرت امام مہدی کے آنے پر اللہ تعالی اس زمین کا نقشہ بدل دیں گے میدان آپ کے ہاتھ رہے گا اسلام کا پرچم پھر سے بلند ہوگا (تجری الملاحم علی یدیه ویظهر الاسلام ۔العرف الوردی ص ۶۴)) آپ عدل وانصاف قائم کریں گے مظلوموں کی دادرسی ہوگی اور مسلمان پھر سے احکام شریعت کی پابندی کرنے لگ جائیں گے حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا

والذی نفسی بیده لیعودن الامر کما بدا لیعودن کل ایمان الی المدینة کما بدا منها حتی یکون کل ایمان بالمدینة ثم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایخرج رجل من المدینة رغبة عنها الا ابدلهاالله خیرا منه ولیسمعن ناس برخص من اسعار وریف فیتبعونه والمدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون (مستدرک ج ۴ ص ۵۰۱)

اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یقیناً اسلام اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا یقیناً سارا ایمان مدینے کی جانب لوٹے گا جس طرح کہ ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی حتی کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی وجہ سے نکل جائے گا اللہ تعالی اس سے بہتر کو وہاں آباد کر دے گا کچھ سنیں گے کہ فلاں جگہ ارزانی اور باغ وزراعت کی فروانی ہے تو وہ مدینہ کو چھوڑ کر وہاں چلے جائیں گے حالانکہ انکے لئے مدینہ ہی بہتر تھا کاش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔

المصنف لعبدالرزاق کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے آنے سے کچھ پہلے ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جس میں خدا کی حرام کردہ چیزوں کو کھلے عام حلال کردیا جائے گا

ثم تکون فتنة فلایبقی لله محرم الا استحل (المصنف ج ۱۱ ص ۳۷۲)

حضرت امام مہدی خدا کی حفاظت کے سایہ میں رہیں گے اور خدا کی نصرت آپ کے ساتھ رہے گی آپ کے زمانہ میں فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے یہ وہ دور ہوگا جس میں مسلمان مجبور نہ ہوں گے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا

میری امت کے آخر میں مہدی پیدا ہوگا اللہ تعالی اس پر خوب بارش برسائے گا اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو یکساں طور پر مال دے گا اسکے زمانہ میں مویشیوں کی کثرت اور امت میں عظمت ہوگی (مستدرک ج ۴ ص ۶۰۱)

ایک اور روایت میں ہے کہ

یرضی عنه ساکن السماء وساکن الارض یقسم المال صحاحا قال له رجل ما صحاحا قال بالسویة بین الناس ویملا الله قلوب امة محمد ﷺ غنی ویسعهم عدله حتی یامر منادیا فینادی فیقول من له فی المال حاجة فما یقوم من الناس الا رجل واحد فیقول انافیقول له انت السادن یعنی الخازن فقال له ان المهدی یا مرك ان تعطینی مالا فیقول له احث فیحثی حتی اذا جعله فی حجره وابرزه ندم فیقول کنت اجشع امة محمد ﷺ نفسا او عجز عنی ما وسعهم قال فیرده فلا یقبل منه فیقال له انا لا ناخذ شئیا اعطیناه (مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۲ مستدرک ج ۴ ص ۵۱۲)

آسمان وزمین والے اس سے خوش ہونگے وہ لوگوں کو یکساں طور پر مال دے گا اللہ تعالی انکے دور میں میری امت کے دلوں میں استغناء بھر دے گا اسکا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو وہ ہمارے پاس آئے چنانچہ مسلمانوں کی جماعت سے سوائے ایک آدمی کے کوئی بھی کھڑا نہ ہوگا حضرت مہدی اس سے کہیں گے خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا حکم دیا ہے یہ وہاں جائے گا تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) امت محمدیہ میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا میرے ہی لئے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی ووافی ہے اس پر وہ مال واپس کرنا چاہے گا مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے

حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرتﷺ نے ارشاد فرمایا

یکون فی آخر الزمان خلیفة یقسم المال ولا یعده (مسلم ج۲ص۳۹۵)
آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال بھر بھر کر دے گا اور اسے گنے گا نہیں
شارح مشکوۃ حضرت علامہ نواب قطب الدین محدث دہلویؒ لکھتے ہیں
حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ان کے نظام حکومت میں مالی حالت بہت زیادہ اچھی ہوگی فتوحات اور مال غنیمت وغیرہ کے ذریعہ ان کی آمدنی کا کوئی حساب نہیں ہوگا لیکن وہ اس مال ودولت کو اپنی شان وشوکت بڑھانے اور اپنی زندگی کو پرعیش بنانے پر خرچ نہیں کریں گے یا جمع کر کے اپنے خزانوں میں بند کر کے نہیں رکھیں گے جیسا کہ ہمارے زمانہ کے حکمراں اور بادشاہوں کا دستور ہے بلکہ وہ اس دولت کو مسلمانوں کی فلاح وبھبود اورانکی ضروریات میں صرف کریں گے اور اپنی طبعی سخاوت کی وجہ سے دونوں ہاتھ بھر بھر کر اپنی دولت لوگوں میں تقسیم کریں گے (مظاہر حق شرح مشکوۃ ج۵ص۲۸)
مجمع الزوائد کی روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ اسلام انکے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرے گا
والذی نفسی بیده لیعودن .. رواه البزار ورجاله رجال الصحیح (ج۷ص۳۱۷)
راوی حدیث شیخ الجریری نے اپنے شیخ ابونضرہ اور شیخ ابوالعلاء سے پوچھا کہ اس حدیث میں خلیفہ سے مراد کہیں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ تو نہیں ہیں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ نہیں یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ کوئی اور ہیں (نووی شرح مسلم ج۲ص۳۹۵) گو یہاں حضرت امام مہدی کا ذکر صراحتا نہیں لیکن دوسری روایات سے واضح ہوتا ہے کہ یہاں جس زمانہ کی خبر دی گئی ہے وہ دور حضرت امام مہدی کا ہوگا اور وہ خلیفہ امام مہدی ہونگے۔
ایک مرتبہ حضرت ابراہیم بن میسرہ نے حضرت طاؤس سے پوچھا کہ کیا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ مہدی ہیں آپ نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز وہ مہدی نہیں جس کے آخری زمانہ میں ظہور کی خبر دی گئی ہے
قال لا انه لم یستکمل العدل کله ای فهو من جملة المهدیین ولیس الموعود به آخر الزمان (صواعق محرقہ ص۱۶۵)
حضرت امام مجاہد (۱۰۰ھ) نے ایک صحابی سے نقل کیا ہے کہ حضرت مہدی کے زمانہ خلافت میں زمین اپنی پیداوار کو خوب اگائے گی اور آسمان خوب برسے گا اور انکے زمانہ میں امت اس قدر خوش حال ہوگی کہ اس سے قبل ایسی خوش حالی نہ ملی ہوگی
ویخرج الارض نباتها وتمطر السماء مطرها وتنعم امتی فی ولایته نعمة لم تنعمها قط (المصنف ابن ابی شیبہ ج۱۵ ص۱۹۸)
امام حافظ ابن کثیر آپ کے دور کے بارے میں لکھتے ہیں
وفی زمانه تکون الثمار کثیرة والزروع غزیرة والمال وافرا والسلطان قاهرا والدین قائما والعدو رغما والخیر فی ایامه دائما (علامات یوم القیامۃ ص۳۳ طبع بیروت)
کیا کوئی قادیانی بتا سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد کے دور میں کسی نے یہ منظر دیکھا ہو؟ مرزا غلام احمد اور اس کے دور کا نقشہ جس نے بھی دیکھا ہے یا پڑھا ہے وہ اس کے برعکس ہی دیکھا اور پڑھا ہے مگر افسوس کہ قادیانی عوام اب بھی اس کے دجل وفریب سے نکلنے کیلئے تیار نہیں؟۔

حضرت امام مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام ایک زمانہ میں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کی خبر دی اور اسکی تفصیلات سے اپنی امت کو آگاہ کیا ہے حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول حضرت مہدی کے ظہور کے بعد ہوگا یہ وہ دور ہوگا جس میں وقت کا ایک نہایت ہی پاکیزہ صفت بندہ حضرت مہدی اور ایک جلیل القدر نبی حضرت عیسی روح اللہ علیہ السلام اکٹھے ہونگے اور سرور دوعالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی نصرت وتائید میں دونوں اکٹھے چلیں گے انکی تعلیم وتبلیغ اور محنت وکوشش سے چہاردانگ عالم میں اسلام کا پرچم بلند رہے گا اور ہر طرف اسلام کی حکمرانی رہے گی اللہ تعالی اپنے دین کو تمام دینوں پر غالب کردے گا اور کسی میں جرات نہ ہوگی کہ وہ خدا کے اس دین کے منھ آنے کی کوشش کرے۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ ربہ الباری (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں
واتفاقهما علی أعلاء کلمة الملة النبیویة علی صاحبها ألوف السلام وآلاف التحیة (مرقات ج۱۰ص۱۷۴)
حضرت امام مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام کے ایک ہی زمانہ میں ہونے کی خبر خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ
لاتزال طائفة من امتی یقاتلون الحق ظاهرین الی یوم القیامة قال فینزل عیسی ابن مریم علیه السلام فیقول امیرهم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله هذه الامة (صحیح مسلم ج۱ص۸۷)

(ترجمہ) میری امت کا ایک گروہ حق کیلئے (کافروں اور اسلام دشمنوں سے) ہمیشہ لڑتا رہے گا قیامت کے دن تک وہ غالب رہے گا پھر حضرت عیسی علیہ السلام اتریں گے اس وقت اس گروہ کا امیر ان سے کہے گا کہ آئیے نماز پڑھایئے آپ فرمائیں گے کہ نہیں تم میں سے ایک دوسرے پر حاکم رہیں یہ وہ بزرگی ہے جو اللہ تعالی اس امت کو عنایت فرماوے گا۔

اس میں آپ نے حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کے وقت ایک امیر کے ہونے کی خبر دی ہے صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی روایت میں اسے امام کہا گیا ہے

كيف انتم اذا نزل فيكم ابن مريم وامامكم منكم (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)

(ترجمہ) اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب حضرت مریم کے بیٹے (حضرت عیسی علیہ السلام) تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔

حضرت جابرؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اس وقت مسلمانوں کا امیر حضرت عیسی علیہ السلام سے عرض کرے گا کہ آگے تشریف لایئے اور نماز کی امامت فرمایئے اس وقت حضرت عیسی علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے (المنار المنيف لابن القيم) تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے ليتقدم امامكم فليصل بكم (المستدرک ج ۴ ص ۵۳)

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام امام کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے لئے ہی اقامت کہی گئی ہے تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا

فيضع عيسى يده بين كتفيه ثم يقول له تقدم فصل فانها لك اقيمت فيصلى بهم امامهم (سنن ابن ماجہ ص ۳۰۸)

ان روایات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ وہ امیر اور امام جن سے حضرت عیسی علیہ السلام کی ملاقات ہوگی اور آپ انکی اقتداء میں نماز ادا فرمائیں گے وہ حضرت مہدی کے سوا اور کون ہو سکتے ہیں شارح بخاری حافظ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ) امام ابوالحسین الابری کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ حضرت مہدی اس امت سے ہونگے اور حضرت عیسی علیہ السلام آپ کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے

تواترت الاخبار بان المهدى من هذه الامة وان عيسى عليه السلام يصلى خلفه (فتح الباری ج ۶ ص ۴۹۳)

اس میں آپ نے بتادیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا حضرت مہدی کی اقتداء میں نماز ادا کرنا متواتر احادیث سے ثابت ہے

حضرت معمر امام ابن سیرین سے نقل کرتے ہیں

كان ابن سيرين يرى انه المهدى الذى يصلى وراه عيسى (المصنف لعبدالرزاق ج ۱۱ ص ۳۹۹)

حضرت امام قاضی ابوبکر ابن العربی حدیث کے الفاظ وامامکم منکم کے تحت لکھتے ہیں

ويؤمكم منكم قد روى انه يصلى وراء امام المسلمين خضوعا لدين محمد صلى الله عليه وسلم وشريعته (عارضۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی ج ۹ ص ۷۸)

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام پہلی نماز حضرت مہدی کے پیچھے کیوں پڑھیں گے؟ اسکا جواب یہ ہے کہ آپ کا پہلی نماز میں حضرت مہدی کی اقتدا کرنا اس بات کا اعلان ہوگا کہ یہ دور دور محمدی ہے اب حضور کا قانون اور حضور کی شریعت کے مطابق ہی دین کے سارے احکام ومسائل طے ہونگے اگر حضرت عیسی علیہ السلام آتے ہی امام بن جاتے تو یہ شبہ ہوتا کہ آپ کے آنے پر کہیں کوئی نئی شریعت تو نہیں آئے گی یا آپ شریعت محمدی کو منسوخ تو نہیں کر رہے ہیں سو آپ کا امام مہدی کی اقتداء کرنا حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا عنوان اور اسی کی تائید کا ایک عمدہ نشان اور کھلا اعلان ہوگا۔ حضرت علامہ حافظ ابن حجر شافعی (۹۷۲ھ) لکھتے ہیں

حضرت مہدی کا عیسی علیہ السلام کی امامت کرانے سے یہ مقصد ہے کہ اس بات کا اظہار ہو کہ وہ ہمارے نبی ﷺ کے تابع ہیں اور حضور ﷺ کی ہی شریعت کے مطابق فیصلے کرنے والے بن کر نازل ہوئے ہیں اور حضرت عیسی اپنی شریعت کے کسی حکم پر عمل نہیں کریں گے اور باوجود افضل ہونے کے اس امام کی اقتداء کرنے میں جس بات کا اظہار واشتہار مطلوب ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے (صواعق محرقہ ص ۵۶۱)

حضرت علامہ ابن الجوزی اس سے پہلے بھی یہ بات کہہ چکے ہیں

لو تقدم عيسى اماما لوقع فى النفس اشكال ولقيل اتراه نائبا أو مبتدئا شرعيا فيصلى ماموما لئلا يتدنس بغبار الشبهة وجه قوله ﷺ لانبى بعدى (عمدۃ القاری بشرح البخاری ج ۱۶ ص ۴۰ -- الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ۹۹ للعلامۃ البرزنجی التوفی ۱۱۰۳ھ)

اس تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام اور حضرت مہدی دو الگ الگ شخصیت ہیں ایک نہیں۔ جو لوگ ان دونوں کو ایک ہی شخصیت قرار دیتے ہیں وہ بتائیں کہ کیا امام اور مقتدی ایک ہوتا ہے؟ نہیں۔ دونوں علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں اگر کوئی مقتدی ہے تو وہ امام نہیں اور اگر وہ امام ہے تو پھر مقتدی نہیں۔ سو حضرت مہدی اور حضرت عیسی علیہ السلام کا دور ایک ہوگا آپ اہل اسلام کی قیادت کریں گے اور دنیا بھر کے مسلمان ایک پرچم تلے آجائیں گے۔ آپ کا دور بھی بڑا ہی شاندار اور خوش حال ہوگا ہر طرف امن وامان اور سکون واطمینان ہوگا تفصیل کیلئے راقم الحروف کی تالیف ﴿ مصباح الظلام فی

حیات سیدنا عیسی علیه السلام ﷺ کا مطالعہ فرمائیے۔

حضرت امام مہدی کی وفات

حضرت امام مہدیؒ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زیرسایہ مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں گے اورسات یا نو سال تک رہیں گے پھرآپ کا انتقال ہوگا اوراہل اسلام آپ کی نماز جنازہ پڑھ کرآپ کوخدا کے سپرد کردیں گے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ حضوراکرم ﷺ کا ارشاد ہے

فیلبث سبع سنین ثم یتوفی ویصلی علیه المسلمون قال ابوداؤد وقال بعضهم عن هشام تسع سنین وقال بعضهم سبع سنین (سنن ابی داؤد ج۲ص۲۳۲)

اس تفصیل سے یہ بات کھل جاتی ہے کہ قرب قیامت جس شخص کے آنے کی خبردی گئی ہے وہ حضرت محمد بن عبداللہ ہونگے اوران کا لقب مہدی ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں سے ہونگے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ آئیں گے یہاں حجراسوداورمقام ابراہیم کے درمیان انکے ہاتھوں پرلوگ بیعت کریں گے اللہ تعالی کی خاص تائیدا ورنصرت انکے ساتھ رہے گی مسلمان انہیں اپنا قائداورخلیفہ تسلیم کریں گے انکے خلاف اٹھنے والے خداکے عذاب میں مبتلا ہوں گے آپ کے ہاتھوں اسلام کا پرچم بلند ہوگا ہرطرف امن ہوگا ظلم وستم کا خاتمہ ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آپ کی ملاقات ہوگی اورآپ پہلی نمازانکی اقتداء میں اداکریں گے اورحضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زیرسایہ کچھ عرصہ اسلام کی نصرت اوراہل اسلام کی خدمت کا فریضہ انجام دے کرانتقال کرجائیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔اورآپ کو بیت المقدس میں سپردخاک کردیں گے فرضی الله تعالی عنه وارضاه۔شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ شرح عقیدہ سفارینی (جلد۲ص۸۱) کے حوالہ سے لکھتے ہیں

ویصلی علیه روح الله عیسی علیه السلام ویدفنه فی بیت المقدس کذا فی شرح العقیدة السفارینیه (تعلیق الصبیح ج۶ص۲۰۳)

یہ وہ خبرہے جواللہ کے سچے نبی خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اوراسے قرب قیامت کی نشانی فرمایا ہے۔اورآپ کی خبربلاشبہ سچ ہے اس میں چوں وچرا کرنا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے۔

احادیث مہدی کی حیثیت

حضرت امام مہدی کے بارے میں احادیث مختلف درجات کی ہیں ان میں سے بعض ضعیف بھی ہیں اورحسن بھی تاہم اسکا انکارنہیں کیا جاسکتا کہ احادیث مہدی کی تعداد بہت زیادہ ہیں اورانہیں روایت کرنے والے صحابہ کرام اورتابعین بھی کچھ کم نہیں ہیں تقریبا چالیس کے قریب صحابہ کرام نے حضرت مہدی سے متعلق احادیث روایت کیں ہیں اسی طرح شروع سے آج تک ائمہ ومجتہدین مفسرین ومحدثین فقہاء ومتکلمین نے اپنی اپنی کتابوں میں احادیث مہدی نقل کیں ہیں اوراس پرردوانکارنہیں کیا اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی کے متعلق احادیث اس لائق ہیں کہ انہیں نہ صرف یہ کہ قبول کیا جائے بلکہ اس کی روسے اسے اپنے عقائد میں بھی لایا جائے اوریہ مانا جائے کہ قرب قیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے فردفرید کے ظہورکی خبردی ہے جواہل بیت میں سے ہوگا اورلقب اسکا مہدی ہوگا یہی وجہ ہے کہ علماء نے ان احادیث کو صحیح کہا ہے اوراسے متواتر احادیث کا درجہ دیا ہے حضرت امام عقیلی (۳۲۳ھ) لکھتے ہیں

فی المهدی احادیث جیاد (الضعفاء ص۳۰۰ تہذیب ج۷ص۳۹۱)

وفی المهدی احادیث صالحة الاسانید ان النبی ﷺ قال ۔(ایضاص۱۳۹)

شیخ الاسلام حضرت علامہ حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) ایک شیعہ عالم کا جواب دیتے ہوئے تحریرفرماتے ہیں کہ

ان الاحادیث التی یحتج بها علی خروج المهدی احادیث صحیحة رواها ابوداؤد والترمذی واحمد وغیرهم من حدیث ابن مسعود وغیره (منہاج السنۃ ج۸ص۲۵۵)

واحادیث المهدی معروفة رواها الامام احمد وابوداؤد والترمذی وغیرهم کحدیث عبدالله بن مسعود عن النبی ﷺ انه قال ـ ـ(منہاج السنۃ ج۴ص۹۵)

وہ احادیث جن سے امام مہدی کے ظہورپراستدلال واحتجاج کیا جاتا ہے وہ سب درست ہیں جنہیں امام ابوداؤد وامام ترمذی امام احمد اوردوسرے ائمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعوداوردیگرصحابہ سے روایت کیا ہے (منہاج السنۃ ج۴ص۲۱۱)

آپ کے شاگردرشید حضرت علامہ حافظ ابن قیم (۷۵۱ھ) لکھتے ہیں

والاحادیث علی خروج المهدی اصح اسنادا (المنار المنیف ص۱۳۰)

جن علماء اور محدثین نے احادیث مہدی کو صحیح قرار دیا اور اسے درست جانا ہے ان میں محدث امام حاکم (۴۰۵ھ) امام ذہبی (۷۴۸ھ) حضرت امام ترمذی (۲۷۹ھ) حضرت امام ابن حبان (۳۵۴ھ) امام علامہ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) حضرت امام ابوداؤد (۲۷۵ھ) امام عقیلی (۳۲۳ھ) امام ابن العربی (۵۴۳ھ) امام قرطبی (۶۷۱ھ) امام طیبی حضرت امام ابن قیم جوزی (۷۵۱ھ) حافظ ابن حجر (۸۵۲ھ) امام ملا علی قاری (۱۰۱۴) علامہ امام سیوطی (۹۱۱ھ) محدث امام بیہقی (۴۵۸ھ) حضرت علامہ قاضی عیاض (۵۴۴ھ) علامہ حافظ ابن حجر مکی (۹۷۲ھ) امام حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) وغیرہ وغیرہ جیسے کبار محدثین ومفسرین ہیں ان اکابر کا احادیث مہدی کو درست قرار دینا اور اس سے استدلال کرنا بتاتا ہے کہ اس باب میں شک کرنے والے بڑی غلطی پر ہیں

احادیث مہدی متواتر درجے کی ہیں

حضرت علامہ ابوالحسن محمد بن حسین بن ابراہیم الآبری السجزی (۳۶۳ھ) نے بھی اسے تواتر ہی بتایا ہے آپ کا بیان ملاحظہ کیجئے۔

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بكثرة رواتها عن المصطفى ﷺ فى المهدى وانه من اهل بيته انه يملك سبع سنين وانه يملا الارض عدلا وان عيسى يخرج فيساعده على قتل الدجال وانه يؤم هذه الامة ويصلى عيسى خلفه (المنار المنیف لابن قیم ص۱۴۰ و (تہذیب التہذیب ج۹ ص۱۲۶ ترجمہ محمد بن خالد الجندی۔ فتح الباری ج۶ ص۳۵۸)

حضرت مہدی کے بارے میں مروی روایات اپنے راویوں کی کثرت کی بناء پر تواتر اور شہرت عام کے درجہ تک پہنچ گئی ہیں کہ وہ حضور کے گھرانے سے ہونگے اور آپ سات سال تک دنیا میں حکومت کریں گے اور زمین میں عدل وانصاف کا جھنڈا گاڑیں گے اور عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوکر دجال کو قتل کرنے میں انکی نصرت کریں گے اور آپ اس امت کے مہدی کی امامت میں نماز پڑھیں گے۔

حافظ ابن قیم نے شیخ موصوف کا یہ کلام اپنی کتاب المنار المنیف میں نقل کیا اور اس پر کوئی احتجاج نہ کیا آپ کا سکوت کرنا اسکے قبول ہونے کی طرف اشارہ ہے (تعلیق الصبیح ج۶ ص۱۹۸ المنار المنیف لابن قیم ۱۴۱)

حضرت علامہ سخاوی (۹۰۲ھ) نے بھی احادیث مہدی کو متواتر بتایا ہے

وقد نقل غير واحد عن الحافظ السخاوى انها متواترة والسخاوى ذكر ذلك فى فتح المغيث ونقله عن ابى الحسين الآبرى ..وفى تاليف العلاء ادريس بن محمد الحسينى العراقى فى المهدى هذا ان احاديثه متواترة او كادت (نظم المتناثر من الحدیث المتواتر ص۲۳۷)

ورد خبر المهدى فى احاديث ذكر السخاوى انها وصلت الى حد التواتر (ایضا ص۲۳۷ عقد الدرر ص۱۶ یوسف بن یحی المقدسی)

حضرت علامہ حافظ ابن حجر مکی شافعی (۹۷۲ھ) نے اپنی تالیف صواعق محرقہ میں حضرت امام مہدی کے بارے میں بہت سی احادیث نقل کیں ہیں اور ان میں سے کسی پر کوئی جرح نہیں کی حضرت امام مہدی کا نام ونسب انکا حلیہ نیز حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول کے بعد پہلی نماز میں انکی اقتداء کرنا بیان کیا اس کتاب میں آپ نے احادیث مہدی کو متواتر لکھا ہے

احاديث المهدى كثيرة متواترة الف فيها كثير من الحفاظ منهم ابونعيم وقد جمع السيوطى ماذكره وزاد عليه فى العرف الوردى (صواعق محرقہ ص۱۶۵)

مہدی کی احادیث بے شمار اور متواتر ہیں بہت سے حفاظ حدیث نے ان کے متعلق کتابیں تالیف کیں ہیں جن میں ابونعیم (صاحب حلیۃ الاولیاء) بھی ہیں نیز علامہ حافظ سیوطی نے بھی مزید روایات کے ساتھ انہیں اپنی کتاب العرف الوردی میں جمع کیا ہے (صواعق محرقہ ص۵۵۶ حاشیہ)

آپ آگے چل کر تنبیہ کے زیر عنوان لکھتے ہیں

خروج مہدی کیلئے زیادہ واضح بات یہ ہے کہ ان کا ظہور عیسی علیہ السلام کے نازل ہونے سے پہلے ہوگا ابوالحسین الابری کہتے ہیں کہ متواتر اخبار اور کثرت رواۃ سے حضور ﷺ سے ان کے خروج کے متعلق یہی بات مستفاض ہے کہ وہ آپ کے اہل بیت سے ہوگا اور وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا.......... حضرت عیسی علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے (صواعق محرقہ ص۵۶۱)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں

دریں باب احادیث بسیار وارد شدہ قریب تواتر (اشعۃ اللمعات ج۴ ص۳۱۸)

امام مہدی کے متعلق بہت سی احادیث وارد ہیں جو کہ تواتر کے قریب ہیں

شیخ محمد البرزنجی المدنی (۱۱۰۳ھ) نے آپ اپنی کتاب ﴿الاشاعة لاشراط الساعة﴾ میں قیامت کے قریب ہونے والی بڑی علامتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مہدی کے ظہور کی احادیث کو متواتر معنوی بتایا اور کہا ہے کہ حضرت مہدی کا آخری زمانہ میں خروج کرنا صحیح حدیث سے ثابت ہے اور آپ حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کی اولاد میں سے ہونگے اور اس بات کے انکار کی کوئی وجہ ہی نہیں

ان احادیث وجود المهدی وخروجه آخر الزمان وانه من عترة الرسول ﷺ من ولد فاطمة علیها السلام بلغت حد التواتر المعنوی فلا معنی لانکارها (الاشاعۃ ص ۱۰۴)

پھر آپ آگے چل کر لکھتے ہیں

وغایة ماثبت بالاخبار الصحیحة الصریحة الکثیرة الشهیرة التی بلغت التواتر المعنوی وجود الآیات العظام التی منها بل اولها خروج المهدی وانه یاتی فی آخر الزمان من ولد فاطمة یملا الارض عدلا لماملئت ظلماوانه یقاتل الروم فی الملحمة ویفتح القسطنطنیة ویخرج الدجال فی زمنه وینزل عیسی علیه السلام ویصلی خلفه (الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ۱۷۵)

حضرت امام محمد سفارینی (۱۱۸۸ھ) نے اپنی کتاب لوامع الانوار البھیہ میں حضرت مہدی کے بارے میں طویل کلام کیا ہے آپ کے ہاں بھی ظہور مہدی کی احادیث متواتر ہیں اور آپ نے اسے عقیدہ اہل سنت بتا کر اس پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیا ہے

قد کثرت الروایات بخروج المهدی حتی بلغت حد التواتر المعنوی وشاع ذلك بین علماء السنة حتی عد من معتقداتهم (شرح عقیدہ سفارینی ج ۲ ص ۸۰)

پھر آپ خروج مہدی سے متعلق احادیث وآثار نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں

وقد روی عمن ذکر من الصحابة وغیر هم من ذکر منهم رضی الله عنهم بروایات متعددة وعن التابعین من بعدهم مایفید مجموعة العلم القطعی فالایمان بخروج المهدی واجب کما هو مقرر عند اهل العلم ومدون فی عقائد اهل السنة والجماعة (ایضا۔ نظم المتناثر ص ۲۳۸)

حضرت علامہ قاضی شوکانی (۱۲۵۰ھ) نے بھی پچاس سے زائد مرفوع احادیث اور اٹھائیس کے قریب آثار نقل کئے ہیں موصوف بھی احادیث مہدی کو متواتر کہتے ہیں

قال القاضی الشوکانی فی الفتح الربانی الذی امکن الوقوف علیه من الاحادیث الواردة فی المهدی المنتظر خمسون حدیثا وثمانیة وعشرون اثراًثم سردها مع الکلام علیها ثم قال وجمیع ماسقناه بالغ حد التواتر کما لا یخفی علی من له فضل اطلاع (تحفۃ الاحوذی ج ۶ ص ۴۸۵)

امام شوکانی نزول مسیح کے عقیدہ پر گفتگو کرتے ہوئے ہیں لکھتے ہیں

فتقرران الاحادیث الواردة فی المهدی المنتظر متواترة والاحادیث فی الدجال متواترة والاحادیث الواردة فی نزول عیسی علیه السلام متواترة (التوضیح فی تواتر ماجاء فی المهدی والدجال والمسیح ص ۶۷)

مولانا نواب صدیق حسن خان بھوپالی (۱۳۰۷ھ) ﴿الاذاعة لما کان ومایکون بین یدی الساعة﴾ میں لکھتے ہیں

والاحادیث الواردة فی المهدی علی اختلاف روایاتها کثیرة جدا تبلغ حد التواتر المعنوی وهی فی السنن وغیرها من دواوین الاسلام من المعاجم والمسانید۔

آپ آگے چل کر لکھتے ہیں

لاشك ان المهدی یخرج فی آخر الزمان من غیر تعیین لشهر وعام لما تواتر فی الباب واتفق علیه جمهور الامة خلفا عن سلف الا من یعتد بخلافه.... لامعنی للریب فی امر ذالك الفاطمی الموعود المنتظر والمدلول علیه بالادلة بل انکار ذلك جرأة عظیمة فی مقابلة النصوص المستفیضة المشهورة البالغة الی حد التواتر (الاذاعۃ ص ۱۱۳۔ بیروت)

امام مہدی کے بارے میں جن احادیث تک ہماری رسائی ہوئی ہے ان میں پچاس احادیث ہمارے علم میں آئی ہے ان میں سے صحیح بھی ہیں اور حسن بھی اور کچھ ضعیف بھی جن کا ضعف بھی دوسری صحیح احادیث کے ساتھ مل کر ختم ہو جاتا ہے لہذا مہدی کے بارے میں احادیث مجموعی طور پر بلا شک وشبہ تواتر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہیں بلکہ اصول حدیث کی کتابوں میں مذکور تمام اصطلاحات کی رو سے ان احادیث سے کم تر درجہ والی احادیث کو متواتر قرار دیا جاتا ہے تو یہ احادیث مہدی بالاولی متواتر قرار پائیں جبکہ امام مہدی کے بارے میں صراحت کرنے والے آثار صحابہ بھی بکثرت ہیں اور وہ ہیں بھی مرفوع احادیث کے حکم میں کیونکہ یہ مسئلہ ایسے غیبی امور میں سے ہے جن میں کسی کے ذاتی اجتہادات کو کوئی دخل نہیں ہوسکتا

حضرت علامہ عبدالعزیز فرہاروی لکھتے ہیں

تواترت الاحادیث فی خروج المهدی وافردها بعض العلماء بالتالیف وملخصها انه من اهل بیت النبی ﷺ وانه یملك الارض ویملوها بالعدل بعد ماملئت بالجور وانه یلاقی عیسی علیه السلام فالتصدیق بخروجه

واجب (نبراس ص ۳۱۵)

حضرت علامہ محدث محمد بن جعفر الکتانی (۱۳۴۵ھ) لکھتے ہیں

والحاصل ان الاحادیث الواردة فی المهدی المنتظر متواترة (نظم المتناثر ص ۱۴۷)

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی لکھتے ہیں

زاد عدد الاحادیث المرفوعة فی المهدی علی تسعین والآثار سوی ذلك (تعلیق ج ۶ ص ۱۹۷)

ظہور مہدی سے متعلق مرفوع احادیث نوے سے زیادہ ہیں اور آثار صحابہ و تابعین اسکے علاوہ ہیں

سو حضرت امام مہدی کے قرب قیامت خروج کا عقیدہ صحیح احادیث سے ثابت ہے اور یہ حدیثیں تواتر کے درجے کی ہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت علامہ سفارینی نے اس عقیدہ پر ایمان لانا واجب ٹھہرایا ہے

فالایمان بخروج المهدی واجب کما هو مقرر عند اهل العلم ومدون فی عقائد اهل السنة والجماعة (لوامع الانور)

اور ان سے بہت پہلے علامہ حسن بن علی البربہاری (۳۲۹ھ) نے بھی یہی بیان دیا ہے

والایمان بنزول عیسی علیه السلام ینزل فیقتل الدجال ویتزوج ویصلی خلف القائم من آل محمد صلی الله علیه وسلم...... (طبقات الحنابلہ ج ۲ ص ۲۰)

اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہونگے آپ دجال کو قتل کریں گے اور آپ کی شادی ہوگی نیز آپ آل محمد کے قائم کے پیچھے نماز ادا کریں گے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی (۱۹۷۴ء) کا یہ بیان ہم مقدمہ میں نقل کر آئے ہیں

اہل سنت والجماعت کے عقائد میں سے ہے کہ امام مہدی کا ظہور اخیر زمانہ میں حق اور صدق ہے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اس لئے کہ امام مہدی کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اگرچہ اس کی بعض تفصیلات اخبار آحاد سے ثابت ہوں عہد صحابہ و تابعین سے لے کر اس وقت تک امام مہدی کے ظہور کو مشرق و مغرب میں ہر طبقہ کے مسلمان علماء اور صلحاء عوام اور خواص ہر قرن ہر عصر میں نقل کرتے چلے آئے ہیں (عقائد الاسلام ص ۱۲۹)

قرآن و حدیث اور ملت اسلامیہ کے جلیل القدر علماء کی تصریحات کے ہوتے ہوئے حضرت امام مہدی اور انکے ظہور کے عقیدہ سے انحراف کرنا کھلی گمراہی نہیں تو اور کیا ہے ہاں اگر کسی شخص کو اس کے ثبوت قطعی درجے کے نہ ملیں اور ان احادیث کے معنی میں اسے کوئی شبہ ہو تو اس پر کفر کا فتوی نہیں لگایا جائے گا تاہم اسکے گمراہ ہونے میں کوئی شک نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص واضح دلائل اور ثبوت کے ہوتے ہوئے اسکا انکار کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ صرف گمراہی نہیں ہوگی کفر ہوگا کیونکہ احادیث مہدی متواتر درجے کی ہیں اور متواترات کا انکار اسلام سے کھلا انحراف ہوتا ہے۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مفتیان کرام لکھتے ہیں

قیامت کے قریب امام مہدی کا آنا صحیح احادیث اور اجماع امت سے ثابت شدہ مسئلہ ہے اس سے انکار کرنا صحیح احادیث اور اجماع سے انکار کرنے کے مترادف ہے جبکہ احادیث سے انکار کفر ہے......اس روایت سے امام مہدی کی پوری تفصیل واضح ہوتی ہے جبکہ اس کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں بھی متعدد صحیح روایات موجود ہیں تو اتنی صحیح روایات کے انکار کا کیا جواز ہے اور زبان کی ایک جنبش سے صحیح احادیث کے ایک مکمل باب سے انکار کیا معنی رکھتا ہے تاہم جو شخص مہدی آخر الزمان کا انکار کرتا ہے تو دراصل وہ احادیث نبویہ کا انکار کرتا ہے اور اس پر وہی حکم لگایا جائے گا جو ایک منکر حدیث پر لگایا جاتا ہے۔ (فتاوی حقانیہ ج ۱ ص ۱۶۶)

کیا حضرت مہدی سے متعلقہ احادیث ضعیف ہیں

یہ صحیح ہے کہ حضرت مہدی کے بارے میں جس قدر احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں ساری ضعیف نہیں ہیں ان میں صحیح بھی ہیں اور حسن بھی نیز محدثین نے ان احادیث کے درجات کی صراحت بھی کی ہیں تاہم کسی حدیث کے ضعیف ہونے اور موضوع ہونے میں زمین و آسمان کا فرق ہے موضوع حدیث کی کوئی حیثیت و اہمیت ہی نہیں ہوتی ضعیف حدیث قبول بھی ہوتی ہیں اور عمل میں بھی آتی ہیں اگر ضعیف حدیثیں کسی درجے میں بھی لائق قبول نہ ہوتیں تو آپ ہی بتائیں کیا محدثین اپنی کتابوں میں ضعیف حدیثیں درج کرتے کیا جامع ترمذی اور دیگر کتب حدیث میں ضعیف حدیثیں نہیں ہیں؟ علماء محدثین اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ جب کسی حدیث کی روایات کی کثرت ہو جائے تو اگرچہ وہ ضعیف ہوں مگر اس سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ اسکی کہیں کوئی نہ کوئی اصل موجود

ہے حضرت علامہ ابن عراقی تنزیہ الشریعۃ میں حضرت امام حاکم کی مستدرک کے حوالہ سے لکھتے ہیں
اذا كثرت الروايات فی حديث ظهران للحديث اصلا
(تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ ج ۱ص ۲۰۰)
محدث جلیل حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلویؒ شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں

واعلم انه قد طعن بعض المورخين فی احاديث المهدی وقال انها احاديث ضعيفة ولذا اعرض الشيخان البخاری ومسلم عن اخراجهما...... قلت وهذا غلط وشطط قطعا وبتاتا فان احاديث المهدی قد اخرجها ائمة الحديث فی دواوين السنة كالامام احمد والترمذی والبزار وابن ماجه والحاكم والطبرانی وابی يعلی الموصلی ونعيم بن حماد شيخ البخاری وغيرهم عن جماعة من الصحابة (تعلیق الصبیح ج ۶ص ۱۹۷)

احادیث مھدی کو بعض مؤرخین نے نشانہ طعن بنایا ہے اور کہا ہے کہ یہ سب ضعیف ہیں اسلیئے بخاری و مسلم نے ان احادیث سے اعراض کیا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ قطعا غلط ہے کیونکہ ظہور مہدی کی احادیث کو ائمہ نے اپنی کتب حدیث میں نقل کیا ہے جیسے امام احمد امام ترمذی...... ہیں اور انکے علاوہ بہت سے محدثین نے صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت سے ان احادیث کو نقل کیا ہے

علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوری شرح ترمذی میں لکھتے ہیں کہ علامہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں احادیث مھدی کی تضعیف کی ہے لیکن یہ انکی غلطی اور خطا ہے۔ آپ آگے لکھتے ہیں

قلت الاحاديث الواردة فی خروج المهدی كثيرة جدا ولكن اكثرهم ضعاف ولاشك فی حديث ان عبدالله بن مسعود الذی رواه الترمذی فی هذ الباب لاينحط عن درجة الحسن وله شواهد كثيرة من بين حسان وضعاف فحديث عبدالله بن مسعود هذا مع شواهده وتوابعه صالح للاحتجاج بلا مرية فالقول بخروج المهدی وظهوره هو القول الحق والصواب (تحفۃ الاحوذی ج ۶ص ۴۸۵)

میں کہتا ہوں کہ خروج مہدی کی احادیث بہت زیادہ ہیں تاہم ان میں اکثر ضعیف ہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت ابن مسعود کی یہی حدیث جو اس باب میں امام ترمذی نے نقل کی ہے یہ حسن درجہ کی ہے اور اسکے بہت سے شواہد موجود ہیں جو حسن درجے کے ہیں اور بعض ضعیف بھی ہیں لیکن عبداللہ بن مسعود کی یہ حدیث اپنے توابع و شواہد کے ساتھ دلیل کیلیے بلا شک کافی ہے سو امام مہدی کے خروج کا قول ہی حق پر مبنی ہے

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ظہور مہدی کی روایات بیشک ضعیف درجے کی کیوں نہ ہوا پنے کثرت اور شواہد و دلائل کی بناء پر اس لائق بن جاتی ہیں اسے قبولیت عام کا درجہ مل جائے اسی لئے محدثین اسے لائق قبول سمجھتے ہیں رہا مورخین کا طعن تو یہ مسئلہ تاریخی نہیں کہ انکی بات لائق تسلیم ہو خود ان مؤرخین کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اس باب میں محدثین کے پیچھے چلیں نہ یہ کہ محدثین کو اپنے پیچھے چلائیں۔

امام بخاری اور امام مسلم نے احادیث مہدی کیوں نہیں لیں

مؤرخ ابن خلدون کا یہ کہنا کہ چونکہ احادیث مہدی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نہیں اسلیئے اسکی کچھ اہمیت نہیں ہے ایک اور بڑی غلطی ہے۔
صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عیسی علیہ السلام کی آمد ثانی اور نزول کی روایت میں امامکم منکم اور امیرھم کے الفاظ موجود ہیں یہاں امامکم اور امیرھم سے مراد کون ہیں؟ شارحین حدیث نے ان الفاظ سے کونسی شخصیت مراد لی ہے؟ اگر شارحین حدیث اس سے امام مہدی مراد لیتے ہیں تو کیا اس سے پتہ نہیں چلتا کہ امام بخاری اور امام مسلم نے ظہور مہدی کی روایت کو تسلیم کیا ہے گو اس نام سے نہیں۔
پھر کسی روایت کا صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نہ ہونا اس بات کی ہرگز دلیل نہیں کہ وہ روایت اور حدیث کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتی ایک نہیں کتنی ایسی حدیثیں ہیں جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نہیں حدیث کی دوسری کتابوں میں موجود ہیں اور اس پر ایک جہاں کا عمل ہے مگر کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ اب ان روایتوں کا کوئی اعتبار نہیں رہا اگر صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہی حرف آخر ہوتی تو آخر کیا ضرورت پیش آئی کہ خود انکے عالی قدر تلامذہ نے حدیث کی کتابیں لکھیں اور ان میں وہ حدیثیں درج اور نقل کیں جنہیں انکے اساتذہ نے نقل نہیں کیا تھا اور پھر بتایا کہ ان احادیث پر صحابہ اور تابعین نیز ائمہ مجتہدین میں سے کن کن کا عمل رہا ہے ان کا حدیث کی کتابیں لکھنا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ صرف صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو حدیث کی کتابیں سمجھنا غلط ہے کہ اس میں جو مروی ہے وہی صحیح ہے اسکے سوا کوئی روایت صحیح نہیں اور چھوٹتے ہی اس کی اہمیت ختم کر دی جائے یہ طرز عمل انتہائی غیر ذمہ دارانہ اور محدثین سے جدا ایک طریقہ کار ہے جسے کسی طرح صحیح نہیں کہا جا سکتا محدث جلیل حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی لکھتے ہیں

امام مہدی کی حدیثوں کا صحیحین میں ذکر نہ ہونا تو یہ اہل فن کے نزدیک کوئی جرح نہیں ہے خود ان کا ہی اقرار ہے کہ انہوں نے جتنی صحیح احادیث جمع کیں ہیں وہ سب کی سب اپنی کتابوں میں درج نہیں کی ہیں اسلیئے بعد میں ہمیشہ محدثین نے مستدرکات لکھی ہیں (ترجمان السنۃ ج ۴ص

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی قدس سرہ نے بھی شرح مشکوۃ میں یہی بیان دیا ہے اور بتایا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ بخاری و مسلم نے ان احادیث کی تخریج نہیں کی اسلئے یہ صحیح نہیں ان کی یہ علت خود معلول و کمزور ہے

فان البخاری ومسلما لم یستوعبا الاحادیث الصحیحة والالاف المؤلفة من الاحادیث الصحیحة لم یخرجها البخاری ومسلم وهی صحیحة بلاشك وشبهة عند ائمة الحدیث (تعلیق الصبیح ج۶ص ۱۹۸)

امام بخاری اور امام مسلم نے صحیح احادیث کا استقصاء نہیں کیا ہے ہزاروں حدیثیں ایسی ہیں جو محدثین کے نزدیک بلاشک وشبہ صحیح ہیں مگر بخاری و مسلم میں وہ حدیثیں موجود نہیں ہیں

چلئے آپ کو موجودہ دور کے ان دو بزرگوں کی بات سے اتفاق نہیں تو آیئے ان سے پہلے کے بزرگوں سے بھی سن لیں شارح مسلم حضرت امام نووی لکھتے ہیں

فانهما لم یلتزمااستیعاب الصحیح بل صح عنهما تصریحهما بانها لم یستوعباه وانما قصد اجمع جمل من الصحیح کم یقصد المصنف فی الفقه جمع جملة من مسائله لا انه یحضر جمیع مسائله (نووی شرح صحیح مسلم ج۱ص۱۶)

امام بخاری اور امام مسلم نے صحیح حدیثوں کے استیعاب کا التزام نہیں کیا بلکہ دونوں سے صحت کے ساتھ اس بات کی تصریح موجود ہے کہ انہوں نے استیعاب سے کام نہیں لیا بلکہ انکا مقصد صحیح حدیثوں کے ایک حصہ کو جمع کرنا ہے جس طرح کہ فقہ کے مصنف کا مقصد فقہی مسائل کے ایک حصہ کو جمع کرنا ہوتا ہے نہ کہ فقہ کے سب مسائل کا اکٹھا کر لینا۔۔

علامہ ابوالفضل محمد بن طاہر بن علی المقدسی لکھتے ہیں

واما البخاری رحمه الله فانه لم یلتزم ان یخرج کل ما صح من الحدیث حتی یتوجه علیه الاعتراض وکما انه لم یخرج عن کل من صح حدیثه ولم ینسب الی شئی من جهات الجرح وهم خلق کثیر یبلغ عددهم نیفا وثلاثین الفا لان تاریخه یشتمل علی نحو من اربعین الفا وزیادة وکتابه فی الضعفاء دون السبع مائة ومن خرجهم فی جامعه دون الفین کذا لم یخرج کل ماصح من الحدیث (شروط الائمۃ الخمسۃ ص۳۰)

(ترجمہ) امام بخاری نے اس بات کا التزام نہیں کیا کہ ہر صحیح حدیث کی اپنی کتاب میں تخریج کریں تاکہ ان پر یہ اعتراض وارد ہو جیسا کہ انہوں نے ہر اس آدمی کی حدیثیں نقل نہیں کیں جن کی حدیثیں صحیح ہوں اور اس پر کوئی جرح نہ ہو اور یہ بہت زیادہ افراد ہیں جنکی تعداد تقریبا تیس ہزار سے زیادہ ہیں اسلئے کہ بخاری کی اپنی تاریخ تقریبا چالیس ہزار افراد پر مشتمل ہے اور انکی ضعفاء کے بارے میں لکھی کتاب تقریبا سات سو آدمیوں پر مشتمل ہے اور جنکی احادیث کی تخریج انہوں نے اپنی صحیح میں کی ہے وہ دو ہزار سے بھی کم ہیں اسی طرح ہر صحیح حدیث کی بھی (اپنی کتاب میں) تخریج نہیں کی

چلئے امام بخاری کی اپنی بات ہی مان لیجئے امام بخاری کہتے ہیں کہ

میں حضرت اسحٰق بن راہویہ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے کہا کہ

لوجمعتم کتابا مختصرا لسنن النبی ﷺ فوقع ذلك فی قلبی فاخذت فی جمع هذاالکتاب (شروط الائمۃ الخمسۃ ص۲۱)

اگر تم حضور ﷺ کی احادیث کو ایک مختصر کتاب میں جمع کر لو تو کیا خوب ہو تو انکی یہ بات میرے دل کو بھا گئی سو میں نے اس کتاب میں انہیں جمع کر لیا۔

سوال یہ ہے کہ کیا اس میں ساری صحیح حدیثیں ایک جگہ جمع ہو گئی ہیں اسکا جواب یقیناً نفی میں ہوگا خود امام بخاری کہتے ہیں

لم اخرج فی هذا الکتاب الا صحیحا وترکت من الصحیح اکثر (ایضا ص۲۱)

میں نے اس کتاب (یعنی صحیح بخاری) میں صحیح حدیثیں نقل کی ہیں اور جس قدر حدیثوں کو چھوڑ دیا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہیں

اور اسکی وجہ امام بخاری فرماتے ہیں یہ اس لئے کیا کہ کہیں کتاب طویل نہ ہو جائے

وترکت من الصحیح حتی لایطول (مقدمہ فتح الباری ج۱ص۴)

حافظ موصوف امام بخاری کے اس بیان پر فرماتے ہیں

فقد ظهر ان قصد البخاری کان وضع مختصر فی الصحیح ولم یقصد الاستیعاب لا فی الرجال ولافی الحدیث (شروط الائمۃ ص۲۱)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ امام بخاری کا قصد ایک مختصر کتاب جمع کرنے کا تھا نہ تو انکا مقصد ثقہ روایوں کا استیعاب تھا اور نہ ہی صحیح احادیث کا استیعاب مقصود تھا۔

جہاں تک صحیح مسلم کا تعلق ہے تو انہوں نے بھی کبھی یہ دعوی نہ کیا کہ انکی کتاب میں ساری صحیح احادیث آ گئی ہیں اور انکے سوا اب کوئی صحیح حدیث نہیں ہے خود آپ کی تصریح بھی موجود ہے کہ میں نے بھی اس کتاب میں ساری کی ساری صحیح حدیثیں جمع نہیں کی ہیں آپ ایک بحث میں لکھتے ہیں

ليس كل شئی عندی صحيح وضعته ههنا (صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۴)
حضرت امام مسلم جب حضرت عبداللہ بن رواۃ سے ملے اور انہوں نے صحیح مسلم کے لفظ صحیح کے بارے میں پوچھا تو امام مسلم نے فرمایا کہ۔
میں نے تو اس کتاب کی تخریج کر کے اسے صحیح کہا ہے اور یہ نہیں کہا ہے کہ...... جو حدیث اس کتاب میں روایت نہ کروں وہ ضعیف ہے لیکن اس کی تدوین اس لئے کی کہ یہ مجموعہ میرے پاس اور ان لوگوں کے پاس موجود رہے جو مجھ سے اس کتاب کو لکھیں اور ان احادیث کی صحت میں شبہ نہ کیا جائے میں نے یہ نہیں کہا کہ اس کے علاوہ اور حدیثیں ضعیف ہیں (شروط الائمۃ ص ۲۴)
حضرت امام حاکم نے یہ بات اور زیادہ کھلے لفظوں میں فرمائی ہے آپ لکھتے ہیں

ولم يحكما ولا واحد منهما انه لم يصح من الحديث غير مااخرجهما (المستدرک ج ۱ ص ۴۱)
یعنی بخاری و مسلم نے اور نہ ان میں سے کسی ایک نے یہ کہا ہے کہ صرف وہی احادیث صحیح ہیں جو انہوں نے نقل کی ہیں (اور انکے سوا کوئی دوسری صحیح نہیں ہے)

حضرت علامہ حافظ ابن کثیر اپنی کتاب الباعث الحثیث میں لکھتے ہیں
بلا شبہ بخاری و مسلم نے ان تمام احادیث کی روایت کا التزام نہیں کیا جن پر صحت کا حکم لگایا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے خود بہت سی ان احادیث کو صحیح کہا ہے جو ان کی کتابوں میں موجود نہیں چنانچہ ترمذی وغیرہ بخاری سے ان احادیث کی تصحیح نقل کرتے ہیں جو بخاری میں موجود نہیں بلکہ سنن میں مروی ہیں

ایک اور شبہ کا ازالہ
ظہور مہدی کے انکار کی ایک راہ یہ بتائی جاتی ہے کہ مہدی سے متعلق روایات بخاری و مسلم میں تو نہیں نیز یہ روایتیں مؤطا مالک میں بھی نہیں ہیں (رسائل و مسائل ج ۱ ص ۵۰) اسلئے اس کی کچھ اہمیت نہیں ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ روایت مؤطا میں ہوتی تو آپ فرماتے کہ اسے امام ابوحنیفہ نے کیوں بیان نہیں کیا اگر وہ بیان کر جاتے تو آپ کہتے کہ اسے امام شافعی نے کیوں نہ فرمایا اگر کسی بات کو تسلیم کرنا ہی مقصود نہ ہو تو پھر ایک نہیں بہت راستے موجود ہیں آپ خود ہی اس ادیب سے پوچھئے کہ دین کے وہ سارے اہم مسئلے مؤطا امام مالک میں موجود ہیں اور اگر موجود ہیں تو پھر انکے بعد امام بخاری اور امام مسلم نے حدیث لکھنے میں اس قدر محنت کیوں کی تھی؟ کیا کسی مالکی نے یہ کہا ہے کہ امام مالک کی مؤطا کے بعد اب کسی حدیث کی کتاب کی ضرورت نہیں اور نہ اب دین کی کوئی کتاب لکھی جانی چاہیئے اگر نہیں تو یہ کہنا کہ اس میں ہو تو مانوں یا اس کتاب میں ہوں تو تسلیم کروں یہ نہ ماننے کا ایک حیلہ تو ہے کوئی دلیل نہیں ہے

حدیث لا مهدی الا عیسی کا مطلب

جو لوگ ظہور مہدی کی احادیث سے جان چھڑانا چاہتے ہین وہ سنن ابن ماجہ میں منقول ایک روایت اپنی تائید میں لے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی اور مسیح دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں نہیں ایک ہی ہیں اور حضرت مسیح ہی درحقیقت مہدی ہیں اسلئے مہدی کا کوئی مستقل وجود ماننا درست نہیں۔
﴿الجواب﴾ حضرت مسیح اور حضرت مہدی کا دو علیحدہ وجود ہونا صحیح احادیث اور محدثین وعلماء دین کے بیانات کی روشنی میں آپ کے سامنے آچکا ہے اس صراحت کے ہوتے ہوئے ان دو شخصیتوں کو ایک ماننا ہرگز راہ صواب نہیں ہے حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے عظیم الشان نبی ہیں اور آپ کا قیامت کے قریب آسمان سے نزول ہوگا جبکہ حضرت مہدی نبی نہیں نہ آسمان سے انکا نزول ہوگا آپ اس امت سے ہیں اور حضور ﷺ کے گھرانے سے ہیں انکی نبوت کا عقیدہ کسی مسلمان کا نہیں ہے سنن ابن ماجہ کی جس روایت سے استدلال کیا جاتا ہے وہ یہ ہے

حدثنا يونس بن عبدالاعلى حدثنا محمد بن ادريس الشافعي حدثنى محمد خالدالجندى عن ابان بن صالح ...... ولا مهدى الا عيسى بن مريم (سنن ابن ماجہ ص ۳۰۲) کہ حضرت عیسی بن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں۔

الجواب...... آپ پہلے اس روایت کی سند پر غور کیجئے
اس میں محمد بن خالد جندی ہے جو مجہول روای ہے یعنی اسکا کوئی اتہ پتہ نہیں کہ یہ صاحب کون ہیں اسلئے یہ روایت سندا ساقط الاعتبار ہے۔ حضرت علامہ قرطبی اپنی مایہ ناز کتاب التذکرۃ میں اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

ان هذا الحديث لايصح لانه انفرد بروايته محمد بن خالد الجندى قال الحاكم ابوعبدالله الحافظ الجندى هذا مجهول واختلف فى اسناده قتاده يرويه عن ابان بن صالح عن الحسن عن النبى ﷺ مرسلا مع ضعف ابان وتارة يرويه عن ابان بن صالح عن الحسن عن انس بن مالك عن النبى ﷺ بطوله فهو منفرد به مجهول عن ابان وهو متروك عن الحسن منقطع والاحاديث عن النبى ﷺ فى التنصيص على خروج المهدى من عترته من ولد فاطمة ثابتة اصح من هذا الحديث فالحكم لها دونه

پھر آپ نے حضرت امام ابوالحسین الابری کا ارشاد نقل کیا ہے اور بتایا ہے کہ حضرت مہدی کے خروج کی روایات خبر مستفیض کے طور پر آئی ہیں اور یہ کہ

حضرت مہدی اہل بیت سے ہونگے

پھر آپ لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد لامھدی الاعیسی کا معنی یہ ہو کہ حضرت عیسی کے سوا کوئی بھی کامل اور معصوم مہدی نہیں اس طرح ساری حدیثیں آپس میں مل جاتی ہیں اور ہر قسم کا تعارض اٹھ جاتا ہے

ویحتمل ان یکون قوله علیه الصلاة والسلام ولامھدی الا عیسی ای لامھدی کاملا معصوما الا عیسی وعلی هذا تجتمع الاحادیث ویرتفع التعارض (تذکرہ ج۲ص۳۰۰)

ندوۃ العلماء لکھنؤ (انڈیا) کے بانی حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری (۱۳۴۶ھ) **لامھدی الا عیسی** والی روایت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں امام قرطبی اپنی کتاب تذکرہ میں امام مہدی کا ذکر کرتے ہیں اس میں یہ روایت نقل کرکے لکھتے ہیں ﴿وهذا لاینافی ماتقدم فی احادیث المهدی لان معانیه تعظیم شان عیسی بن مریم علیه الصلاة والسلام علی المهدی ای انه لامهدی الا عیسی لعصمة وکماله فلاینافی وجود المهدی کقولهم مافت الا علی﴾ یعنی بیان سابق میں جو حدیثیں خاص امام مہدی کے باب میں آئی ہیں ان کے مخالف یہ روایت (لامہدی الاعیسی) نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں حضرت عیسی علیہ السلام کی عظمت وشان بمقابلہ امام مہدی کے بیان کرنا مقصود ہے جس طرح عرب کا یہ مقولہ ہے لافتی الاعلی یعنی کوئی جوان نہیں ہے مگر علیؓ۔ اب ظاہر ہے کہ اس قول کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت علی کے سوا اور کوئی جوان نہیں ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ حضرت علی ایسے عالی ہوصلہ اور صاحب قوت جوان ہیں کہ ان کے مقابلہ میں گویا دوسرا جوان نہیں ہے اسی طرح حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی شان ہدایت ایسی عظیم الشان ہے کہ دوسرا ہادی ان کے مقابلہ میں گویا نہیں ہے۔ اس قول کو امام عبدالوہاب شعرانی نے خلاصہ تذکرہ میں نقل کیا ہے (دوسری شہادت آسمانی ص ۵۷۔ احتساب قادیانیت ج۷ص ۳۵۳)

حضرت علامہ صنعانی اس روایت کو موضوع بتاتے ہیں (الفوائد المجموعۃ ص۵۱۰۔ خاتمہ مجمع البحار ج۳ص ۵۱۹) حضرت علامہ عبدالعزیز فرہاروی لکھتے ہیں

لان الحدیث لایصح (نبراس ص۳۱۵)

علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں کہ

هذا خبر منکر تفرد به یونس بن عبدالاعلی عن الشافعی ومحمد بن خالد جندی قال الازدی منکر الحدیث وقال الحاکم مجهول وکذا قال ابن الصلاح فی امالیه (انجاح الحاجۃ ص۳۰۲)

شیخ الاسلام حضرت علامہ حافظ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) اس روایت پر لکھتے ہیں

وهذا الحدیث ضعیف وقد اعتمدا ابومحمد بن الولید البغدادی وغیره علیه ولیس مما یعتمد علیه رواه ابن ماجه عن یونس عن الشافعی والشافعی رواه عن رجل من اهل الیمن یقال له محمد بن خالد الجندی وهو ممن لا یحتج به ولیس هذا فی مسند الشافعی وقد قیل ان الشافعی لم یسمعه من الجندی وان یونس لم یسمعه من الشافعی (منہاج السنۃ ج۸ص۲۵۶)

آپ ایک اور جگہ لکھتے ہیں

والحدیث الذی فیه لامهدی الا عیسی بن مریم رواه ابن ماجه وهو حدیث ضعیف رواه عن یونس عن الشافعی عن شیخ مجهول من اهل الیمن لاتقوم باسناده حجة ولیس هو فی مسنده بل مداره علی یونس بن عبدالاعلی وروی عنه انه قال حدثت عن الشافعی وفی الخلعیات وغیرها حدثنا یونس عن الشافعی لم یقل حدثنا الشافعی ثم قال عن حدیث محمد بن خالد الجندی وهذا تدلیس یدل علی توهینه (منہاج السنۃ ج۴ص۱۰۲)

حضرت علامہ حافظ ابن قیم (۷۵۱ھ) اس روایت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

ولو صح لم یکن فی حجة لان عیسی اعظم مهدی بین یدی رسول الله ﷺ وبین الساعة وقد دلت السنة الصحیحة عن النبی ﷺ علی نزوله علی المنارة البیضاء شرقی دمشق وحکمه بکتاب الله ووضعه الجزیة واهلاك اهل الملل فی زمانه فیصح ان یقال لامهدی فی الحقیقة سواه وان کان غیره مهدیا کما یقال لا علم الا مانفع ولامال الا ماوقی وجه صاحبه وکمایصح ان یقال انما المهدی عیسی بن مریم یعنی المهدی الکامل المعصوم (المنار المنیف ص ۱۳۶)

یعنی اگر یہ روایت کسی درجے میں تسلیم کرلی جائے تو بھی یہ دلیل لینا کہ حضرت عیسی کے سوا کوئی مہدی نہیں ہے صحیح نہیں ہے اسلئے کہ حضور ﷺ اور قیامت کے درمیان حضرت عیسی مہدی اعظم ہیں اور صحیح احادیث میں حضور سے ثابت ہے کہ حضرت عیسی مشرقی دمشق کے سفید منارہ پر اتریں گے اور کتاب اللہ کے ساتھ فیصلے کریں گے جزیہ ختم کردیں گے اور سب ملتوں والے انکے دور میں مٹ جائیں گے پس یہ کہنا صحیح ہے کہ حقیقت میں حضرت عیسی کے سوا کوئی مہدی نہیں ہے اگرچہ انکے علاوہ بھی کوئی مہدی ہوسکتا ہے جس طرح یہ کہا جاتا ہے کہ نفع دینے والے علم

کے سوا کوئی علم نہیں (حالانکہ ہے) اور جو مال اپنے مالک کی عزت کا سبب بنے اسکے سوا کوئی مال نہیں (حالانکہ ہے) اسی طرح یہ کہنا بھی صحیح ہے مہدی حضرت عیسی ہیں یعنی آپ کامل اور معصوم مہدی ہیں (اوران کے علاوہ بھی کوئی اور مہدی ہے)

مفسر شہیر حضرت علامہ حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں

هذا الحديث فيما يظهر ببادى الراى مخالف للاحاديث الواردة فى اثبات مهدى غير عيسى ابن مريم وعند التامل لاينافيها بل يكون المراد من ذالك ان المهدى حق المهدى هو عيسى ولاينفى ذلك ان يكون غيره مهديا ايضا (علامات يوم القيامة ص۳۴ طبع بیروت ۔العرف الوردى ص ٨٦)

حضرت علامہ ابن کثیر کا یہ بیان بھی دیکھئے آپ حضرت مہدی کے تعارف میں لکھتے ہیں

الذى يكون فى آخر الزمان وهو احد الخلفاء الراشدين والائمة المهديين وليس هو بالمنتظر الذى تزعمه الرافضة وترتجى ظهوره من سرداب سامراء فان ذلك مالاحقيقة له ولاعين ولا اثر ويزعمون انه محمد بن الحسن بن العسكرى وانه دخل السرداب وعمره خمس سنين واما ماسنذكره فقد نطقت به الاحاديث المروية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه يكون فى آخر الدهر واظن ظهوره سيكون قبل نزول عيسى بن مريم كمادلت على ذلك الاحاديث (علامات يوم القيامة ص۲۷ ۔بیروت)

حضرت مہدی وہ ہیں جو آخر زمانہ میں ہونگے آپ خلیفہ راشد اور ہدایت یافتہ اماموں میں سے ایک ہیں آپ وہ امام منتظر نہیں جس کے بارے میں رافضی اس گمان میں مبتلا ہیں کہ وہ سامرا نامی غار سے ظاہر ہونگے اس کی حقیقت نہیں ہے یہ سب بے بنیاد باتیں ہیں ہاں امام مہدی کے بارے میں ہم ابھی احادیث نقل کریں گے جن سے معلوم ہوگا کہ آپ آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا جیسا کہ حضور کی احادیث سے پتہ چلتا ہے

حضرت علامہ حافظ ابن حجر مکی (۹۷۲ھ) اس حدیث پر لکھتے ہیں

انما هو على تقدير ثبوته والافقد قال الحاكم اوردته تعجبا لا محتجا به وقال البيهقى تفرد به محمد بن خالد وقد قال الحاكم انه مجهول واختلف عنه فى اسناده وصرح النسائى بانه منكر وجزم غيره من الحفاظ بان الاحاديث التى قبله اى الناصة على ان المهدى من ولد فاطمة اصح اسناده (صواعق محرقہ ص ۱۶۵)

اول تو یہ ثابت ہونے کی صورت میں مؤول ہوگی ورنہ تو امام حاکم نے کہا ہے کہ میں تو اسے حجت پکڑنے کیلئے نہیں بلکہ تعجب کیلئے لایا ہوں اور امام بیہقی کہتے ہیں کہ اس میں رواوی محمد بن خالد متفرد ہے امام حاکم اسے مجہول کہتے ہیں اور اسکی اسناد میں بھی اختلاف کیا ہے اور امام نسائی نے اسے صریح طور پر منکر قرار دیا ہے اور دوسرے حفاظ حدیث نے جزم کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اس سے پہلی بیان ہونے والی ظہور مہدی کی روایات جس میں آپ کو اولاد فاطمہ میں سے بتایا ہے اسکی سندیں صحیح ہیں (صواعق محرقہ ص ۵۵۵۔ترجمہ)

حضرت علامہ موصوف اس سے کچھ پہلے یہ لکھ آئے ہیں

اى لا مهدى على الحقيقة سواه لوضعه الجزية واهلاكه الملل المخالفة لملتنا كما صحت به الاحاديث أولا مهدى معصوما الا هو (ایضاص ۱۶۵)

حدیث کے ثابت ہونے کی صورت میں اسکا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عیسی کے سوا کوئی حقیقی مہدی نہیں کہ وہ آکر جزیہ کو ختم کرنے اور مخالف ملتوں کو مٹادیں گے جیسا کہ صحیح احادیث میں بیان ہوا کہ اسکے سوا کوئی معصوم مہدی نہیں ہے (دیکھئے ص ۵۵۴)

شارح مشکوۃ حضرت مولانا ملا علی القاری (۱۰۱۴ھ) نے بھی شرح مشکوۃ میں اس روایت کو باتفاق محدثین ضعیف قرار دیا ہے اور علامہ طیبی کے حوالہ سے بتایا ہے کہ حضور کی احادیث خروج مہدی اور انکے اہل بیت میں سے ہونے پر اس روایت سے زیادہ صحیح طریقہ سے ثابت ہیں اگر یہ روایت ثابت ہو تو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عیسی کے سوا کوئی کامل اور معصوم مہدی نہیں ہے یعنی اسکا یہ مطلب لینا کہ حضرت عیسی کے سوا اور کوئی مہدی نہ ہوگا غلط ہے۔

اعلم ان حديث لا مهدى الا عيسى بن مريم ضعيف باتفاق المحدثين كما صرح به الجزرى على انه من باب لافتى الا على قال الطيبى رحمه الله الاحاديث عنه صلى الله عليه وسلم فى التنصيص على خروج المهدى من عترته من ولد فاطمه ثابتة اصح من هذا الحديث فالحكم لها دونه قال ويحتمل معناه لامهدى كاملا معصوما الا عيسى عليه السلام (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ ج۱۰ص ۱۸۳)

علامہ عبدالرؤف المناوی (۱۰۲۹ھ) نے شرح جامع صغیر میں بھی یہ بات بیان کی ہے آپ لکھتے ہیں

ولاينافى أخبار المهدى لامهدى الا عيسى ابن مريم لان المراد كما مرت الاشارة اليه لامهدى على الحقيقة الا عيسى سوده لوضع الجزية واهلاكه الامم المخالفة أو لا مهدى معصوما الا هو (فیض القدیر ج ۴۲۳۵)

حضرت علامہ سفارینی لکھتے ہیں

والصواب الذی علیه اهل الحق ان المهدی غیر عیسی وانه یخرج قبل نزول عیسی علیه السلام (لوائح الانوار البہیہ ج۲ص۷۹)
صحیح بات جس پر اہل حق ہیں وہ یہ کہ حضرت مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جدا ایک شخصیت ہیں حضرت مہدی کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول سے پہلے ہوگا
حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں
چونکہ احادیث سے تغائر وتمائز حضرت عیسیٰ علیہ السلام وحضرت مہدی علیہ السلام کا ثابت ہے اور نیز اجماع اس پر منعقد ہے اسلئے حدیث لامہدی الاعیسی بالاجماع (ضعیف وناقابل حجت ہے صحیح ہوتی تو تب بھی) ماؤل ہے علماء نے چند تاویلیں ذکر کی ہیں جو مناسب معلوم ہوا اختیار کر لینا جائز ہے میرے نزدیک توجیہ حدیث کی یہ ہے کہ یہ ترکیب مستعمل ہوتی ہے کمال تشابہ کیلئے۔ پس مطلب یہ ہے کہ ان دونوں بزرگوں میں باعتبار صفات کمال کے ایسا تشابہ ہوگا کہ گویا مہدی عین عیسیٰ علیہ السلام کی ہیں جیسا کسی کا قول ہے شعر
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری
اور امامکم منکم میں امام سے مراد حضرت مہدی ہیں اور اس سے قبل اس حدیث میں یہ ہے کہ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم اور امامکم منکم مبتداء خبر مل کر حال واقع ہوگا اس میں تو کوئی وجہ شبہ اتحاد کی بھی نہیں بلکہ مطلب صاف ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایسی حالت میں آویں گے جبکہ تم میں مہدی بھی موجود ہونگے غرض کسی حدیث سے دونوں کا ایک ہونا ثابت نہیں (الخطاب الملیح ص۲۴)
اس تفصیل سے پتہ چلا کہ حضرت مہدی اور حضرت مسیح کے وجود کا ایک نہ ہونا امت میں کبھی اختلافی نہیں رہا سب نے انہیں علیحدہ علیحدہ وجود قرار دیا ہے اب جو لوگ اس روایت کی رو سے جو خود اپنی جگہ ساقط الاعتبار اور مجہول راوی سے آئی ہے ان دونوں کو ایک بتاتے ہیں وہ غلط بیانی کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد کی دھوکہ دہی

مرزا غلام احمد مہدی اور عیسیٰ کو ایک بتانے کیلئے جب کوئی دلیل نہ دے سکا تو اس نے پھر شیخ محمد اکرم صابری کی ایک کتاب کا سہارا لیا کہ بروز کی بحث لے کر کسی طرح ان کے نام سے یہ بات
چلا دی جائے کہ وہ بھی دونوں کو ایک سمجھتے ہیں اس نے شیخ موصوف کے نام پر جھوٹ اور افتراء کس طرح کیا اسے دیکھئے اور سوچئے کہ وہ صلح کے دنوں میں بھی کیسی کیسی شرارت اور دھوکہ دیتا تھا مرزا قادیانی شیخ صابری کی کتاب اقتباس الانوار کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ
ایک گروہ اکابر صوفیہ نے نزول جسمانی سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ نزول مسیح موعود بطور بروز کے ظاہر ہوگا چنانچہ اقتباس انوار میں جو تصنیف شیخ محمد اکرم صابری ہے جس کو صوفیوں میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے جو حال میں مطبع اسلامی لاہور میں ہمارے مخالفوں کے اہتمام سے چھپی ہے یہ عبارت لکھی ہے...... وبعضے برآنند کہ روح عیسی درمہدی بروز کند ونزول عبارت ازہمیں بروزاست مطابق ایں حدیث کہ لامہدی الاعیسی بن مریم (ایام الصلح ص۱۳۸۔ر۔خ۔ج۱۴ص۳۸۳)
مرزا غلام احمد نے اس عبارت سے یہ دھوکہ دینا چاہا کہ شیخ محمد اکرم صابری کے نزدیک مہدی اور عیسیٰ ایک ہی شخصیت ہیں اسی لئے وہ اس حدیث سے حجت پکڑتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ شیخ محمد اکرم صابری اس سے آگے یہ لکھ چکے ہیں کہ''ایں مقدمہ بغایت ضعیف است''۔ نیز آپ اسی کتاب میں اس بات کو بہت ہی کمزور بات لکھ کر بتا چکے ہیں کہ امام مہدی حضرت فاطمہ الزہراؓ کی اولاد میں سے ہونگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز ادا کریں گے اور اس پر صوفیہ کرام کا اجماع واتفاق بھی ہے حتی کہ آپ نے شیخ ابن عربی سے بھی اس بیان کو نقل فرمادیا آپ کا بیان دیکھئے
یک فرقہ برآں رفتہ اند کہ مہدی آخر زمان عیسیٰ بن مریم است واین روایت بغایت ضعیف است زیرآنکہ اکثر احادیث صحیح ومتواتر از رسالت پناہ ﷺ ورود یافتہ کہ مہدی آخر زمان از بنی فاطمہ خواہد بود وعیسی باؤ اقتداء کردہ نماز خواہد گزارد وجمیع عارفاں صاحب تمکین بر ایں متفق اند چنانچہ شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ در فتوحات مکیہ مفصل نوشتہ است کہ مہدی آخر زمان از آل رسول اللہ ﷺ من اولاد فاطمہ زہرہ ظاہرے شود واسم او اسم رسول اللہ ﷺ باشد
(اقتباس الانوار ص۷۲)
مرزا غلام احمد کو جب کہیں سے بھی اس حدیث کے صحیح ہونے دلیل نہ ملی تو اس نے ایک من گھڑت اصول بنالیا اور کہا کہ کسی حدیث کے صحیح یا غلط ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ ائمہ حدیث کی بات مانی جائے وہ بیشک کہتے رہیں کہ حدیث لامہدی الاعیسی بن مریم موضوع ہے یا ضعیف ہے میں چونکہ خود عیسیٰ بن مریم ہوں اسلئے خدا نے مجھے بتادیا ہے کہ ان کی بات نہ سنو یہ حدیث صحیح ہے اور تیرے سوا اور کوئی مہدی نہیں ہے مرزا غلام احمد کہتا ہے
کسی حدیث کی صحت یا عدم صحت کے متعلق تو علمائے ظواہر اور محدثین اس کو موضوع یا مجروح ہی ٹھہراویں مگر میں اس کے مقابل اور معارض کی

حدیث کو موضوع کہوں گا اگر خدا تعالی نے اس کی صحت مجھ پر ظاہر کر دی جیسے لا مہدی الا عیسی بن مریم والی حدیث ہے محدثین اس پر کلام کرتے ہیں مگر مجھ پر خدا تعالی نے یہی ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے ((ملفوظات ج ۳ ص ۶۴)

اب ایک طرف اتنا زور کہ مہدی اور مسیح ایک ہی ہے دو نہیں اور یہ بات خدا بھی اسے بتا چکا مگر اس کے ساتھ دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ مرزا غلام احمد نے مجبور ہو کر پھر ان دونوں کو علیحدہ بھی تسلیم کر لیا اور کہا کہ یہ دونوں دو ہیں ایک نہیں اس نے لکھا

مسیح موعود اور مہدی اور دجال تینوں مشرق ہی میں ظاہر ہونگے

(تحفہ گولڑویہ ص ۸۱ ر۔ح۔ج ۱۷ ص ۱۶۷)

یہاں اس نے تسلیم کیا کہ یہ تین ایک نہیں تین تین ہیں یعنی علیحدہ علیحدہ ہیں اب اگر کوئی قادیانی ان تینوں کو ایک مانے تو اسے اپنے دماغ کا علاج کرانا چاہیئے

۔

حضرت امام مہدی کے متعلق قادیانیوں اور بزعم خود پڑھے لکھے لوگوں کے اعتراضات اور شبہات کے جوابات آپ کے سامنے ہیں اب آپ ہی دیانت دارانہ فیصلہ کریں کہ ان میں کون صراط مستقیم پر ہے اور کون راہ حق سے دور جا پڑا ہے ہماری ان تمام دوستوں سے جو حضرت امام مہدی کے بارے میں کسی شک میں ہیں مخلصانہ گذارش ہے کہ وہ پھر سے ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ملاحظہ فرماویں اور دیکھیں کہ حضور نے قرب قیامت تشریف لانے والے جس فرد فرید کی خبر دی ہے تو اس خبر کی پوری تفصیل سے بھی ہمیں مطلع کر دیا ہے تا کہ کوئی بہروپیا اور مکار اس نام کی رو سے ہمارے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈال سکے۔اور جیسے ہی کوئی بہروپیا دعوی کرے اسے احادیث کی رو سے بے نقاب کر کے امت کے ایمان وعقیدہ کی حفاظت کی جا سکے چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کسی نے مہدی یا مسیح یا نبی ہونے کا دعوی کیا علماء اسلام نے انہیں احادیث کی رو سے بے نقاب کیا ہے یہ لوگ لاکھ تاویلات اور تحریفات کا کھیل کھیلنے کی کوشش کرتے رہے مگر آخر کار انہیں ذلت ورسوائی کا منہ اس دنیا میں ہی دیکھنا پڑا اور یہ خدا کا فیصلہ ہے کہ باطل ہمیشہ شکست سے دوچار ہو گا اور اسے حق کے سامنے کھڑے رہنے کی کبھی ہمت نہ ہو گی اللہ تعالی ہمیں حق اور اہل حق کے ساتھ رکھے اور اس پر استقامت عطا فرمائے۔آمین ثم آمین

آیئے اب مرزا غلام احمد قادیانی کے بزعم خود اس عظیم الشان نشانی پر ایک سرسری نظر ڈالیں جسے قادیانی لوگ مرزا غلام احمد کے مہدی ہونے کی تائید میں ہمیشہ پیش کرتے رہتے ہیں یورپ کے ملک جرمنی کے چھ قادیانی یہی نشانی لے کر استاذنا المحترم محقق العصر حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتھم العالیہ کی خدمت میں آئے آپ نے انکے ایک ایک شبہات اور دلائل کا اس طرح جائزہ لیا کہ جب وہ واپس گئے تو قادیانیوں کی یہ نشانی مٹ چکی تھی اور یہ لوگ بعد میں کہتے پائے گئے کہ ہم وہاں نہ جاتے تو اچھا تھا ہمارے مبلغوں نے ہمیں ذلیل کروا دیا۔ سچ ہے جب حق آ جاتا ہے تو باطل کو ذلیل ہو کر بھاگنا ہی پڑتا ہے اس میں اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ حق کے سامنے کھڑا رہ سکے۔

لیجئے حضرت علامہ صاحب مدظلہ العالی کا یہ بیان غور سے پڑھئے انشاءاللہ کوئی قادیانی مبلغ یا مربی اس موضوع پر آپ کے سامنے آنے کی ہمت نہ کرے گا۔

اگلا صفحہ ملاحظہ کیجئے

کسوف وخسوف

ایک رمضان میں چاند گرہن اور سورج گرہن دونوں کو گرہن لگنے

کی پیشگوئی سے مرزا غلام احمد کا غلط استدلال اور اسکا عالمانہ جواب

الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

جولوگ اس دنیا میں خدا کے نمائندے ہوکر آتے ہیں بسا اوقات انکے پیچھے کبھی آسمانی آوازیں سنائی دیتی ہیں یہ ان سے پہلے لوگوں کی پیشگوئیاں ہیں جو انکے آنے کی خبر دیتی ہیں یہ زمین پر انکے آسمانی جلال کا نشان ہوتا ہے جن کا سامنا کرنے کی کسی میں ہمت نہیں ہوتی لیکن کسی پیش گوئی کو خوامخواہ اپنے اوپر منطبق کرنا اور دجل کی راہ سے مامور من اللہ بن بیٹھنا یہ ایک ایسی آسان راہ ہے جس سے کذاب بہت جلد پہچانا جاتا ہے علمی مسائل اور کتاب وسنت کے دلائل تو بسا اوقات پڑھے لکھے لوگوں کو بھی سمجھ نہیں آتے لیکن پیشگوئیاں اور واقعات یہ وہ دلچسپ مباحث ہیں جن سے مجرم جلدی پہچانا جاتا ہے۔

حضرت امام باقر (۱۴۸ھ) سے ایک کمزور سند سے ایک پیشگوئی چلی آرہی تھی کہ امام مہدی کے وقت میں ایک رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگے گا نیز چاند کو رمضان کی پہلی رات گرہن لگے گا اور سورج کو اس ماہ کے وسط میں اور ایسے گرہن اس سے پہلے جب سے خدا نے یہ دنیا پیدا کی ہے کبھی نہ لگے ہونگے

مرزا غلام احمد قادیانی کے وقت میں ایک دفعہ تیرھویں رمضان کو چاند گرہن لگا اور اسی ماہ کی اٹھائیسویں تاریک کو سورج گرہن تو اس وقت مرزا غلام احمد نے دعوی کیا کہ یہ میرے صدق کا نشان ہیں مہدی میں ہی ہوں اس نے کہا۔

لوگو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا یہ راز تم کو شمس وقمر بھی دکھا چکا

مرزا غلام احمد کا کہنا کہ رمضان کی پہلی رات سے تیرھویں رات مراد ہے اور وسط رمضان سے اٹھائیسویں تاریخ مراد ہے اور مہدی سے میں مراد ہوں یہ اسکی غلط بیانی ہے مرزا قادیانی نے پیشگوئی سے دھوکہ یہ دیا کہ امام باقر کی اس پیشگوئی میں پہلی رات سے مراد گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات مراد لے لی چونکہ چاند گرہن تیرھویں چودھویں اور پندرھویں کو لگتا ہے اسلئے اس نے تیرھویں کو پہلی رات کہا اور وسط رمضان سے مراد ان دنوں کا وسط ہے جس میں سورج گرہن ہوتا ہے اور یہ اس رمضان کی ۲۸ کو لگا ہے لہذا تیرھویں اور اٹھائیسویں کا چاند گرہن اور سورج گرہن اس پیشگوئی کے عین مطابق ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ میں مہدی ہوں

عوام کو یہ بات نہیں جانتے کہ چاند گرہن تیرھویں چودھویں اور پندرھویں کو لگتا ہے لیکن علم ہیئت جاننے والے اور علم طبعیات کے ماہرین تو جانتے ہیں کہ چاند گرہن انہی راتوں کو لگتا ہے اور سورج گرہن جب چاند ۲۷۔۲۸۔۲۹ کی منزلوں میں ہو

آیئے اس مجلس میں حضرت امام باقر کی اس پیشگوئی کا کچھ جائزہ لیں اور دیکھیں کہ یہ پیشگوئی کسی طرح بھی مرزا غلام احمد کے دعوی کی تائید نہیں کرتی ہاں مرزا قادیانی کا کھینچ تان کر اسے اپنے اوپر منطبق کرنا دجل اور فریب کے سوا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

آسمانی آواز اصولا کس سطح کی ہوتی ہے

آسمانی نمائندوں کی حمایت میں جو آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں وہ عوامی پیرائے میں ہونے چاہئیں کہ انہیں ہر شخص سمجھ سکے جسے صرف اہل فن ہی جانیں اور وہی سمجھ سکیں اسے عوام کی رہنمائی کسی طرح نہیں کہا جاسکتا یہ صرف دنیا کے فنون اور سائینس کے اکتشافات ہیں جن تک صرف اہل فن کی رسائی ہوتی ہے یہ عوام کی نہج سے بالا ہیں لیکن دین فطرت کا کوئی ایسا انداز نہیں ہوتا کہ اس تک صرف ایک خاص طبقہ کی ہی رسائی ہو عام لوگ اسے نہ جان سکیں

چاند کو گرہن کب لگتا ہے اسے صرف علم ہیئت والے جانتے ہیں یا وہ جنھوں نے یہ بات اہل فن سے سنی ہو عوام الناس نہیں آپ کسی بھی عامی سے پوچھ لیں وہ یہ نہ بتا سکے گا کہ چاند گرہن کی تیرھویں چودھویں اور پندرھویں رات ہی کو لگتا ہے عوام صرف اتنا جانتے ہیں کہ چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگتا ہے اور بس۔ گرہن کی راتوں کی تعیین صرف انہی لوگوں کو معلوم ہوتی ہے جو اس فن کے جاننے والے ہوں حضرت امام باقر جب یہ پیشگوئی فرمارہے تھے تو کن لوگوں کو بتارہے تھے کہ رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن لگے گا؟ ظاہر ہے کہ وہ عوام کو ہی یہ بات بتارہے تھے اب آپ فیصلہ فرمائیں کہ رمضان کی پہلی رات سے اس کی کونسی رات مراد ہوگی؟ وہ امت جو مظاہر فطرت کے ساتھ چلے انکی نمازوں کے اوقات پو پھٹنے سورج نکلنے سورج ڈھلنے غروب ہونے اور رات کے سیاہ ہوجانے سے معلوم ہوتے ہوں رمضان اور عید کا تعین عام رویت ہلال سے ہو زکوۃ سال پورا ہونے پر فرض ہو جسے خواص وعوام برابر سمجھتے ہیں اسی پیرائے میں دین جاننے والوں کو امت امیہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

انا امة امية لانكتب ولانحسب الشهر هكذا وهكذا وهكذا وعقد الابهام فى الثالثة والشهر هكذا وهكذا وهكذا يعنى تمام الثالثين (صحیح مسلم ج ا ص ۳۴۷)

(ترجمہ) ہم امت امیہ ہیں ہم لکھنے پڑھنے کے عادی نہیں نہ ہمارے فیصلے علم حساب سے ہوتے ہیں مہینہ ۲۹ دن کا ہوگا یا ۳۰ دن کا اور اسے آپ نے تین دفعہ دونوں ہاتھ اٹھا کر بتلایا اور تیسری دفعہ انگوٹھے کو موڑ لیا یہ ۲۹ دن کی گنتی ہاتھ کے اشارے سے بتلادی

اس حدیث پر شارح مسلم امام نووی (۶۷۶ھ) لکھتے ہیں

لان الناس لو كلفوا به ضاق عليهم لانه لايعرفه الا افرد والشارع انما يعرف الناس بما يعرفه جماهيرهم (نووى

شرح مسلم)
(ترجمہ) اگر لوگوں کو علم حساب کا مکلّف ٹھہرایا جائے تو ان پر تنگی ہوگی اس صورت میں اصل بات کو چند لوگ ہی جانیں گے شریعت لوگوں کو اپنا تعارف اس طرح کراتی ہے کہ اسے سب لوگ جان لیں

بارھویں صدی کے مجدد حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں

امیین براء من العلوم المکتسبة (حجۃ اللہ البالغۃ ج ۱ ص ۸۸)

(ترجمہ) امیین سے مراد وہ لوگ ہیں جو محنت سے حاصل شدہ علوم سے بری الذمہ ہوں

آپ ایک اور جگہ لکھتے ہیں

مبنی الشرائع علی الامور الظاهرة عند الامیین دون التعمق والمحاسبات النجومیة بل الشریعة واردة باحمال ذکرها وهو قوله صلی الله علیه وسلم انا امیة امیة (ایضاح ۲ ص ۴۷)

(ترجمہ) امیین کے ہاں شریعت کی بناء امور ظاہرہ پر ہے زیادہ غور وفکر اور ستاروں کے حساب پر نہیں بلکہ اس پر شرعی حکم موجود ہے کہ اسے نظر انداز کردو اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ ہم امت امیہ ہیں

حضرت امام باقر کی پیشگوئی کن لوگوں کیلئے تھی

اب آپ ہی سوچیں کہ امام باقر کی پیشگوئی کن لوگوں کیلئے تھی عوام کیلئے یا خواص کیلئے؟ جو گرہن کی راتوں کو چاند کیلئے اور سورج کیلئے الگ الگ جانتے اور پہچانتے ہیں حضرت امام مہدی کیلئے یہ دو آسمانی نشان کن لوگوں کیلئے بتلائے جا رہے ہیں؟ پیشگوئیوں کے اس اصول کے مطابق جو ہم نے ذکر کیا یہاں رمضان کی پہلی رات چاند کو گرہن لگنے کی خبر دی جا رہی ہے اس پیشگوئی کے یہ الفاظ کہ جب سے خدا نے اجرام فلکی کا یہ نظام بنایا ہے ایسا کبھی واقع نہیں ہوا اس کی اور تائید کرتے ہیں واقعی چاند گرہن چاند کی پہلی تاریخ کو کبھی نہیں لگا اور نہ سورج گرہن کبھی وسط مہینہ میں لگا ہے ایسا جب بھی ہوگا پہلی دفعہ ہوگا

امت امیہ کے ہاں سورج گرہن کا عام تصور

امت امیہ کے ہاں سورج گرہن کا یہ عام تصور نہ تھا کہ یہ چاند کی ۲۷۔۲۸۔۲۹ تاریخ کو ہی لگتا ہے بلکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ زمین کے بڑے بڑے اہم واقعات پر لگتا ہے اتنے بے سمجھ تو وہ بھی نہ تھے کہ سمجھتے ہوں کہ زمین کے بڑے واقعات اور اہم حادثات چاند کی ۲۷۔۲۸۔۲۹ کو ہی واقع ہوتے ہیں دوسرے دنوں میں نہیں ایسا ہرگز نہیں انکا سورج گرہن کا یہ عام تصور تبھی ہو سکتا ہے کہ امت امیہ حساب کی رو سے چاند اور سورج گرہن کی معینہ تاریخیں نہ جانتی ہو

آنحضرت کے زمانے میں بھی بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ سورج گرہن زمین کے بعض اہم واقعات پر لگتا ہے یہ کوئی خاص تاریخوں کی بات نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم فوت ہوئے تو اتفاقاً سورج گرہن بھی لگا وہ اپنے خیال کے مطابق اسے اس سانحہ پر آسمانی آواز سمجھنے لگے یہاں تک کہ آپ نے انکی اصلاح فرمائی اور ارشاد فرمایا

ان الشمس والقمر من آیات الله لاینخسفان لموت احد ولالحیاته
فاذا رائتموها فکبروا وادعواالله وصلوا وتصدقوا یا امة محمد (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۹۶)

(ترجمہ) بیشک سورج اور چاند خدا کی قدرت کے نشان ہیں انہیں کسی کی موت کے باعث گرہن نہیں لگتا نہ یہ کسی کی آمد کا نشان ہیں جب تم چاند یا سورج میں سے کسی کو گرہن لگتا دیکھو تو اے امت محمد ﷺ تم اللہ کی کبریائی بیان کرو اللہ تعالیٰ کو پکارو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو

یہ حدیث جس سیاق میں وارد ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ عرب میں عام لوگ چاند گرہن اور سورج گرہن کے فلکی نظام سے ناواقف تھے انہیں یہ تو پتہ تھا کہ چاند اور سورج کو گرہن لگتا ہے لیکن کیوں لگتا ہے وہ اس کے جغرافیائی اور ہیئت کے نظام سے واقف نہ تھے

حضور ﷺ کے زمانے کا کسوف

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات میں جو کامل سورج گرہن ہوا تھا محدثین اور مؤرخین کے نزدیک اس کی تاریخ متعین کرنا نہایت اہم ہے کیونکہ اسی دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تھا وفات کے وقت حضرت ابراہیم کی عمر ۱۸ ماہ تھی۔

(۲) مشہور ماہر فلکیات محمود پاشا مصری کی تحقیق کے پیش نظر اس کامل کسوف کی تاریخ سوموار ۲۷ جنوری ۶۳۲ء مطابق ۲۹ شوال ۱۰ھ صبح ساڑھے آٹھ بجے ہے

(۳) احمد آباد شہر کے ایک ہندو پروفیسر کے حساب کی رو سے اسکی تاریخ منگل ۲۹ شوال ۱۰ھ مطابق ۲۸ جنوری ۶۳۲ء ہے۔

(۴) مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی صاحب کا کہنا ہے کہ مذکورہ بالا بیان میں یہ اشکال ہے کہ ۲۷ جنوری ۶۳۲ء کو اتوار کا دن تھا سوموار کا نہیں اسی طرح ۲۸

جنوری ۶۳۲ءکوسوموار کا دن ہونا چاہئیے منگل نہیں نیز جنوری میں سخت سردی پڑتی ہے اور صحیح روایات (ابوداؤد اور صحیح مسلم) سے پتہ چلتا ہے کہ یہ آفتاب گہن سخت گرمی کے موسم میں واقع ہوا تھا صلوۃ کسوف پڑھتے ہوئے بعض لوگ شدت گرمی سے بے ہوش ہوکر گر پڑے تھے انہیں ہوش میں لانے اور گرمی دور کرنے کی خاطر ان پر پانی ڈالا گیا تھا

كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فى يوم شديد الحر (رواہ مسلم عن جابر۔ فتح الملہم ج ا ص ۴۵۹)

(۵) مولانا بازی کے خیال میں اس کسوف کی تاریخ وقوع سوموار ۳۰ محرم مطابق ۲۸ اپریل ہے مدینہ منورہ میں عرض بلد کی کمی کی وجہ سے اپریل ہمارے ہاں کے جون یا مئی سے کم گرم نہیں ہوتا یا اس کی تاریخ وقوع اس سے قبل جمعرات ۲۹ ربیع الاول مطابق ۶ جون ۶۳۱ء ہوگی اس بیان کی تائید میں بعض وہ روایتیں پیش کی جاسکتی ہیں جن میں حضرت ابراہیم کی وفات ربیع الاول میں بتائی گئی ہے علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ

ذكر جمهور اهل السير انه مات فى السنة العاشرة من الهجرة فقيل فى ربيع الاول وبه جزم الواقدى وقيل فى رمضان وقيل فى ذى الحجة ۔الخ ۔(كتاب الرد على المنطقيين لابن تیمیہ ص ۲۷۳)

اب پھر سے اصل موضوع کی جانب آیئے

حضرت امام باقر ان لوگوں کے سامنے یہ پیشگوئی فرمارہے تھے جو عوام تھے اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ سننے والوں کے ذہن میں رمضان کی پہلی رات سے کونسی رات مراد ہوگی اسے خوامخواہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات پر محمول کرنا اور اس وقت کے سب عوام کو فن ہیئت اور طبعی جغرافیہ جاننے والا سمجھنا منھ زوری کے سوا کچھ نہیں یہ ایک راہ دجل سے پیشگوئی کو اپنے اصل موضوع سے نکالنا ہے۔

رمضان کی پہلی رات چاند گرہن کیسے لگ سکے گا

چاند اور سورج گرہن چاند اور سورج اور زمین تینوں کے ایک خاص ہیئت میں آنے سے لگتے ہیں زمین کا سایہ جب چاند پر پڑتا ہے اور وہاں سورج کی روشنی نہیں پڑتی تو چاند گرہن لگا نظرآتا ہے جس ہیئت پر یہ تینوں اپنی اپنی گردش میں ہیں چاند گرہن تیرھویں چودھویں اور پندرھویں کو ہی لگ سکتا ہے اسکے خلاف کبھی نہیں ہوا اور سورج گرہن بھی ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخوں پر ہی لگتا ہے ان کروں کی گردش اسی طرح چلی آرہی ہے اب قیامت کے قریب اللہ تعالی کی قدرت خاصہ سے کوئی اور سیارہ اس میں ایسے رخ پر آجائے کہ چاند پر اس کا سایہ پڑے تو ممکن ہے کہ پہلی رات کا چاند نصف دکھائی دے اور یہ پہلی رات کا چاند گرہن ہو اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی دوسرا ستارہ اس مدار میں آجائے اور اس کا سایہ چاند پر پڑے اور چاند کے تنے حصے پر سورج کی روشنی نہ اترے۔

قیامت کو جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور اس میں کبھی کسی نے شک اور تردد نہیں کیا تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ موجودہ نظام فلکی قیامت کے موقع پر بہت بدل جائے گا اسی طرح اگر ہم یہ مان لیں کہ امام مہدی خود علامات قیامت میں سے ہونگے تو ان کے وقت میں چاندکی کی پہلی رات چاند کو گرہن لگنا کوئی ناممکن بات نہ ہوگی گو ایسا کبھی نہ ہوا ہو جب سے کہ

اللہ تعالی نے زمین وآسمان بنائے اور اس نظام فلکی کو قائم کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور نہ تک امام مہدی کا ظہور ہوا ہے۔

اس تمہید کی بعد ہم علی وجہ الیقین کہتے ہیں کہ یہ خسوف وکسوف جن کی خبر سنن دار قطنی میں دی گئی ہے کہ امام مہدی کے وقت میں ایک رمضان میں چاند اور وسرج دونوں کو گرہن لگے گا اب تک ایسا نہیں ہوا ہے نہ زمین کے نظام فلکی میں اب تک کوئی تبدیلی ہوئی ہے مرزا غلام احمد کا یہ کہنا کہ مجھ پر یہ پیشگوئی پوری ہوچکی ہے محض دھوکہ اور فریب ہے بلکہ اس پیشگوئی کا اب تک پورا نہ ہونا اس بات کا نشان ہے کہ امام مہدی ابھی تک نہیں آئے سو مرزا غلام احمد کا یہ دعوی بالکل غلط ہے کہ وہ مہدی ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام اسکے برابر ہیں اسلام کی رو سے وہ شخص قطعا مسلمان نہیں جو کسی پیغمبر کی توہین کرے مرزا قادیانی کہتا ہے۔

اینک منم کہ حسب بسارات آمدم عیسی کجا است تا بہ نہد پا بمنبرم

(ترجمہ) یہ میں ہوں جو بشارات کے مطابق آیا ہوں عیسی بن مریم کہاں ہے جو میرے منبر پر پاؤں بھی رکھ سکے (میری برابری رکھ سکے)

مرزا قادیانی کا یہ بیان کفر ہے حضرت عیسی علیہ السلام بلاشبہ تشریعی پیغمبر تھے اور صاحب کتاب تھے ان کو اس طرح ذکر کرنے والا کیا اپنے لئے غیر تشریعی نبوت کا مدعی ہوگا یہ آپ فیصلہ کریں۔

جب تک دنیا ہے نظام فلکی سے ٹکراؤ ممکن نہیں

نظام فلکی میں سیاروں کی جو گردشیں ہیں اور ستاروں کی جو گذرگاہیں ہیں وہ شروع دنیا سے ایک ہی نہج پر چلی آرہی ہیں یہ نظام فلکی ہر ۲۲۳ سال میں اپنا ایک دورہ مکمل کرتا ہے اور اس دورے میں جو کچھ ہوا وہی اگلی دورے میں ۲۲۳ سالوں میں پورا ہوتا ہے اس دنیا میں کئی مرتبہ

رمضان کی ۱۳اور ۲۸ تاریخ کو چانداورسورج گرہن ہوا ہے اور جب بھی لگے ہیں اس ۲۲۳ سال کے بعد اگلے دور میں پھر سے ایسا ہی ہوا ہے اور یہ نظام فلکی اسی طرح آج تک چلا آیا ہے جب سے دنیا قائم ہے نظام فلکی سے کوئی ٹکراؤ ممکن نہیں امام باقر کی پیشگوئی کے یہ الفاظ کیا بتاتے ہیں اس پر پھر ایک مرتبہ نظر کریں

لم تکونا منذ خلق الله السموات والارض یہی نا کہ دنیا کے آخر میں ایک ایسا وقت آئے گا کہ نظام فلکی میں تبدیلی ہوگی کہ چاند گرہن پہلی رات کو لگے گا اور اگر یہ کبھی نہ ہوگا تو یہ پیشگوئی ہی جعلی ہے۔

رمضان کی ۱۳ (تیرہ) اور ۲۸ تاریخ کو پہلے کب کب چانداورسورج کوگرہن لگے ہیں اسکی مفصل تاریخ آپ کو جناب مولانا سیدابواحمد رحمانی مونگیریؒ کی کتاب دوسری آسمانی شہادت میں ملے گی البتہ چاند کی پہلی رات کوگرہن اب تک نہیں لگا اور اس پیشگوئی میں اسی کی خبر دی گئی ہے کہ ایسا ہوگا اب یہ معلوم نہیں کہ یہ کب ہوگا۔والغیب عندالله تعالی

کسوف وخسوف کی اصل حقیقت کیا ہے؟

امام باقر کی یہ پیشگوئی بتاتی ہے کہ ان دو تاریخوں کا گرہن حیات مہدی کا نشان ہوگا کہ اب یہ دومہدی ہی اب دیکھنا یہ ہے کہ اسلام میں چاندگرہن یا سورج گرہن کیا وقعی کسی کی زندگی کا نشان ہوسکتے ہیں اسکا جواب نفی میں ہے حضور خاتم النبیین ﷺ کی یہ حدیث ہم اوپر پیش کر آئے ہیں جس میں آپ نے فرمایا یہ چاندسورج اللہ کی قدرت کے نشان ہیں یہ کسی کی موت وحیات کے نشان نہیں بن سکتے

ان الشمس والقمر آیاتین من آیات الله لاینخسفان لموت احد ولالحیاته (صحیح مسلم ج اص ۲۹۶)

یہ حدیث ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ اور دیگر کئی صحابہ سے مروی ہے اور اسے امام بخاری نے اپنی صحیح کے جلد اص ۱۴۲ پر...... امام مسلم نے صحیح مسلم کے ج اص ۲۹۵ ...... امام ابوداؤد نے اپنی سنن کے ج اص ۱۷۶ پر...... امام نسائی نے اپنی سنن کے ج اص ۲۱۳ پر اسے نقل کیا ہے اب اس کے مقابل میں ایک انتہائی کمزور سند والی روایت کو امام باقر کے نام پر پیش کرنا اور وہ بھی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشاد کے ٹکراؤ میں...... اور پھر ایسے الفاظ میں جن کا پرانے نظام فلکی سے بھی کھلا ٹکراؤ ہو کسی صاحب علم اور خوف خدا رکھنے والے کا کام نہیں ہوسکتا یہ حرکت وہی کرے گا جو خوف خدا اور آخرت سے بے گانہ ہوجائے

مرزا غلام احمد کے دجل وفریب کیلئے اگر ہم کوئی اور دلیل نہ بھی دیں صرف اسکے اس روایت سے استدلال کرنے کو ہی لوگوں کے سامنے لائیں تو قادیانیت کے تابوت میں آخری میخ ثابت ہوگی۔ (انشاءاللہ العزیز)